بدن اور کپڑے کی پاکی وناپاکی کے احکام

محتلم کی چادر، جس پرنجاست کا کوئی اثر نہیں، پاک ہے:

سوال: رجل احتلم وهو لابس السروال وعليه رداء خشن لايظهر أثر المنى فى الرداء، هل يحكم بنجاسة الرداء أم لا ؟(۱)

الجواب

لایحکم بنجاسة الرداء فی هذه الصورة. (۲) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۱۷۳)

جس کپڑے کے ایک حصہ پرنجاست لگی ہو، تواس کا بقیہ حصہ پاک ہے:

سوال: احتلام ہونے پر کیا جسم کے تمام کپڑے وبستر وغیرہ ناپاک تصور ہوں گے؟ گوکسی طرح نجاست کا داغ ان پر آیا نہیں، یا صرف جس پرنجاست معلوم ہو وہی ناپاک تصور ہوگا؟

الجواب

احتلام ہونے پر تمام کپڑے ناپاک نہیں ہوتے، بلکہ جس کپڑے پر جتنی دور تک منی کا اثر معلوم ہو، وہ کپڑا اسی قدر ناپاک ہوتا ہے، باقی سب پاک ہیں۔

۲۶/ربیع الثانی ۱۳۴۰ھ (امداد الاحکام جلد اول، ص ۳۹۳)

کیا جنابت سے سارے کپڑے ناپاک ہوجاتے ہیں:

سوال: ایک شخص صبح نیند سے بیدار ہوکر پیشاب کرنے گیا، تو اپنے انڈرویئر (نیکر) پر تقریباً ایک قطرہ کی مقدار

(۱) ترجمہ: کسی شخص کواس حال میں احتلام ہوا کہ وہ پاجامہ پہنے ہوا ہے، اوراس کے اوپر کھردری چادر ہے، منی کا اثر چادر میں نہیں ہے، تو کیا چادر پرناپاکی کا حکم لگے گا یا نہیں؟ انیس

(۲) ترجمہ: اس صورت میں چادر کی ناپاکی کا حکم نہیں لگایا جائے گا۔ انیس

اليقين لايزول بالشک. (الأشباه والنظائر، القاعدة الثالثة: ص ۷۵، ظفیر)

میں تری دیکھی اور پیشاب سے قبل منی کا خروج ہوا، مذکورہ شخص نے غسل جنابت کیا اور اس انڈرویئر کے اس داغ کو اور آس پاس کے حصہ کو دھل دیا اور اچھی طرح سے دھلا، پھر اسی کو پہن لیا، تو کیا اس صورت میں بغیر کسی شک وشبہ اور کراہت کے، طہارت کاملہ حاصل ہوگئی یا نہیں؟ بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ جب تک انڈرویئر یا لنگی کو پورا نہ دھل دیا جائے، وہ پاک نہیں ہو سکتے، بلکہ یہاں تک ان کا خیال ہے کہ بنیائن وغیرہ سب ناپاک ہو جاتے ہیں اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ نیچے کے کپڑے ناپاک ہوجاتے ہیں اور وہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ جس کپڑے پہ منی لگ جائے، وہ پورا کا پورا کپڑا ناپاک ہو جاتا ہے اور قیاس اس پر کرتے ہیں کہ جب آلۂ تناسل سے منی کا خروج ہوا ہے، تو صرف آلۂ تناسل کا دھل لینا کافی نہیں ہوتا، لیکن پورے جسم کا غسل واجب ہو جاتا ہے، تو اسی طرح سے جس کپڑے پہ منی لگ جائے گی، وہ کپڑا پورا کا پورا ناپاک ہو جائے گا، کیا مذکورہ شخص بغیر اعادۂ غسل اور انڈرویئر کے دھلے، نماز پڑھ سکتا ہے یا امامت کرسکتا ہے، یا غسل کا اعادہ کرنا ضروری ہوگا۔ تفصیل سے مسئلہ مذکورہ پر روشنی ڈالیں؟

هو المصوب ________________

منی لگ جانے پر اس کے بقدر کپڑا ناپاک ہوگا۔ صرف اس کو دھو لینا کافی ہے۔ دوبارہ غسل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ (۱)

تحریر: محمد ظہور ندوی عفا اللہ عنہ (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۲۴۳/۱-۲۴۴)

رضائی میں لگی ہوئی منی کی طہارت کا حکم:

سوال: احتلام کی وجہ سے رضائی میں منی لگ گئی، تو اسی قدر دھونا چاہیے یا پوری رضائی؟ اگر موضع نجاست بھول جائے، تو وہ کپڑا کس طرح پاک ہوگا؟

الجواب ________________ وباللّٰہ التوفیق

رضائی میں جس جگہ نجاست لگی ہو، اسی جگہ کا دھونا کافی ہے، (۲) اور اگر ناپاک جگہ یاد نہ ہو، تو جہاں پر شک ہو، اسی

---

(۱) عن سليمان بن يسار قال: سألت عائشةؓ عن المني يصيب الثوب فقالت: كنت أغسله من ثوب رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم فيخرج إلى الصلاة وأثر الغسل في ثوبه. (صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب غسل المني وفركه وغسل مايصيب من الماء. حدیث نمبر: ۲۳۰)

قوله "وبمني يابس بالفرك وإلا يغسل" يعني يطهر البدن والثوب والخف إذا أصابه مني بفركه إن كان يابساً وبغسله إن كان رطباً. (البحر الرائق: ۳۸۹/۱)

(۲) (ويطهر مني) أي محله (يابس بفرك)... (وإلا)... (فيغسل)... (بلا فرق بين منيه)... (ومنيها)... (ولا بين ثوب)... (وبدن على الظاهر). (الدر المختار على هامش رد المحتار، باب الأنجاس: ۵۱۴/۱)

جگہ کو دھونے سے کافی ہو جائے گا، البتہ اس صورت میں اگر پوری رضائی کو دھو لے، تو بہتر ہے، لیکن بغیر پاک کئے چھوڑ دینا نہیں چاہیے۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ امارت شرعیہ:۸۵/۲-۸۶)

کپڑے پر نجاست لگنے کا وقت معلوم نہیں، تو کیا حکم ہے:

سوال: کپڑے پر نجاست دیکھی، مگر کپڑے پر نجاست لگنے کا وقت معلوم نہیں، تو کپڑا کب سے نجس سمجھا جائے گا؟

الجواب ـــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

اگر وہ نجاست منی ہے، تو جس وقت سو کر بیدار ہوا اس وقت سے کپڑا نجس سمجھا جائے گا، اگر وہ اس کا پاخانہ پیشاب ہے، تو پاخانہ کرنے کے وقت سے نجس ہوگا، اگر کوئی اور نجاست ہے، تو دیکھنے کے وقت سے۔(۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۱۳۵۴/۹/۲ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ، مفتی مدرسہ ہذا، صحیح: عبد اللطیف، مدرسہ مظاہر علوم (فتاویٰ محمودیہ:۲۵۶/۵)

منی یا پیشاب کا شبہ کپڑے پر ہو، تو کپڑا پاک ہے یا نہیں:

سوال: منی یا پیشاب کا شبہ کسی کپڑے پر ہے، اور یہ متعین ہے کہ قدر درہم سے کم ہے، تو کپڑا پاک ہے یا ناپاک؟

الجواب ـــــــــــــــ

شبہ سے کپڑا ناپاک نہیں ہوتا۔(۳) اور اگر درہم کے برابر نجاست نہیں ہے، تو نماز ہو جاتی ہے، البتہ درہم سے زیادہ ہو، تو دھونا ضروری ہے۔

---

(۱) (وغسل طرف ثوب) أو بدن (أصابت نجاسة محلاً منه ونسي) المحل (مطهر له وإن) وقع الغسل (بغير تحر) هو المختار. (الدر المختار)

(قوله هو المختار)........ومقابله القول بالتحري والقول بغسل الكل، وعليه مشى في الظهيرية ومنية المفتي، واختاره في البدائع احتياطاً قال: لأن موضع النجاسة غير معلوم، وليس البعض أولىٰ من البعض، آه. (رد المحتار، باب الأنجاس، مطلب العرقي الذي يستقطر الخ: ۵۳۴/۱، ۵۳۵)

(۲) " وقالا: من وقت العلم، فلا يلزمهم شيء قبله، قيل وبه يفتىٰ (فرع) وجد في ثوبه منياً أو بولاً أو دماً أعاد من آخر احتلام وبول ورعاف". (الدر المختار متن رد المحتار، فصل في البئر: ۳۲۱/۱، سعيد)

"الأصل إضافة الحادث إلىٰ أقرب أوقاته، منها ماقدمناه فيما لو رأى في ثوبه نجاسةً وقد صلى فيه، ولا يدري متى أصابته، يعيدها من آخر حدث أحدثه والمني من آخر رقدة الخ. (الأشباه والنظائر، الطهارة: ۲۰۳/۱، رشيديه)

(۳) ولو شك في نجاسة ماء أو ثوب الخ لم يعتبر. (الدر المختار علىٰ هامش رد المحتار، قبيل أبحاث الغسل: ۱۴۰/۱، ظفير)

درمختار میں ہے:

"(وعفا) الشارع (عن قدر درهم) الخ". (۱) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۳۲۱/۱)

مذی کا شبہ ہو، تو کیا کرے:

سوال: زید کو بسبب کثرت مباشرت ذرا انتشار ہونے پر مذی ظاہر ہو جاتی ہے۔ رات کو علاحدہ کپڑا بدل لیا جاتا ہے، مگر پھر وسوسہ رہتا ہے کہ شاید مذی ران اور پاؤں وغیرہ میں لگ گئی ہو، اس صورت میں تمام بدن دھونا چاہئے، یا کپڑا بدل کر نماز پڑھنی چاہئے؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــــ

بدن اور ران وغیرہ کے دھونے کی ضرورت نہیں ہے، کپڑا بدل کر وضو کر کے نماز پڑھ لے۔ (۲) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۳۶۱/۱)

تلاوت کے لئے لباس کی طہارت ضروری نہیں:

سوال: بدن یا کپڑے پر روپیہ کے پھیلاؤ سے زیادہ نجاست لگی ہو، تو وضو کر کے تلاوت قرآن کرنا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

جائز ہے۔ البتہ خلاف ادب ہے، لہذا پورے طور پر پاک ہو کر کلام پاک کی تلاوت کریں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۵/ذی الحجہ ۸۶ھ (احسن الفتاویٰ: ۸۲/۲-۸۳)

جس کپڑے میں مذی لگ جائے، اس میں نماز کا حکم:

سوال: مجھے مذی کثرت سے آتی ہے، نماز پڑھنے میں بڑی پریشانی ہوتی ہے، اور کسی سے دریافت کرنے میں مجھے شرم آتی ہے، اس لیے آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ کیا جس کپڑے میں مذی لگی ہو، اس میں نماز جائز ہے؟ مذی کی کتنی مقدار کپڑے میں لگنے سے کپڑا ناپاک قرار دیا جائے گا؟

الجواب ــــــــــــــــــــ وبالله التوفيق

انسان کے بدن سے جن چیزوں کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، وہ نجاست مغلظہ ہے، کپڑے یا بدن پر ایک

---

(۱) الدر المختار على هامش رد المحتار، باب الأنجاس: ۲۹۱/۱۔ اس کے آگے ہے: وإن كره تحريمًا، فيجب غسله، وما دونه تنزيهًا فيسن، وفوقه مبطل فيفرض، والعبرة لوقت الصلاة لا الإصابة على الأكثر. نهر.

(۲) اليقين لا يزول بالشک. (الأشباه والنظائر، القاعدة الثالثة: ص ۷۵، ظفیر)

درہم یا اس سے کم معاف ہے۔

مذی ایک رقیق مادہ ہے، اور نجاست مغلظہ ہے، اس میں تقریباً ہتھیلی برابر یا اس سے کم کپڑے میں لگی ہو، تو معاف ہے، ورنہ پاک کرنا واجب ہوگا، اس کپڑے پر نماز جائز نہیں۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد بشیر۔۵/۱۲/۱۳۸۸ھ (فتاویٰ امارت شرعیہ:۹۷/۲)

اگر کپڑے میں نجاست لگ جائے، تو اس میں نماز ہوگی یا نہیں:

سوال: میری عمر ۲۲/سال ہے، میں نے ایک خواب دیکھا، بعد میں کیا دیکھتا ہوں کہ احتلام ہونے والا ہے، عین اسی وقت آنکھ کھلی، دیکھا کہ کپڑا صاف ہے، لیکن نکلتی ہوئی چیز رک جانے کی وجہ سے صرف آدھا قطرہ تری معلوم ہوئی، جو صرف جانگھیہ پر لگی ہوئی تھی، تو کیا اسی جانگھیہ پر پہنا ہوا شرٹ اور پینٹ کو غسل کے بعد پہن سکتے ہیں اور ان کپڑوں میں نماز ہوسکتی ہے؟ (محمد رحیم، ہری باؤلی)

الجواب ــــــــــــــــــــــــ

احتلام کی جو صورت آپ نے لکھی ہے، اس میں غسل کرنا تو واجب ہے، کیوں کہ غسل واجب ہونے کے لیے مادہ منویہ کی کسی خاص مقدار کا نکلنا ضروری نہیں، تھوڑی سی مقدار بھی نکلے، تو غسل واجب ہوگا۔(۲) البتہ ایسی صورت میں جو نجاست نکلتی ہے، وہ جس کپڑے کے جس حصہ پر لگے اس کا دھولینا کافی ہے، پورے کپڑے کا دھونا ضروری

---

(۱) "كل مايخرج من بدن الإنسان مما يوجب خروجه الوضوء أو الغسل فهو مغلظ كالغائط والبول والمنى والودى الخ". (الفتاویٰ الهندية:۴۶/۱)

"(وعفا) الشارع (عن قدر درهم)...... (وهو مثقال) عشرون قيراطاً (في) نجس (كثيف) له جرم (وعرض مقعر الكف) وهو داخل مفاصل أصابع اليد (في رقيق من مغلظة)". (الدر المختار علىٰ هامش ردالمحتار:۵۲۰/۱، ۵۲۲)

واضح رہے کہ نجاست کا علم ہوتے ہوئے اس کپڑے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے، اگر پانی پر قدرت ہو، تو اس کو دھونے کے بعد نماز پڑھی جائے۔

علامہ شامیؒ محیط کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: "يكره أن يصلي ومعه قدر درهم أو دونه من النجاسة عالماً به لاختلاف الناس فيه، زاد في مختارات النوازل: قادرًا علىٰ إزالته". (رد المحتار، باب الأنجاس:۵۲۰/۱)

علامہ ابن ہمامؒ کی صراحت کے مطابق اگر نماز کی حالت میں نجاست کا علم ہوجائے، اور وقت کے نکلنے یا جماعت کے فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو، تو نماز توڑ کر نجاست دھوئی جائے گی، پھر نماز پڑھی جائے گی۔ مجاہد۔

"والصلاة مكروهة مع ما لايمنع، حتى قيل لو علم قليل النجاسة عليه في الصلاة يرفضها مالم يخف فوات الوقت أو الجماعة". (فتح القدير، باب الأنجاس وتطهيرها:۲۰۲/۱)

(۲) "المعاني الموجبة للغسل إنزال المني علىٰ وجه الدفق والشهوة من الرجل والمرأة حالة النوم واليقظة". (الهداية:۱۴/۱، فصل في الغسل، محشي)

نہیں، اس لیے جو صورت آپ نے دریافت کی ہے، اس میں جانگھیہ کو دھولینا کافی ہے، یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ جس کپڑے میں نجاست لگ جاتی، تو کپڑے کے اس حصہ کو دھو کر اس میں نماز ادا فرما لیتے ہیں۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب (کتاب الفتاویٰ:۲/۹۰)

ناپاک کپڑے میں نماز کا حکم:

سوال: اگر کسی آدمی کے پاس ایک کپڑا ہے، اور وہ ناپاک ہو گیا ہے، تو اس کو پہن کر نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ پاک کرنے میں نماز کا وقت نکل جاتا ہے۔

الجواب ــــــــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

اگر کسی کے پاس ایک ہی کپڑا ہے، جو ناپاک ہے، اس کے سوا دوسرا کپڑا نہ ہو، تو اگر یہ ناپاک کپڑا ایک چوتھائی بھی پاک ہو، تو اسی کو پہن کر نماز پڑھنی چاہیے، ننگے ہو کر نماز پڑھنے سے نماز نہ ہوگی، اور اگر ایک چوتھائی کپڑا بھی پاک نہیں ہو، تو اس صورت میں کپڑا پہن کر اور ننگے دونوں طرح نماز جائز ہے۔(۲)

ننگے نماز پڑھنے میں بیٹھ کر نماز پڑھنی چاہیے اور تنہائی میں۔(۳) فقط، واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عثمان غنی۔ ۲۳/۴/۱۳۶۹ھ (فتاویٰ امارت شرعیہ:۲/۶۱)

جو کپڑا چوتھائی سے زیادہ نجس ہو، اس میں نماز کا حکم:

سوال: اگر کسی کا کپڑا چوتھائی سے زیادہ نجس ہے اور پانی وغیرہ نہیں پاتا کہ دھوئے، ایسی صورت میں نماز جائز

---

(۱) ”عن سلیمان بن یسار قال: سألت عائشةؓ عن المنی یصیب الثوب ؟ فقالت: کنت أغسله من ثوب رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فیخرج إلی الصلوٰة وأثر الغسل فی ثوبه بقع الماء“.(صحیح البخاری،حدیث: ۲۳۰،باب غسل المنی و فرکه وغسل مایصیب من المرأة،محشی)

(۲) البتہ اس کپڑے میں نماز پڑھنا قیام، رکوع وسجود کے ساتھ بہتر ہے، مجاہد۔” (ولو وجد ما)أی ساترًا (کله نجس)لیس بأصلی کجلد میتة لم یدبغ (فإنه لایستر به فیها)اتفاقاً بل خارجها ذکره الوانی(أو أقل من ربعه طاهر ندب صلاته فیه)وجاز الإیماء کما مر،وحتم محمد لبسه واستحسنه فی الأسرار،وبه قالت الثلاثة (ولو) کان(ربعه طاهرًا صلی فیه حتماً)إذ الربع کالکل“.(الدر المختار)

” (قوله ندب صلاته فیه):أی بالقیام والرکوع والسجود.(قوله وجاز الإیماء کمامر):أی عاریاً“.(ردالمحتار:۲/۸۶،۸۷)

(۳) ”(وعادم ساتر)......(یصلی قاعدًا)......(مؤمیاً برکوع و سجود وهو أفضل من صلاته قاعدًا) یرکع ویسجد(وقائماً)بإیماء أو(برکوع وسجود)لأن الستر أهم من أداء الأرکان“. (الدر المختار علیٰ هامش ردالمحتار:۲/۸۴ـ۸۶)

ہے؟ اگر جائز ہے، تو اعادہ نماز کا بعد کو کرے کہ نہ کرے؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

اگر اس کے پاس اور کوئی کپڑا طاہر نہیں ہے، تو اسی میں نماز پڑھے، اور اعادہ نہ کرے۔

فی الدر المختار، شروط الصلوٰۃ: (ولو) کان (ربعه طاهرًا صلى فيه حتمًا) إذ الربع كالكل، آه. (۱) ۱۷/محرم ۱۳۲۴ھ، امداد: ج ۱ صفحہ ۹۔ (امداد الفتاویٰ: ۹۸/۱-۹۹)

نجاست لگنے کے بعد پھیل گئی، تو کیا حکم ہے:

سوال: اگر کسی جگہ ایک درہم سے کم پلیدی لگ جائے، اور بعد میں اس کے اوپر پانی پڑ جانے کی وجہ سے ایک درہم سے بڑھ جائے، تو کیا اس کے ساتھ نماز ادا کی جاسکتی ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــ باسم ملهم الصواب

بعد میں پانی پڑنے سے نجاست پھیل گئی، تو نماز نہیں ہوگی اور اگر از خود زیادہ جگہ سرایت کرگئی مثلاً نجس تیل، تو اس میں اختلاف ہے، راجح قول پر نماز ہوجائے گی، مگر عدم جواز کا قول احوط ہے۔

---

(۱) الدر المختار علىٰ صدر رد المحتار، كتاب الصلوٰة، باب شروط الصلوٰة، قبيل بحث النية: ۴۱۲/۱، بیروت، انیس

هذا الجواب مبنى علىٰ ما هو الظاهر من السوال من كون النجس من الثوب أقل من النصف، ووجه الاستدلال أن الطاهر منه على هذا التقدير أكثر من الربع لامحالة فتجب فيه الصلاة بالأولىٰ وإن كان الأمر بكون النجس أكثر من الربع أعم، فالجواب أنه إن كان الطاهر منه بقدر الربع فتجب فيه الصلوٰة حتمًا وإلا، فإن كان أقل من ربعه طاهرًا ندب الصلوٰة فيه وإن كان الكل نجسًا فإن كانت نجاسة عارضة بنحو بول وغيره ندب صلوته فيه أيضًا وإن كانت أصلية يصلى عرياناً حتمًا كما يظهر من الدر المختار والشامي.

(نوٹ) یہ تغیر تصحیح الاغلاط ص ۳ سے کیا گیا ہے۔

مذکورہ بالا عربی عبارت میں مسئلہ کی جو تفصیل بیان کی گئی ہے، وہ درج ذیل ہے:

’’اگر سارا کپڑا نجس ہو، لیکن نجاست عارضی ہو، یعنی پیشاب وغیرہ سے ناپاک ہوا ہو، یا پورا کپڑا تو نجس نہیں ہے، لیکن بہت ہی کم پاک ہے، یعنی ایک چوتھائی سے کم پاک ہے، اور باقی سب کا سب نجس ہے، تو ایسے وقت یہ بھی درست ہے کہ اس کپڑے کو پہنے پہنے نماز پڑھے، اور یہ بھی درست ہے کہ کپڑا اتار ڈالے اور ننگا ہو کر نماز پڑھے، لیکن ننگے ہو کر نماز پڑھنے سے اس نجس کپڑے کو پہن کر پڑھنا بہتر ہے، اور اگر چوتھائی کپڑا یا چوتھائی سے زیادہ پاک ہے، تو ننگے ہو کر نماز پڑھنا درست نہیں، اس نجس کپڑے کو پہن کر پڑھنا واجب ہے، اور اگر بدن چھپانے کی ساری چیز ناپاک ہے اور نجاست بھی اصلیہ ہے، جیسے مردار کی کھال جسے دباغت نہیں دی گئی، تو ننگے ہو کر نماز پڑھے۔ اس نجس ساتر کو پہن کر نماز پڑھنا جائز نہیں ہے‘‘۔

تنبیہ: بدن کا جس قدر حصہ مرد کے لئے اور عورت کے لئے نماز میں چھپانا فرض ہے، اس کو ناپاک کپڑے سے ڈھانپنے کے متعلق مذکورہ مسئلہ ہے، اور بدن کا جو حصہ نماز میں چھپانا فرض نہیں ہے، اس میں ناپاک کپڑا استعمال نہ کرے، بلکہ اس کو کھلا رکھ کر نماز ادا کرے۔ سعید احمد

قال فی العلائیة:" والعبرة لوقت الصلاة لا الإصابة علی الأکثر(نهر).

وقال ابن عابدین رحمه اللّٰه تعالٰی:(قوله والعبرة لوقت الصلاة)أی لو أصاب ثوبه دهن نجس أقل من قدرالدرهم ثم انبسط وقت الصلاة فزاد علی الدرهم،قیل یمنع وبه أخذ الأکثرون کما فی البحرعن السراج. و فی المنیة:وبه یؤخذ، وقال شارحها: وتحقیقه أن المعتبرفی المقدارمن النجاسة الرقیقة لیس جوهرالنجاسة بل جوهرالمتنجس عکس الکثیفة فلیتأمل آه.وقیل لایمنع اعتبارًا لوقت الإصابة.قال القهستانی:وهوالمختار،وبه یفتٰی،وظاهرالفتح اختیاره أیضًا.

وفی الحلیة:وهوالأشبه عندی، وإلیه مال سیدی عبد الغنی وقال: فلوکانت أزید من الدرهم وقت الإصابة ثم جفت فخفت فصارت أقل منعت. (رد المحتار:۲۹۲/۱)(۱)فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۸/رمضان ۱۳۹۷ھ(احسن الفتاویٰ:۱۰۰/۲)

اگر نجاست قلیل پر پانی ڈالا،وہ بہہ کر پھیل گیا،تو یہ کپڑا کیسا ہے:

سوال: اگر درہم سے کم نجاست لگی ہوئی ہے اور اس پر پانی ڈالا اور وہ بہہ کر کپڑے میں درہم سے زیادہ پھیل گیا ،مگر وہ نجاست اپنی جگہ سے نہیں ٹلی اور نہ پھیلی ہے،گو وہ پانی اس نجاست میں اچھی طرح پھیل کر، کپڑے میں پھیلا ہے، تو ایسی صورت میں اس کپڑے سے نماز ہوجاتی ہے یا نہیں؟علی ہذا القیاس،اگر نجاست بدن میں لگی ہوئی ہو اور اس کا بھی ایسا ہی معاملہ ہو،تو کیا حکم ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــ

وہ پانی نجس مثل نجاست کے ہے،تو پھیلنے پانی سے زائد از قدر درہم پارچہ وبدن نجس ہوا،اب نماز صحیح نہ ہووے گی۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بدست خاص:ص ۲۶۔(باقیات فتاویٰ رشیدیہ:ص ۱۳۱)

نجاست خشک ہو کر ہلکی ہوگئی،تو کیا حکم ہے:

سوال: دلدار نجاست غلیظہ وزن درہم سے زیادہ لگ گئی،مگر خشک ہونے کے بعد کم ہوگئی،تو یہ نماز سے مانع ہوگی یا نہیں؟بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

اس صورت میں نماز نہیں ہوگی۔

(۱) ردالمحتارباب الأنجاس،قبل مطلب فی طهارة بوله صلی اللّٰه علیه وسلم،انیس

نقل ابن عابدینؒ عن العلامة عبد الغنی رحمه اللّٰه تعالٰی : لو كانت أزيد من الدرهم وقت الإصابة ثم جفت فخفت فصارت أقل منعت. (رد المحتار: ۲۹۲/۱)(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۶/ جمادی الاخریٰ ۱۳۹۹ھ (احسن الفتاویٰ: ۱۰۰/۲)

بھیگے ہوئے کپڑے میں نماز:

سوال: کپڑا ناپاک تھا، اس کو دھو کر پاک کرلیا گیا، لیکن بھیگا ہوا ہے، تو کیا اس کپڑے کو پہن کر نماز جائز ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــ وباللّٰه التوفيق

کپڑا جب پاک کرلیا گیا، تو وہ بھیگا ہو یا خشک اس کو پہن کر نماز جائز ہے۔ نماز کے لیے کپڑے کا طاہر ہونا شرط ہے، خشک ہونا شرط نہیں ہے، تمام کتب فقہ میں ایسا ہی ہے۔ (۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عباس غفرلہ، ۲۰/۱۱/۱۳۵۲ھ (فتاویٰ امارت شرعیہ: ۸۵/۲)

ناپاک کپڑے پہن کر سونا کیسا ہے:

سوال: رات کو ناپاک کپڑے پہن کر سونا درست ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــ حامدًا ومصلياً

رات کو ناپاک کپڑے پہن کر سونا درست ہے، مگر بلاضرورت مناسب نہیں، اس میں ایک قسم کی کراہت ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ (فتاویٰ محمودیہ: ۲۷۵/۵)

کپڑے پر دودھ گر جائے، تو کپڑا پاک ہے یا نہیں:

سوال: کپڑے میں اگر دودھ کے کچھ قطرے گر جائیں، تو کیا حکم ہے؟

هو المصوب ــــــــــــــــــــــــ

مذکورہ شکل میں نہ ہی کپڑا نجس ہوگا اور نہ ہی اس سے نماز پر کوئی اثر پڑے گا، کیوں کہ دودھ نجس نہیں ہے۔ (۳)

تحریر: محمد مسعود حسن حسنی، تصویب: ناصر علی ندوی (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۲۸۰/۱)

---

(۱) باب الأنجاس، قبل مطلب في طهارة بوله صلى الله عليه وسلم، تحت قول الدر: والعبرة لوقت الصلاة، انیس

(۲) "(هي) ستة: (طهارة بدنه) أي جسده......(وثوبه) وكذا مايتحرك بحركته......(ومكانه)". (الدر المختار)
"(قوله ثوبه): أراد ما لابس البدن فدخل القلنسوة والخف والنعل". (ردالمحتار، باب شروط الصلوٰة: ۷۳/۲)

(۳) نُسْقِيكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهِ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَناً خالصاً. (سورة النحل: ٦٦)

بیت الخلا کی مکھیوں کا کپڑوں پر بیٹھنا:

سوال: طہارت کے لیے بیت الخلا میں داخل ہوں اور وہاں پر موجود مچھر اور مکھی کپڑوں پر بیٹھ جائیں، تو کیا کپڑے ناپاک ہوجاتے ہیں؟ کیوں کہ مچھر یا مکھی گندگی پر بیٹھ کر کپڑوں پر بیٹھتے ہیں، اور اس سے فطری طور پر کراہت ہوتی ہے۔ کیا ان کپڑوں سے نماز ادا کی جاسکتی ہے؟ (محمد افسر کریم نگر)

الجواب

نجاست وطہارت کے بارے میں شریعت کا اصول ہے کہ محض شبہ اور احتمال کی وجہ سے کسی چیز کو ناپاک قرار نہیں دیا جاسکتا، اس لیے جب تک کپڑے پر نجاست نظر نہ آئے، کپڑا پاک ہے۔(۱) پھر اگر نجاست نظر بھی آئی، تو یوں تو صفائی ستھرائی کا تقاضہ یہ ہے کہ آدمی اسے جلد سے جلد صاف کرلے، لیکن جہاں تک نماز کے درست ہونے اور نہ ہونے کی بات ہے، تو اس سلسلہ میں تفصیل ہے، اگر پیشاب پاخانہ ہتھیلی کے گہرے حصہ کے مقدار کو پہنچ جائے، تو اسے دھونا واجب ہے اور اس کے ساتھ نماز پڑھنا درست نہیں اور اس سے کم مقدار میں ہے، تو اس کے رہتے ہوئے بھی نماز درست ہوجاتی ہے۔(۲) فقط واللہ اعلم بالصواب (کتاب الفتاویٰ:۲/۸۳-۸۴)

درخت کے کیڑے کے جسم کا مادہ اگر کپڑوں پر لگ جائے، تو کیا حکم ہے:

سوال: آموں کے کہر کے موسم میں، سفید رنگ کے کیڑے چوڑے چوڑے، جس میں سے زرد پیپ سی نکلا کرتی ہے، جو ہوجاتے ہیں اگر وہ دب کر مرجاویں اور ان کی زردی تھوڑی یا بہت کپڑے کو لگ جائے، تو وہ کپڑا پاک رہتا ہے یا نہیں؟

الجواب

کپڑا پاک ہے، ناپاک نہیں ہوتا۔ واللہ اعلم

بدست خاص، ص:۴۳۔ (باقیات فتاویٰ رشیدیہ: ص۱۳۵)

بارش میں چھت کا پانی ٹپک کر کپڑے پر گرے، تو وہ پاک ہے یا نہیں:

سوال: مکان کی چھت پر اگر پرند جانور جس کا پاخانہ ناپاک ہے، پاخانہ کردیوے اور پانی برس کر اس چھت پر گرے اور چھت کا پانی مکان کے اندر پاک کپڑے وغیرہ پر گرے، تو ناپاک ہے یا نہیں؟

---

(۱) الأصل في الأشياء الإباحة. (الأشباه والنظائر: ص۱۰۰، انیس)

(۲) الفتاویٰ الهندية: ۱/۴۵۔

سئل عمر عن القليل من النجاسة في الثوب فقال: إذا كان مثل ظفري. (موسوعة فقه عمر بن الخطاب: ۶۳۲)
وروىٰ عن عمر رضي الله عنه أيضاً أنه قدره بظفره. (عمدۃ القاری شرح البخاری: ۳/۴۰، انیس)

الجواب

اس صورت میں کپڑا وغیرہ پاک ہے۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۱/ ۳۷۰)

ناپاک کپڑے کی چھینٹ پڑ جائے، تو کیا حکم ہے:

سوال: ناپاک کپڑے کو دھوتے وقت اگر بدن کو یا کپڑے کو چھینٹیں لگیں، تو وہ ناپاک ہے یا نہیں؟

الجواب

اس میں وہم نہ کیا جاوے، البتہ ناپاک کپڑے کو احتیاط سے دھویا جاوے کہ اس کی چھینٹیں بدن کو نہ لگیں۔(۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۱/ ۳۷۲) ☆

دھوبی کے بدن اور کپڑوں کا حکم:

سوال: دھوبی کپڑے دھوتے ہیں اور ان کے پاس پاک اور ناپاک سبھی قسم کے کپڑے آتے ہیں، کپڑوں کو دھوتے وقت جو چھینٹیں بدن پر پڑتی ہیں، ان سے ان کے بدن اور کپڑے پاک ہیں یا ناپاک؟

اور بغیر نہائے یا دوسرے کپڑے پہنے بغیر، نماز پڑھنے سے نماز صحیح ہوگی یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

---

(۱) قال في المنية: وعلى هذا ماء المطر إذا جرى في الميزاب وعلى السطح عذرات فالماء طاهر، الخ، قال في الحلية: ينبغي أن لا يعتبر في مسئلة السطح سوى تغير أحد الأوصاف. (ردالمحتار، باب المياه، بعد مطلب الأصح أنه لا يشترط في الجريان المدد: ۱/ ۱۷۴، ظفیر)

(۲) (و) عفی ... (بول انتضح كرؤوس إبر) وكذا جانبها الآخر وإن كثر بإصابة الماء للضرورة، الخ. (الدر المختار على هامش رد المحتار، باب الأنجاس، مطلب إذا صرح بعض الأئمة الخ: ۱/ ۲۹۷، ظفیر)

☆ ناپاک کپڑے کی چھینٹ کا کیا حکم ہے:

سوال: پاجامہ کے رومال میں اندر کی طرف پاخانہ لگا ہوا تھا، جس کا مجموعہ قریب نصف کلدار روپے کے ہوگا اور کرتے کا پچھلا حصہ وضوخانہ کی دیوار کی تری سے، یا وضو کا پانی گرنے سے تر ہوگیا، ایسی حالت میں نماز پڑھی گئی، تو جائے نماز پاک ہے یا ناپاک ہوگئی؟

جائے نماز کا جو حصہ رومال سے لگتا تھا، اس کو دھویا گیا۔ دھونے کے وقت اس پانی کی چھینٹیں جس چیز لوٹے وغیرہ پر پڑے، وہ پاک ہے یا نہیں؟

الجواب

اس صورت میں جانماز اور لوٹا وغیرہ ناپاک نہیں ہیں، جانماز کے دھونے کی ضرورت نہ تھی اور ان چھینٹوں سے کوئی چیز ناپاک نہیں ہوئی۔ فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۱/ ۱۷۱، ۳۷۲)

الجواب ـــــــــــــــــــــ باسم ملھم الصواب

جب تک کسی کپڑے کی ناپاکی کا یقین نہ ہو، اس وقت تک ناپاکی کا حکم نہیں لگایا جائے گا، اس لیے دھوبی بغیر نہائے انہیں کپڑوں میں نماز پڑھ سکتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۷؍ربیع الآخر؍۱۳۹۹ھ۔ (احسن الفتاویٰ: ۱۰۱/۲)

دھوبیوں کے جن کپڑوں پر چھینٹیں پڑتی رہتی ہیں، کیا وہ انہیں کپڑوں میں نماز پڑھ سکتے ہیں:

سوال: طہارت گاذران کا نماز کے واسطے کیا طریقہ ہو، ظاہر ہے کہ چھینٹ ان کے جسم پر پڑتی ہے، قطعی ناپاک اور بکثرت، اور جب ہوا تیز ہوتی ہے، تو کپڑوں کا پانی ان کے جسم پر ایک مقدار معتد بہ پڑتا ہے، آیا وہ اسی حیثیت سے نماز پڑھیں، یا ہر نماز کے وقت جسم کو اور جو کپڑا پہنے ہوئے ہوں اُس کو، پاک کیا کریں؟

الجواب ـــــــــــــــــــــ

جواب مسئلہ کا یہ ہے کہ عموم بلویٰ کی وجہ سے دھوبیوں کے بدن اور کپڑوں پر جو چھینٹیں اثواب مغسولہ کی، پٹروں پر مارنے کی وجہ سے پڑتی ہیں، وہ معاف ہیں۔

چنانچہ شامی میں ہے:

" وفی الفتح: وماترشش علی الغاسل من غسالة المیت ممالایمکنه الامتناع عنه مادام فی علاجه لاینجسه لعموم البلویٰ،الخ". (۱)

اور دھوبیوں کے کپڑوں کی طہارت کی دوسری وجہ بھی ہو سکتی ہے، وہ یہ کہ اثواب مغسولہ کی پاکی ناپاکی خود مشکوک ومشتبہ وغیر متعین ہے، اور حسب قاعدہ: **" الیقین لایزول بالشک".** (۲) شک سے نجاست کا حکم نہیں ہوتا۔ فقط

(فتاویٰ دارالعلوم: ۳۳۸/۱)

آبِ دست کرتے وقت چھینٹ کا وہم ہو جائے، تو بدن و کپڑا پاک ہے یا ناپاک:

سوال: آبِ دست اور غسل کرتے وقت چھینٹوں کا خیال اور وہم ہو، تو کپڑے اور بدن کی ناپاکی کا حکم ہوگا، یا نہیں؟

الجواب ـــــــــــــــــــــ

خیال اور وہم سے کوئی چیز ناپاک نہیں ہوتی، ایسے توہمات کو دفع کرتے رہیں اور اعوذ باللہ پڑھتے رہیں اور ہرگز کچھ وہم نہ کریں۔ (۳) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۳۷۳/۱)

---

(۱) رد المحتار ،باب الأنجاس،مطلب العرقی الذی یستقطر: ۳۰۰/۱،ظفیر
(۲) الأشباه والنظائر ،القاعدة الثالثة: ص ۷۵،ظفیر
(۳) الیقین لایزول بالشک. (الأشباه والنظائر: ص ۷۵،ظفیر)

پیشاب کی چھینٹ اگر کپڑے پر پڑ جائے، تو اس کپڑے سے نماز جائز ہوگی یا نہیں:

سوال: ایک شخص کی عمر ۶۰ سال کی ہے، پیشاب میں عجلت ہوتی ہے، اس وجہ سے اکثر پیشاب کرنے میں ایسی چھینٹیں پائچوں پر پڑ جاتی ہیں جو معلوم نہیں ہوتیں۔ تو اس کپڑے سے نماز درست ہے یا نہیں؟

الجواب

ایسی باریک چھینٹیں جو معلوم نہ ہوں، معاف ہیں، اُن سے کپڑا اور بدن ناپاک نہیں ہوتا، ایسے کپڑے سے نماز صحیح ہے۔(۱) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۳۰۶، ۳۰۷)

کپڑے پر ناپاک چھینٹیں پڑ گئیں، تو پاکی ناپاکی کا کیا حکم ہے:

سوال: ایک شخص اپنے کام میں مشغول ہے، اور نماز کا وقت آ گیا، اب وہ شخص نماز کے لئے چلا کہ اس کو ایسا موقع ہوا کہ ایک نجس شیء کے چھینٹے پڑے اور بدن پر پڑ گئے، اب اس کو اتنی فرصت نہیں کہ وہ کپڑوں کو دھوکر پاک کرے۔ تحریر فرماویں اب وہ کیا کرے، کیونکر نماز ادا کرے؟ فقط

الجواب حامدًا و مصلیاً

اگر ان چھینٹوں کا مجموعہ ایک ہتھیلی کے گہراؤ سے زیادہ ہے (اور وہ شیء نجاستِ غلیظہ ہے) تو اس کو دھونا ضروری ہے، اگر دوسرا کپڑا موجود ہو، تو اس کو پہن کر نماز پڑھے، اگر دوسرا پاک کپڑا اتنا بھی موجود نہیں کہ جس سے ستر یعنی ناف سے گھٹنوں تک چھپا سکے، تو پھر اس ناپاک کپڑے کو دھوئے، ناپاک کپڑے سے نماز نہ پڑھے۔

اگر وہ نجاستِ خفیفہ ہے، تو کپڑے کا چوتھائی حصہ یا اس سے کم اگر نجاست سے بھرا ہو تو تنگیٔ وقت کی حالت میں اس سے نماز پڑھے۔ اگر اس سے زیادہ بھرا ہو، تو اس سے نماز نہ پڑھے، بلکہ اس کو دھوکر نماز پڑھے، اگرچہ وقت تنگ ہو۔ اگر چھینٹیں سوئی کے ناکے کے برابر چھوٹی ہیں، تو وہ معاف ہیں۔(۲) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۶/۶/۱۳۵۷ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ، مفتی مدرسہ ہذا، صحیح: عبد اللطیف، ۶/ جمادی الثانیہ/ ۵۷ھ (فتاویٰ محمودیہ: ۵/۲۵۲)

---

(۱) قال العلامة الحصكفي رحمه الله: "(وعفى دون ربع)...(ثوب) ... (من)...(مخففة)...(كبول مأكول)الخ(وبول انتضح كرؤوس إبر وكذا جانبها الآخر وإن كثر بإصابة الماء للضرورة". (الدر المختار، باب الأنجاس، مطلب إذا صرح بعض الأئمة الخ: ۱/۳۲۱ تا ۳۲۳، انیس)

(۲) قدرِ درہم سے کم معاف ہے، البتہ احتیاطاً دھولینا چاہئے: قال العلامة الحصكفي رحمه الله: "(وعفى دون ربع)...(ثوب) ... (من)...(مخففة)...(كبول مأكول)الخ(وبول انتضح كرؤوس إبر وكذا جانبها الآخر وإن كثر بإصابة الماء للضرورة". (الدر المختار متن رد المحتار، باب الأنجاس، مطلب إذا صرح بعض الأئمة الخ ۳۲۱ تا ۳۲۳ سعید) ==

قبل الغسل یا بعد الغسل ناپاک چھینٹ جسم پر پڑ جائے، تو کیا اس کا دھونا ضروری ہے:

سوال: غسل کرنے سے قبل، یا بعد کپڑے پہننے کے، غسل خانہ کے اندر جسم کے کسی حصے پر ناپاک پانی کی چھینٹیں پڑ جائیں، تو اس حصہ کا دھونا ضروری ہے یا نہیں؟

الجواب ——————— حامدًا و مصلیاً

جس جگہ ناپاک چھینٹ پڑے، اس کو دھونا ضروری ہے۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیوبند، ۹۶/۴/۲۰ھ (فتاویٰ محمودیہ: ۲۵۰/۵)

خنزیر کے بدن سے کپڑا چھو جائے، تو وہ پاک ہے یا ناپاک:

سوال: عوام میں مشہور ہے کہ جس کپڑے کے پلہ پر ایک طرف خنزیر لگ جاوے، یا ایک پیر کو لگ جائے، تو کپڑا کل اور تمام بدن دھونا چاہئے، یہ صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب ———————

یہ غلط مشہور ہے۔ خنزیر کا بدن اگر خشک ہے اور انسان کے کپڑے یا بدن سے مس کرے، تو وہ ناپاک نہیں ہوتا، دھونے اور نہانے کی ضرورت نہیں ہے اور اگر بدن خنزیر کا تر ہو اور کسی چیز کو لگ جاوے، تو صرف اسی جگہ کو دھونا کافی ہے۔(۲) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۳۳۹/۱)

سوکھا کپڑا سور کو لگ جائے، تو کپڑا پاک ہے یا ناپاک:

سوال: سور اگر بدن سے لگ جائے، تو صرف کپڑا دھونا پڑے گا یا غسل؟ یا خشک و تر خنزیر کی کوئی تفصیل ہے؟

== عن إبراهيم قال:" لابأس بأبوال البهائم إلا المستنقع.أى المجتمع". (مصنف عبد الرزاق، باب أبوال الدواب وروثها، ج اول،ص ۳۷۷،نمبر ۱۴۸۰)اس اثر میں ہے کہ جانور کے پیشاب کے چھینٹے پڑ جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے، البتہ مجموعہ ایک ہتھیلی کی گہرائی سے زیادہ ہو، تو پھر دھویا جائے گا۔

سألت الزهری عن رجل يغتسل من الجنابة فينتضح فى الإناء من جلده، فقال: لابأس به. (مصنف عبدالرزاق، باب الماء يمسه الجنب أويدخله، ج اول،ص ۷۲،نمبر ۳۱۱)اس اثر میں ہے کہ جنبی کے غسل کا چھینٹا پڑ جائے، تو کوئی حرج نہیں ہے۔انیس

(۱) "مشى فى حمام ونحوه، لاينجس مالم يعلم أنه غسالة نجس". (الدر المختار متن ردالمحتار، فصل فى الاستنجاء: ۳۵۰/۱،سعید)

(۲) أما النجاسة الغليظة الخ كالعذرة الخ ولحم الخنزيروسائرأجزائه هذه الأشياء نجاستها معلومة فى الدين بالضرورة لا خلاف فيها إلاشعر الخنزيرلما أبيح الانتفاع للخرزضرورة قال محمدؒ:لووقع فى الماء لاينجسه. (غنية المستملى: ص ۱۴۴، ظفیر)

کتا چونکہ عندالاحناف نجس العین نہیں، نیز کتے کا تھوک جبکہ وہ غصہ میں ہو، کاٹ لے، تو ناپاک نہیں ہے:

"ولو عض کلبٌ عضو شخص ملاعباً تنجّس، والغضبان لیس یؤثر". (دیباچہ نور الإیضاح، ص:۱۱) اب پوچھنا یہ ہے کہ مابہ الامتیاز کیا ہے؟

الجواب ــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

خشک خنزیر کپڑے یا بدن سے لگ جائے، جس کا کوئی اثر نہ آئے، تو اس سے کپڑا یا بدن ناپاک نہیں ہوتا، جیسا کہ خشک نجس العین کا حکم ہے، البتہ تر ہو، تو جس مقام پر تری لگی ہو، اس کا دھونا ضروری ہے۔(۱) غسل واجب ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔

کتا اگر کسی کا بدن یا کپڑا دانت سے پکڑ لے، اور اس پر تری نہ لگے، تو وہ نجس نہیں ہوگا، تری لگنے سے نجس ہو جائے گا، چاہے غضبان ہو، چاہے راضی ہو، ایک ہی حکم ہے۔ یہی قولِ مختار ہے:

" الکلب إذا أخذ عضو إنسان أو ثوبه، لایتنجس مالم یظهر فیه أثر البلل راضیاً کان أو غضبان. (کذا فی منیة المصلی)

قال فی الصیرفیة: هو المختار، کذا فی شرحها لإبراهیم الحلبی الکبیر اهـ". (عالمگیری: ۴۸/۱) (۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفا اللہ عنہ، دار العلوم دیوبند، ۹/۴/۱۳۹۵ھ (فتاویٰ محمودیہ: ۲۶۴/۵، ۲۶۵)

سور کھانے والے نے قلم منھ میں رکھ لیا اور پھر اسی کو مسلمان نے، تو کیا حکم ہے:

سوال: جو کسان سور کھاتے ہیں، اُن کے لڑکوں نے جو قلم منھ میں لیا اور پھر اس قلم کو غلطی سے مسلمان نے منھ میں رکھ لیا، تو منھ ناپاک ہوا یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــ

جو قلم کسانوں کے لڑکے منھ میں رکھیں، اگر کسی مسلمان نے اس قلم کو غلطی سے منھ میں رکھ لیا، تو کچھ حرج نہیں ہے، منھ ناپاک نہیں ہوا۔ (۳) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۳۲۵/۱)

---

(۱) " أما النجاسة الغلیظة ...... کالعذرة ...... ولحم الخنزیر وسائر أجزائه، هذه الأشیاء نجاستها معلومة فی الدین ضرورةً لاخلاف فیه، إلاشعر الخنزیر لما أبیح الانتفاع به للخرز ضرورةً ". (الحلبی الکبیر، فصل فی الأنجاس: ص۱۴۶، سہیل اکیڈمی، لاہور)

(۲) الفتاویٰ العالمکیریة، الفصل الثانی فی الأعیان النجسة: ۴۸/۱، رشیدیہ

(۳) فسؤر آدمی مطلقًا ولو جنبًا أو کافرًا الخ طاهر. (الدر المختار متن ردالمحتار، مطلب فی السؤر: ۲۰۵/۱)

کتے نے دانتوں سے کپڑا اپھاڑ دیا، تو وہ پاک ہے یا ناپاک:

سوال: زید کے گھر میں کتے ہیں، حفاظت کے لئے جو کپڑا چارپائی کے نیچے لٹکتا ہے، کتے اس کو نوچ ڈالتے ہیں، ایک روز صبح زید نے مسجد میں جماعت کی نماز پڑھائی چادر اوڑھ کر۔ بعد نماز معلوم ہوا کہ چادر نوچی ہوئی ہے، جس سے قیاس کیا کہ کتوں نے رات میں نوچی ہے، چادر میں کتوں کا لعاب ضرور لگا ہوگا۔ کتوں کو نوچتے ہوئے دیکھا نہیں۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ نماز زید کی اور مقتدیوں کی ہوگئی، یا لوٹائی جائے؟

الجواب

یہ تو ذرا بعید ہے کہ کپڑا کسی اور سبب سے پھٹ گیا ہو، اور یہ بھی بعید ہے کہ لعاب نہ لگا ہو، مگر یہ بعید نہیں کہ لعاب قدر درہم سے کم لگا ہو، خصوصاً جب کپڑا تھوڑی دور میں سے نوچا ہوا ہو، اور قدر قلیل مانع صلوٰۃ نہیں، اور جب تک کثیر کی کوئی دلیل نہ ہو، قلیل ہی پر محمول کیا جاوے گا، اس لئے نماز درست ہوجاوے گی۔

۱۶/ذی قعدہ ۱۳۳۳ھ، تتمہ ثالثہ: ۱۰۰۔ (امداد الفتاویٰ: ۱/۱۲۶) ☆

اگر بھیگا ہوا کتا جس میں سے پانی ٹپک رہا ہے، کپڑے پر بیٹھ جائے، تو کیا حکم ہے:

سوال: اگر کتا پانی میں بھیگا ہوا ایسا ہو کہ اس کے بالوں میں سے پانی ٹپکتا ہے، اور وہ کپڑے پر بیٹھ جائے اور کپڑا بھیگ جاوے، مگر ایسا نہیں جو نچوڑا جاوے، یا وہ کتا ایسا بھیگا ہوا ہو کہ اس کے بالوں میں سے پانی نہیں ٹپکتا، مگر کپڑے پر بیٹھ جانے سے کپڑے پر اثر معلوم ہو، تو وہ کپڑا پاک رہا یا نہیں؟

الجواب

اگر کپڑے پر اتنی رطوبت پہنچے کہ ہاتھ کو اس کی رطوبت لگ جاوے، تو نجس ہے، اور اگر صرف ٹھنڈک ہاتھ کو لگتی ہے، تو نجس نہیں۔ (۱) بدست خاص، ص: ۴۸۔ (باقیات فتاویٰ رشیدیہ: ص ۱۳۲)

☆ **کتے کا منہ اگر کپڑے کو لگ جائے تو کیا حکم ہے:**

سوال: بعض لوگ کتوں کو شوقیہ طور پر پالتے ہیں، اور ان سے کھیلتے ہیں، اسی دوران کتا قمیض، شلوار یا چادر کو منہ میں پکڑ لیتا ہے، تو اب اس قمیض، شلوار اور چادر وغیرہ کی طہارت کا کیا حکم ہے؟

الجواب

کتے کا لعاب ناپاک ہے، اگر قمیض وغیرہ پر لعاب کی تری ظاہراً محسوس ہوتی ہو، تو کپڑا ناپاک ہے، ورنہ نہیں۔

لما فی الهندية: "الكلب إذا أخذ عضو إنسان أو ثوبه لاينجس ما لم يظهر فيه أثر البلل راضياً كان أو غضبان". (الفتاویٰ الهندية: ج۱ ص۴۸، الباب السابع في الأنجاس، الفصل الثاني) (فتاویٰ حقانیہ جلد دوم صفحہ ۵۸۷)

(۱) لو لف في مبتل بنحو بول، إن ظهر نداوته أو أثره تنجس، وإلا لا. (الدر المختار، باب الأنجاس، آخر فصل الاستنجاء: ۱/۳۴۷) یہ مسئلہ اس صورت میں ہے جب کہ کتے کا بدن ناپاک ہو۔ انیس)

بھیگے ہوئے کتے کے جھڑ جھڑانے سے چھینٹیں کپڑوں پر لگ جائیں، تو کیا حکم ہے:

سوال: اگر کتا پانی میں بھیگا ہوا، اپنے بال جھڑ جھڑاوے، اوراس کی چھینٹیں کپڑے کو لگ جاویں، مگر ایسی تری نہیں ہوئی جو کپڑے سے نچوڑی جاوے، تو وہ کپڑا ناپاک ہوا یا نہیں؟

الجواب

جن کے نزدیک کتے کی کھال ناپاک ہے، کپڑا ناپاک ہوگا، اور جو پاک کہتے ہیں، ان کے نزدیک بشرطیکہ پانی پہلے سے ناپاک نہ ہو، کپڑا پاک رہے گا۔(۱) واللہ تعالیٰ اعلم

بدست خاص، ص ۴۷۔ (باقیات فتاویٰ رشیدیہ:۱۳۲) ☆

گھوڑے یا بیل کی دم سواری کے لگ جائے، تو کیا حکم ہے:

سوال: بیل اور گھوڑے کی دم [پرَ]، سواری کی حالت میں جو پانی راستہ میں آجاتا ہے، اس میں بھیگ جاتی ہے، پھر وہ دم کو سوار کے کپڑوں کو مار دیتے ہیں، تو وہ کپڑے بھیگ کر ناپاک ہوجاتے ہیں، یا پاک رہتے ہیں؟

الجواب

پاک رہتے ہیں، کیوں کہ جب دُم سے اثر نجاست کا جاتا رہا، پاک ہوگئی، البتہ اگر دم پر نجاست لگی ہو، تو اس حالت میں پارچہ نجس ہوجائے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بدست خاص، ص ۲۴ (باقیات فتاویٰ رشیدیہ: ص ۱۳۳)

---

(۱) امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک کتا نجس العین ہے، اس کی کھال بھی ناپاک ہے، دوسرے فقہا کے نزدیک کتا دیگر درندوں کی طرح نجس العین نہیں ہے، پس بلی وغیرہ کی طرح اس کی کھال بھی پاک ہے، اسی وجہ سے کتا اگر ناپاک پانی میں بھیگا ہوا نہیں ہے، تو اس کے جھڑ جھڑانے اور کپڑے پر چھینٹیں پڑنے سے کپڑا ناپاک نہیں ہوگا۔ نور الحسن کاندھلوی

☆ کتے کے پیر پر گارا لگا ہوا تھا، پھر خشک مٹی لگ گئی، اور وہ کپڑے پر بیٹھ گیا، تو کیا حکم ہے:

سوال: اگر کتے کے پاؤں پر گارا لگا ہوا تھا، یا اس کے پاؤں بھیگے ہوئے تھے، اور پھر خشک مٹی لگ گئی ہے، اگر وہ کتا کسی کپڑے پر پاؤں رکھ دے، اور اس کے پاؤں کا گارا یا مٹی، کپڑے کو لگ جاوے، تو وہ کپڑا پاک رہا یا نہیں؟

الجواب

اگر وہ مٹی اتنی تر ہے کہ کپڑے پر اس کی رطوبت ایسی اثر کر گئی ہے کہ ہاتھ لگانے سے ہاتھ کو رطوبت لگتی ہے، تو ناپاک، اور اگر صرف برد (ٹھنڈک) محسوس ہوتی ہے، تو کپڑا نجس نہیں ہوا۔ واللہ اعلم

بدست خاص، ص ۴۸۔ (باقیات فتاویٰ رشیدیہ: ص ۱۳۳)

نجاست میں بھیگا ہوا حصہ، خشک ہو کر پسینہ سے تر ہو جائے، تو کیا حکم ہے:

سوال: مقاربت کرنے اور عضو سوکھ جانے کے بعد کپڑا پہن لیا، اس کے بعد پسینہ آیا اور کپڑے کو لگا، کپڑا نجس ہوا کہ نہیں؟ کپڑا یا ظروف گلی میں نجاست لگ گئی، یا تر ہوا پھر سوکھ گیا کہ اثر باقی نہ رہا، یہ چیزیں بغیر دھوئے، سوکھنے کے بعد پاک ہیں یا ناپاک؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــ

اس صورت میں کپڑا نجس نہ ہوگا۔(۱)

اور ظروف گلی اگر نجس ہو گئے، تو وہ دھونے سے پاک ہوں گے، صرف خشک ہونے سے پاک نہ ہوں گے۔(۲) فقط

(فتاویٰ دار العلوم: ۱/۳۴۰)

کیا ناپاک خشک بستر پر لیٹنے، اور پسینہ کی بو کپڑوں میں آنے سے، کپڑے ناپاک ہو جائیں گے:

سوال: پیشاب کا بستر جو کہ خشک ہو، اگر اس پر لیٹ جائے، تو کیا اس لیٹ جانے سے، پہنے ہوئے کپڑے ناپاک ہو جائیں گے؟ اور اگر ایسی حالت میں پسینہ آ جائے، اور اس پیشاب کی بو کپڑوں میں آنے لگے، تو کیا اس سے بھی کپڑے ناپاک ہو جائیں گے، یا اگر بو نہ آئے پسینہ خوب آتا ہو، تو کیا حکم ہے؟

الجواب ــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

بستر اگر خشک ہے اور بدن کو پسینہ بھی نہیں آیا، تو نہ بدن ناپاک ہوگا نہ کپڑے ناپاک ہوں گے، اگر بستر صاف ہے اور پیشاب بدن پر یا کپڑے پر لگ گیا، یا بستر تو خشک ہے، لیکن پسینہ آ کر تر ہوا اور پیشاب کا اثر کپڑوں میں یا بدن میں آ گیا، تو اس کی وجہ سے ناپاکی کا حکم ہوگا۔ **کذا فی رد المحتار**: ۱/۲۳۱۔(۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیوبند، ۳/۲/۱۳۹۲ھ (فتاویٰ محمودیہ: ۵/۲۶۲، ۲۶۳) ☆

---

(۱) نام (فعرق) أو مشٰی علٰی نجاسة، إن ظهر عينها تنجس و إلا لا (درمختار) قوله إن ظهر عينها: المراد بالعين ما يشتمل الأثر لأنه دليل علٰی وجودها، الخ. (رد المحتار، فصل فی الاستنجاء، فروع: ۱/۳۲۰، ظفیر)

(۲) و النجاسة ضربان مرئية وغير مرئية فما كان منها مرئيًا فطهارتها بزوال عينها الخ وما ليس بمرئی فطهارته أن يغسل حتى يغلب علٰی ظن الغاسل أنه قد طهر الخ. (الهداية، باب الأنجاس: ۱/۷۴، ظفیر)

والمسئلة كذا فی احسن الفتاویٰ: ۲/۹۹۔ انیس

(۳) " نام أو مشٰی علٰی نجاسة، إن ظهر عينها، تنجس وإلا لا " (الدر المختار) وقال ابن عابدینؒ: (قوله: نام) أی فعرق...... (قوله: علٰی نجاسة) أی يابسة... ==

بدن کو کپڑے کی نجاست لگ جائے، تو اس کا دھونا ضروری ہوگا یا نہیں:

سوال: کبھی پیشاب خطاءً ہوجاتا ہے اور پاجامہ پر صرف نمی آجاتی ہے، وہ نمی بدن میں محسوس ہوتی ہے، تو بدن دھونے کی ضرورت ہے یا نہیں؟ اور اگر اسی حالت میں دوسرے کپڑے سے نماز ادا کی، تو اس نماز کا اعادہ ضروری ہے یا نہیں؟

الجواب

اگر پاجامہ میں پیشاب نکل جاوے اور پاجامہ تر ہوجاوے، پھر وہ تری پاجامہ کی بدن کو لگ جاوے، تو اگر مقدارِ درہم یا زیادہ جگہ میں لگی ہے، تو بدن کا دھونا ضروری ہے، اور اگر بدون دھوئے بدن کے، دوسرے کپڑے سے نماز پڑھی، تو اعادہ اس نماز کا ضروری ہے۔ درمختار وشامی۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم:۱/۳۰۷)

== لما في متن الملتقٰی: لو وضع ثوبًا رطبًا علٰی ما طُیّن بطین نجس جاف، لاینجس، قال الشارح:..........بخلاف ما إذا کان الطین رطبًا ،اھـ". (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الطھارۃ، باب الأنجاس، فصل فی الاستنجاء، فروع، قبل کتاب الصلوۃ:۱/۳۴۶، سعید)

☆ بھیگا ہوا ہاتھ، ناپاک خشک کپڑے کو لگانے سے، اس کپڑے کا کیا حکم ہے:

سوال: ایک شخص نے بھیگا ہوا ہاتھ بالکل تر جس سے پانی ٹپک رہا ہے، اپنے ناپاک کپڑے کو لگایا، پھر وہی ہاتھ نل کی پتی کو لگایا، اب پتی بالکل خشک ہوگئی، تو ایک دوسرے شخص نے بھیگا ہوا ہاتھ اس نل کی پتی پر لگایا اور پھر بالٹی کو لگایا اور بالٹی سے حمام میں پانی بھرا پھر اس پانی سے سب نمازیوں نے وضو کیا۔ تو نماز ان کی درست ہے، یا اعادہ کرنے کی ضرورت ہے؟ اس پانی سے وضو یا غسل درست ہے یا نہیں، اور اس طرح بھیگا ہوا ہاتھ لگانے سے پتی نل کی پاک ہوگئی یا نہیں؟

الجواب ـــــــــ حامدًا ومصلیاً

بھیگا ہوا ہاتھ خشک ناپاک کپڑے کو لگانے سے اگر ہاتھ پر نجاست کا اثر ظاہر نہیں ہوا تو ہاتھ ناپاک نہیں ہوا۔ (لو لف في مبتل بنحو بول، إن ظھر نداوتہ أو أثرہ تنجس، وإلا لا. (الدر المختار، باب الأنجاس، آخر فصل الاستنجاء: ۱/۳۴۷۔ سعید) نل، بالٹی، حمام، پانی کوئی چیز بھی اس کی وجہ سے ناپاک نہیں ہوئی، اور نہ کسی کی نماز خراب ہوئی، کسی نماز کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ اس پانی سے وضو وغسل سب درست ہے۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند (فتاویٰ محمودیہ:۵/۲۶۳، ۲۶۴)

اگر بدن پاک ہے اور کپڑا گیلا، یا اس کا عکس، تو کیا کیا جائے:

سوال: بدن ناپاک ہے، مثلاً پیشاب میں بھیگ کر خشک ہوگیا، اور کپڑا پاک گیلا ہے، یا کپڑا ناپاک خشک ہے اور بدن گیلا ہے، تو ہر دو صورت میں کپڑا پھیرنے سے، کپڑا یا بدن ناپاک ہوتا ہے یا نہیں؟

الجواب

اگر ایسی رطوبت ہو کہ کپڑے سے بدن کو لگے، پھر بدن سے کپڑے پر لگے، تو ناپاک ہوگا، یا عرق سائل ہو کہ کپڑا تر ہوجاوے، اس صورت میں نجس ہوگا، ورنہ نہیں۔ فقط۔ بدست خاص، سوال:۲۴ (باقیات فتاویٰ رشیدیہ: ص۱۳۱)

(۱) (و) عفی الخ (وبول انتضح کرؤس إبر) وکذا جانبھا الآخر وإن کثر بإصابۃ الماء للضرورۃ (درمختار) عن الکرامی أن ھذا ما لم یر علی الثوب وإلا وجب غسلہ إذا صار بالجمع أکثر من قدر الدرھم آہ. (رد المحتار، باب الأنجاس، مطلب إذا صرح بعض الأئمۃ الخ:۱/۲۹۷)

تر کپڑے کو کسی نجس زمین یا نجس کپڑے میں لپیٹنا:

سوال: اگر ایک کپڑا پاک کر کے نچوڑا اور وہ تر پاک شدہ کپڑا، کسی ناپاک کپڑے یا بورئے پر یا زمین پر رکھا جاوے، تو وہ پاک کیا ہوا تر کپڑا ناپاک ہوگیا یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــــــ

في الدر المختار: لف طاهر في نجس مبتل بماء إن بحيث لو عصر قطر تنجس وإلا لا، ولو لف في مبتل بنحو بول إن ظهر نداوته أو أثره تنجس وإلا لا. (۱)

اس سے معلوم ہوا کہ وہ ناپاک کپڑا، بوریا وغیرہ اگر عین کسی نجاست سے ناپاک ہوا ہے، تو اس کے اثر کے آجانے سے یہ پاک کپڑا ناپاک ہوجاویگا ورنہ نہیں، اور اگر وہ عین نجاست سے ناپاک نہیں ہوا، بلکہ ناپاک پانی وغیرہ سے ناپاک ہوا تھا، تو اگر یہ پاک کپڑا نچوڑنے سے نچڑ سکتا ہے، تو ناپاک ہوگیا ورنہ نہیں۔

۲/ذی الحجہ ۱۳۲۲ھ (امداد: ج ۱ صفحہ ۶) (۲)

اصلاح از تصحیح الاغلاط صفحہ:۲

چونکہ سوال میں مبتل پاک ہے اور غیر مبتل نجس (ہے)، اور مقصود سائل یہ ہے کہ اگر مبتل طاہر غیر مبتل نجس پر رکھ دیا جاوے، تو وہ پاک رہے گا یا ناپاک ہوجاوے گا، اور جواب میں جو روایت فقہیہ نقل کی گئی ہے، وہ اس کا عکس ہے۔ یعنی مبتل نجس ہے اور غیر مبتل طاہر۔ پس روایت مذکور جواب میں نص نہ ہوگی۔ نیز عنوان جواب بظاہر سوال کے مطابق نہیں ہے، نیز جو کپڑا ناپاک پانی سے نجس ہو، وہ نجس بنحو بول میں داخل ہے، مگر جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو نجس مبتل بالماء میں داخل کیا گیا ہے۔ ان وجوہ سے تغییر عبارت ضروری معلوم ہوتی ہے، اور تقریر جواب یوں ہونی چاہئے۔ ''اس عبارت سے مفہوم ہوتا ہے کہ اگر بوریا وغیرہ پانی سے بالکل تر نہیں ہوا تو کپڑا پاک ہے، اور اگر تر ہوگیا ہے، تو اگر اتنا تر ہوگیا ہے کہ اس سے کپڑے میں اتنی تری آگئی ہے کہ وہ نچوڑنے سے نچڑ سکتا ہے، تب تو ناپاک ہے، ورنہ پاک، کیونکہ اس وقت بوریا وغیرہ نجس مبتل بالماء ہے، جس کا حکم یہ ہے: **بحيث إن عصر تنجس وإلا لا.**

لیکن اس تقریر پر بھی یہ جواب مخدوش ہے، کیونکہ شرح منیہ ص ۱۷۲ میں ہے:

وكذا (أي لا يتنجس) لو نشر الثوب المبلول الطاهر على مكان يابس نجس فابتل منه، لكن لم

---

(۱) الدر المختار متن رد المحتار، فصل في الاستنجاء، فروع: ۱/۳۴۶، ۳۴۷، بیروت، انیس

(۲) اس جواب میں تسامح ہوا ہے، جس کی اصلاح آگے زیر عنوان ''اصلاح از تصحیح الاغلاط'' آرہی ہے، اور اس کے اخیر کی جو عبارت ممتاز کی گئی ہے، وہ اس مسئلہ کا صحیح جواب ہے۔ سعید احمد

یظهر عين النجاسة في الثوب، وكذا إن نام علىٰ فراش نجس فعرق وابتل الفراش من غيره فإنه إن لم يصب بلل الفراش بعد ابتلاله بعرق جسده لايتنجس جسده،وكذا إذا غسل رجليه و مشىٰ على اليد بنجس فابتل اليد لا تنجس رجله،وكذا إن مشىٰ علىٰ أرض نجسة بعد ما غسل رجليه فابتلت الأرض من بلل رجليه واسود وجه الأرض أى بالنسبة إلى اللون الأول لكن لم يظهر أثر البلل المتصل بالأرض في رجليه لم يتنجس رجله وجازت صلوٰته بدون إعادة غسلها لعدم ظهور عين النجاسة في جميع ذلك،الخ .

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جب کوئی طاہر مبلول نجس یابس سے متصل ہو،تو جب تک مبلول کی تری نجس یابس سے مل کر نجس نہ ہوجاوے اور نجس ہوکر شئ طاہر سے دوبارہ متعلق نہ ہوجاوے، اس وقت تک شئ طاہر نجس نہیں ہوتی، اور جب ایسا ہوجاوے، تو نجس ہوجاتی ہے، خواہ بعد عصر متقاطر ہو یا نہ ہو، اور جواب مذکور میں اشتراط تقاطر مذکور ہے، اس لئے جواب مذکور صحیح نہ ہوگا۔

پس روایت درمختار کو چھوڑ کر روایات شرح منیہ سے استدلال کرنا چاہئے، اور تقریر جواب یہ ہونی چاہئے:

''کہ اگر بوریا وغیرہ خشک ہیں، جیسا کہ ظاہر سوال سے مفہوم ہوتا ہے، تب یہ جواب ہے کہ جو بوریا وغیرہ کپڑے سے تر نہیں ہوا، تب تو پاک ہے، اور اگر تر ہوگیا ہے، تو اگر اتنا تر ہوگیا ہے کہ اس کی تری کپڑے میں نہیں لگی، تب بھی پاک ہے، اور اگر اتنا تر ہوگیا ہے کہ اس کی تری کپڑے میں لگ گئی ہے، تب ناپاک ہے، اگر بوریا وغیرہ بھی تر ہے، تو بہر حال ناپاک ہے۔ **هذا ماعندى والله اعلم بالصواب** (امداد الفتاویٰ:۱/۹۳-۹۵)

ناپاک رومال سے پسینہ سے تر چہرہ صاف کیا، تو منہ پاک رہا یا ناپاک ہوگیا:

سوال: ناپاک رومال سے اپنا منہ صاف کیا، منہ پسینہ میں تر تھا جس کی وجہ سے رومال تر ہوگیا، تو منہ پاک رہا یا ناپاک ہوگیا؟

الجواب

" لف ثوب رطب نجس في ثوب طاهر يابس فظهرت رطوبته علىٰ ثوب طاهر لكن لايسيل لو عصر لايتنجس الخ". (۱)

اس سے معلوم ہوا کہ اگر رومال اس قدر تر ہوگیا ہے کہ نچوڑنے سے نچڑ جاوے، تو ناپاک ہوجاوے گا، ورنہ نہیں۔ فقط

(فتاویٰ دار العلوم:۱/۳۶۷)

---

(۱) "إذا لف الثوب المبلول النجس في ثوب طاهر يابس فظهرت نداوته الخ،لكن لايصير رطبًا بحيث يسيل منه شيء بالعصر الخ والأصح أنه لايصير نجسًا ". (غنية المستملى:۱۷۱، ظفير)

خشک ناپاک کپڑا پہننے سے جسم ناپاک نہیں ہوتا:

سوال (۱): اگر کسی شخص کا جسم پاک ہے، اور کسی وجہ سے وہ شخص ناپاک کپڑے (جو بالکل سوکھے اور دیکھنے میں صاف ہیں، لیکن ناپاک ہیں) پہن لیتا ہے، تو کیا اس شخص کا وہ کپڑا جو پاک تھا، پہن لینے کے بعد ناپاک ہوگیا، اور غسل کرنے سے قبل اس کا جسم پاک نہیں ہے، اور اسی دوران بغیر غسل نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

(۲): اگر کوئی شخص جو کہ پاک ہے، اور اپنی بیگم کے ساتھ ایک ہی بستر پر سوتے ہیں، اور اس دوران کسی قسم کی نفسی خواہش کو پورا نہیں کیا جاتا ہے، لیکن ان کے پائجامہ میں کچھ جگہ چھوٹے چھوٹے داغ جو کہ نفسی جذبات کی بنا پر پڑ گئے، ان داغوں کو دیکھ کر دوسرے کپڑے پاک پہن کر اگر نماز پڑھ لیتے ہیں، تو کیا ان لوگوں کی یہ نماز ٹھیک ہے، اور کیا اس سے ان کے جسم کو غسل کرنے کی ضرورت نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

(۱) جسم پاک ہے خشک ہے، کپڑا ناپاک ہے خشک ہے، اس کی وجہ سے جسم ناپاک نہیں ہوا، پھر بغیر جسم کو پاک کئے دوسرا کپڑا پہن لیا، تو وہ کپڑا نجس نہیں ہو، اس سے نماز درست ہوجائے گی، نہ جسم دھونے کی ضرورت ہے نہ کپڑے کو، دونوں پہلے سے پاک ہیں۔(۱)

(۲) اگر وہ منی کے داغ نہیں، بلکہ مذی کے داغ ہیں، تو غسل واجب نہیں، البتہ جس طرح پیشاب کے بعد بدن کو پاک کیا جاتا ہے، اسی طرح مذی کے بعد بھی پاک کیا جائے، پھر وضو کر کے نماز پڑھی جائے۔(۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند (فتاویٰ محمودیہ: ۲۵۴/۵، ۲۵۵)

غسل کے بعد نجس کپڑا پہن لیا، تو بدن ناپاک رہا یا نہیں:

سوال: ایک شخص کو احتلام ہوا، اس نے بعد غسل وہی کپڑا پہن لیا اور مکان آکر دوسرا لباس استعمال کیا، وہ پاک ہے یا ناپاک؟

---

(۱) "لف طاهر فی نجس مبتل بماء، إن بحيث لو عُصر قطَر تنجّس وإلا لا، ولو لف فی مبتل بنحو بول، إن ظهر نداوته أو أثره تنجس وإلا لا". (الدر المختار متن رد المحتار: ۳۴۶/۱، ۳۴۷، فصل فی الاستنجاء، سعید وكذا فی الفتاویٰ العالمكيرية: ۴۷/۱، الفصل السابع فی النجاسة، رشيدية)

"إذا لم يظهر فی الثوب الطاهر أثر النجاسة من لون أو ريح، حتى لو كان المبلول متلوّناً بلون أو متكيّفاً بريح، فظهر ذلک فی الطاهر، يجب أن يكون نجساً الخ". (الحلبی الكبير، ص: ۱۷۴، فصل فی الآبار، سهيل اكيڈمی لاهور، وكذا فی مراقی الفلاح، ص: ۱۵۹، باب الأنجاس، قديمی)

(۲) وليس فی المذی والودی غسل، وفيهما الوضوء، وغسل الذكر، لقوله عليه السلام: "كل فحل يمذی، وفيه الوضوء". (الفقه الإسلامی وأدلته: ۵۱۷/۱، الفصل الخامس فی الغسل، رشيدية)

الجواب ______________

اگر بدن خشک کر کے وہ لباس پہنا ہے، تو کچھ حرج نہیں، اور اگر بدن تر ہے، تو اس ناپاک لباس کو نہ پہنے کہ احتمال ہے بدن کے ناپاک ہونے کا۔ جو کچھ ہوا اس میں شبہ نہ کرے اور آئندہ احتیاط رکھے۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۳۱۹/۱)

ناپاک کپڑا پاک کپڑے پر گر گیا، تو وہ پاک ہے یا ناپاک:

سوال: رات کو کئی مرتبہ پیشاب کیلئے اٹھنا پڑتا ہے، بعض مرتبہ پیشاب اوپر ہی نکل جاتا ہے معلوم تک نہیں ہوتا۔ پیشاب کا بھیگا کپڑا سوکھ گیا اور بھیگا ہوا صاف کپڑا اس پیشاب کے سوکھے کپڑے میں گر گیا۔ اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب ______________ حامدًا و مصلیاً

پاک صاف بھیگا ہوا کپڑا اگر ایسا نہیں کہ نچوڑنے سے قطرات ٹپکتے ہوں، تو ناپاک سوکھے ہوئے کپڑے پر اس کے گرنے سے ناپاک نہیں ہوگا۔(۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۵/۱۱/۱۳۹۱ھ (فتاویٰ محمودیہ: ۲۵۹/۵)

اگر بھیگے ہوئے ناپاک کپڑے پر پاک کپڑا رکھا گیا، تو کیا حکم ہے:

سوال: اگر نجس پانی کے بھیگے ہوئے کپڑے پر، پاک کپڑا رکھا ہوا ہو، تو وہ بھی ناپاک ہو جاتا ہے یا نہیں؟ اگر اس میں تری آجائے۔

الجواب ______________

اگر تری اس قسم کی ہو کہ ہاتھ کو لگے، تو نجس ہے اور اگر صرف اس کی ٹھنڈک ہاتھ کو لگتی ہو، تو نجس نہیں۔

بدست خاص، ص: ۴۸۔ (باقیات فتاویٰ رشیدیہ: ۱۳۲)

ناپاک کپڑے کی نمی پاک کپڑے کو لگ گئی، تو کیا حکم ہے:

سوال: کوئی ناپاک کپڑا گیلا ہو، اس کے ساتھ پاک کپڑا الگ گیا اور اس میں ناپاک کپڑے سے کچھ نمی لگ گئی، تو یہ ناپاک ہو جائے گا یا نہیں، اسی طرح اگر پاک کپڑا گیلا ہے، اور وہ خشک ناپاک کپڑے سے لگ جائے، تو ناپاک ہوگا یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

---

(۱) ولو لف في مبتل بنحو بول إن ظهر نداوته أو أثره تنجس وإلا لا. (الدر المختار علی هامش رد المحتار، فصل في الاستنجاء: ۳۲۱/۱، ظفیر)

(۲) لف طاهر في نجس مبتل بماء إن بحيث لو عُصر قطَر تنجّس وإلا لا. (الدر المختار متن رد المحتار: ۴۰۳/۱، باب الأنجاس، فصل في الاستنجاء، سعيد، وكذا في الفتاویٰ العالمكيرية: ۴۷/۱، الفصل الثاني في الأعيان النجسة، رشيديه)

الجواب ـــــــــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

اگر ناپاک کپڑا عین نجاست مثلاً پیشاب وغیرہ سے گیلا ہے، تو نجاست کا اثر پاک کپڑے میں ظاہر ہونے سے وہ ناپاک ہوجائے گا، اور اگر عین نجاست سے نہیں بلکہ نجس پانی سے بھیگا ہو، تو اس میں دو قول ہیں، ایک یہ کہ خشک کپڑے پر اتنی رطوبت آجائے کہ اسے نچوڑنے سے قطرہ گرے، تو نجس ہوگا، ورنہ نہیں، دوسرا قول یہ ہے کہ اگر نجس کپڑا اتنا بھیگا ہوا ہو کہ نچوڑنے سے قطرہ گرے، تو اس کی رطوبت سے خشک کپڑا ناپاک ہوجائے گا، اگرچہ اس خشک کپڑے سے قطرہ نہ گرے، قول اول اگرچہ اوسع ہے، مگر قول ثانی ارجح واحوط ہے۔

اور اگر پاک کپڑا گیلا ناپاک خشک کے ساتھ لگا، تو یہ ناپاک نہ ہوگا، البتہ اگر اتنا گیلا ہو کہ اس کا پانی خشک کپڑے کو بھی ایسا تر کردے کہ دونوں کی رطوبت برابر دکھائی دے، تو پاک کپڑا بھی ناپاک ہوجائے گا۔

قال في التنوير: "(لف ثوب نجس رطب في ثوب طاهر يابس فظهرت رطوبته على ثوب طاهر)...(لكن لايسيل لوعصر لايتنجس)...(كما لونشر الثوب المبلول على حبل نجس يابس). (۱)

وفي الشامية: (قوله لف ثوب نجس رطب) أي مبتل بماء ولم يظهر في الثوب الطاهر أثر النجاسة، بخلاف المبلول بنحو البول لأن النداوة حينئذ عين النجاسة، وبخلاف ما إذا ظهر في الثوب الطاهر أثر النجاسة من لون أو طعم أو ريح فإنه يتنجس كما حققه شارح المنية وجرى عليه الشارح أول الكتاب.

(قوله لايتنجس): لأنه إذا لم يتقاطر منه بالعصر لاينفصل منه شيء وإنما يبتل ما يجاوره بالنداوة وبذلك لايتنجس به.

وذكر المرغيناني إن كان اليابس هو الطاهر يتنجس لأنه يأخذ بللاً من النجس الرطب وإن كان اليابس هو النجس والطاهر الرطب لايتنجس لأن اليابس النجس يأخذ بللاً من الطاهر و لايأخذ الرطب من اليابس شيئًا، زيلعي.

وظاهر التعليل أن الضمير في يسيل وعصر للنجس، وبه صرح صاحب مواهب الرحمان و مشى عليه الشرنبلالي والمتبادر من عبارة المصنف كالكنز وغيره أنه للطاهر وهو صريح عبارة الخلاصة والخانية ومنية المصلي وكثير من الكتب كالقهستاني وابن الكمال والبزازية والبحر، والأول أحوط ووجهه أظهر والثاني أوسع وأسهل فتبصر. (رد المحتار، مسائل شتى: ۵/۵۱۷) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۴/ربیع الآخر/۱۳۹۷ھ (احسن الفتاویٰ: ۲/۹۸-۹۹)

---

(۱) الدر المختار، مسائل شتى، قبل كتاب الفرائض، انيس

کپڑا دھوکر ناپاک رسی پر ڈالا، تو ناپاک نہیں ہوگا:

سوال: کپڑا دھوکر خشک کرنے کے لئے ناپاک رسی پر ڈالا، تو یہ ناپاک ہوگا یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

ناپاک نہیں ہوگا، البتہ کپڑا اگر بہت زیادہ گیلا ہو جس سے رسی بھی اس طرح بھیگ گئی کہ رسی میں لگا ہوا پانی پھر کپڑے سے لگ گیا ہو، تو ناپاک ہوجائیگا، رسی کے بجائے اگر لوہے وغیرہ کا تار ہو، تو اس میں اس کا زیادہ خطرہ ہے، کیونکہ وہ پانی کو جذب نہیں کرتا۔ **والدليل مر في المسئلة المتقدمة**۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۴ / ربیع الآخر ۱۳۹۷ھ (احسن الفتاویٰ: ۲/ ۹۹)

زخم کی رطوبت بہے بغیر، کپڑے کو لگ گئی، تو کیا حکم ہے:

سوال: اگر کوئی نجاست مثلاً پیپ، لہو وغیرہ کپڑے کو لگ جائے، مگر مقدارِ درہم سے کم لگے، بایں طور کہ ابھی وہ زخم کے منہ سے بہہ کر علاحدہ بھی نہیں ہوئی تھی کہ فوراً پاجامہ کو لگ گئی اور پھر پانی پڑ کر مقدارِ درہم کی برابر یا اس سے زائد ہوگئی، تو وہ کپڑا پاک ہے یا نہیں اور بدن بھی پاک ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــ

جو پیپ کہ زخم سے باہر نہیں تھی، وہ ناپاک نہیں ہے، اگر کپڑے یا بدن کو لگ جاوے، اگرچہ مقدارِ درہم سے زیادہ ہو، کپڑا اور بدن ناپاک نہ ہوگا۔ وہ اگر پانی پڑ کر زیادہ بھی ہوجائے، تو کچھ حرج نہیں ہے، جیسا کہ درمختار میں ہے:

"(و) كل (ما ليس بحدث)... (ليس بنجس)" الخ. (۲) (فتاویٰ دار العلوم: ۱/ ۳۰۸، ۳۰۹)

نہ بہنے والی رطوبت سے کپڑا ناپاک ہوگا یا نہیں:

سوال (۱): (اگر بدن پر زخم ہو اور رطوبت جاری نہ ہو، تو) اس رطوبت سے کپڑا ناپاک ہوگا یا نہ؟

(۱) بعنوان "ناپاک کپڑے کی نمی پاک کپڑے کو لگ گئی، تو کیا حکم ہے"۔ انیس

(۲) **الدر المختار على هامش رد المحتار، كتاب الطهارة، مطلب نواقض الوضوء، بعد مطلب في حكم كي الحمصة: ۱/ ۱۳۰،** ظفیر

اور نجاست اگر درہم سے کم، بدن یا کپڑے کو لگے، اور پانی لگ کر زیادہ ہوجائے، تو وہ مانع عن الصلوٰۃ نہیں ہے۔

كما في الشامي: " وإن كثر بإصابة الماء للضرورة ،الخ". (الدر المختار متن ردالمحتار ،باب الأنجاس ،مطلب إذا صرح بعض الأئمة: ۱/ ۲۹۹، ظفیر)

مقدارِ درہم سے ناپاک ہوگا یا نہیں:

(۲): اگر کپڑا نجس نہیں ہوا، تو مقدارِ درہم سے ناپاک ہوگا یا نہ؟

الجواب

(۱) کپڑا اس سے ناپاک نہ ہوگا، کیونکہ یہ قاعدہ مسلمہ ہے کہ جس سے وضو نہیں جاتا، وہ نجس بھی نہیں ہے۔(۱)

(۲) جبکہ معلوم ہوا کہ وہ نجس نہیں ہے، تو مقدارِ درہم ہو یا زیادہ، اس سے کپڑا نجس نہ ہوگا۔ امام محمدؒ سے روایت ہے کہ اگر پانی میں گرے، تو پانی ناپاک ہوجائے گا اور کپڑے کو لگے، تو ناپاک نہ ہوگا۔

درمختار میں جوہرہ سے منقول ہے کہ بہنے والی چیزوں میں امام محمدؒ کے قول پر فتویٰ ہے، اور کپڑے و بدن پر امام ابو یوسفؒ کے قول پر فتویٰ ہے۔ یعنی بدن و کپڑا ناپاک نہ ہوگا۔ بخلاف مائعات مثل پانی وغیرہ کے کہ وہ ناپاک ہوجاوے گا۔ بناءً علیہ اگر وہ کپڑا پانی میں گر جاوے، تو پانی ناپاک ہوجائے گا۔(۲) (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۳۱۷، ۳۱۸)

داد سے جو رطوبت نکلتی ہے، وہ پاک ہے یا ناپاک، کپڑے پر لگ جائے، تو نماز کا کیا حکم ہے:

سوال: داد کے کھجلانے سے جو پانی نکلتا ہے، وہ ناپاک ہے یا نہیں، پانی سے داغ پڑ جائیں، تو نماز جائز ہوگی یا نہیں؟

الجواب

فی رد المحتارعن المجتبی: الدم والقیح والصدید وماء الجرح والنفطة وماء البثرة والثدی والعین والأذن لعلة سواء علی الأصح.(۳)

اس سے معلوم ہوا کہ یہ پانی ناقض ہے۔

اور درمختار میں ہے:

" وکذا کل ما خرج منه موجباً لوضوء أوغسل مغلظ.(۴)

(۱) (و) کل (ما لیس بحدث) أصلاً..... کقیء قلیل ودم لوترک لم یسل (لیس بنجس) عند الثانی وهو الصحیح رفقاً بأصحاب القروح. (الدرالمختار علی هامش رد المحتار، مطلب نواقض الوضوء، بعد مطلب حکم کی الحمصة: ۱/۱۳۰)

(۲) خلافًا لمحمد، وفی الجوهرة: یفتی بقول محمد لو المصاب مائعًا (درمختار) أی کالماء ونحوه، أما الثیاب والأبدان فیفتی بقول أبی یوسف. رد المحتار، نواقض الوضوء، قبیل مطلب نوم من به انفلات ریح الخ: ۱/۱۳۰)

(۳) رد المحتار، کتاب الطهارة، نواقض الوضوء، مطلب فی ندب مراعاة الخلاف الخ، تحت قول الدر: لاینقض لوخرج من أذنه، الخ: ۱/۱۴۸، بیروت، انیس

(۴) الدرالمختار، باب الأنجاس، قبیل مطلب فی طهارة بوله صلی اللّٰه علیه وسلم، انیس

اس سے معلوم ہوا کہ یہ پانی نجس ہے، اور نجس (بھی) مغلظ، اس لئے ان داغوں کا دھونا واجب ہے۔(۱)
اور نجس مغلظ ایک درہم تک عفو ہے، اس لئے وہ داغ اگر پھیلاؤ میں ایک روپیہ سے زائد نہ ہو، تو نماز ہو جاوے گی۔
۱۷/ رمضان ۱۳۲۲ھ، امداد: ج ا صفحہ ۵۔ (امداد الفتاویٰ: ۹۳/۱) ☆

نجاست کا غسالہ اگر لگ جائے، تو وہ چیز ناپاک ہوگی یا نہیں:

سوال: اگر بدن یا کپڑے پر کوئی نجاست غیر مرئیہ لگ جائے، اور خشک ہونے کے بعد اس کو دھویا جائے، اگر اس کا غسالہ دوسری جگہ لگ جائے، تو وہ جگہ ناپاک ہو جائے گی یا نہیں؟ اگر نجس ہوگی، تو پہلی جگہ کی مانند اس کو تین بار دھونا واجب ہے، یا محض پانی کے بہہ جانے سے پاک ہو جائے گی؟

الجواب

ظاہر ہے کہ وہ غسالہ نجاست کا نجس ہے۔(۲) اس کی تطہیر بھی ضروری ہے، اور پانی کے ساتھ ساتھ وہ بھی دھل جاتا ہے، اور پاک ہو جاتا ہے۔(۳) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۳۰۵/۱، ۳۰۶)

---

(۱) یہ اس صورت میں ہے کہ زخم سے نکل کر پانی بہہ گیا، اور کپڑے کو لگ گیا، اور اگر پانی، پیپ وغیرہ صرف زخم کے منہ پر رہے اور کپڑا اس کو بار بار لگتا رہا، یہاں تک کہ کپڑے پر پھیل گیا، (تو) یہ ناپاک نہیں، نہ اس کا دھونا واجب ہے۔ محمد شفیع)

بلکہ حاشیہ اس طرح ہونا چاہئے کہ ''یہ اس صورت میں ہے کہ زخم سے نکل کر پانی بہہ گیا اور کپڑے کو لگ گیا، اور اگر پانی، پیپ وغیرہ صرف داد کے زخموں کے منہ پر رہا، اور کپڑا اس کو بار بار لگتا رہا، یہاں تک کہ کپڑے پر پھیل گیا، تو دل میں سوچے اگر ایسا معلوم ہو کہ اگر کپڑا نہ لگتا تو بہہ پڑتا، تو وہ ناپاک ہے، اور کپڑے کا دھونا واجب ہے، اور اگر ایسا معلوم ہو کہ کپڑا نہ لگتا تب بھی نہ بہتا، تو وہ ناپاک نہیں ہے، نہ اس کا دھونا واجب ہے۔

إن مسح الدم عن رأس الجرح بقطنة ثم خرج فمسح، ثم وثم....ينظر إن كان بحال لو تركه لسال ينتقض وإلا فلا، آه. (منية: ص ۴۸. سعید احمد)

☆ **پیشاب کے قطرات کپڑے کو لگ جائیں، تو کیا کیا جائے:**

سوال: بوجہ مرض پیشاب کے قطرے کپڑے کو لگے رہتے ہیں، ہر وقت پاک کرنے میں دقت ہوتی ہے، کیا کیا جائے؟

الجواب

جب مقدار ناپاکی کی درہم کی مقدار سے بڑھ جاوے، کپڑے دھو کر اور پاک کر کے نماز پڑھے۔ (**وقدر الدرهم وما دونه من النجس المغلظ كالدم والبول الخ جازت الصلوٰة معه وإن زاد لم تجز. (الهداية، باب الأنجاس**: ۷۱/۱، ظفیر) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۳۱۱/۱)

(۲) **(وماء)......(ورد)......(على نجس نجس)............(كعكسه). (الدر المختار على هامش رد المحتار، باب الأنجاس، مطلب العرقي الذي يستقطر الخ**: ۳۰۰/۱، ظفیر)

(۳) **(وكذا يطهر محل نجاسة)......(مرئية)......(بقلعها) الخ (و) يطهر ....(غيرها) أي غير مرئية (بغلبة ظن غاسل) الخ. (الدر المختار على هامش رد المحتار، باب الأنجاس، مطلب في حكم الوشم**: ۳۰۵/۱، ظفیر)

منی دھونے کے بعد جو دھبہ رہ جائے، اس کے ساتھ نماز ہوگی یا نہیں:

سوال: احتلام کے بعد اگر کپڑا دھوڈالے، اور اس پر دھبہ لگا رہ جاوے، تو کیا نماز ہو جاوے گی؟

الجواب

اس صورت میں نماز ہو جاوے گی۔(۱) (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۳۱۰) ☆

کپڑے پر شیطانی اثرات سے کپڑا ناپاک ہوگا یا نہیں:

سوال: کپڑے دھل کر رات میں ڈال دیں، اس پر شیطانی حربہ ہو جائے، تو کپڑے نجس ہو جاتے ہیں یا نہیں؟

ھو المصوب

کپڑے نجس نہیں ہوں گے۔ شیطان کا اس پر کوئی عمل نہیں ہوتا ہے

تحریر: محمد ظہور ندوی عفا اللہ عنہ (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۱/۲۹۱)

رنگریز اور مِل کے رنگے ہوئے کپڑے میں نماز کا حکم اور مٹی وگیرو سے کپڑا رنگنا کیسا ہے:

سوال: رنگریز رنگ سے کپڑا رنگتا ہے، اس سے نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

ولایت سے رنگے ہوئے کپڑے جو آتے ہیں، ان سے نماز پڑھنا اور خارجاً ان کا استعمال درست ہے یا نہیں؟

اور مٹی وگیرو سے کپڑا رنگنا جائز اور پاک ہے یا نہیں؟

---

(۱) (وكذا يطهر محل نجاسة)......(مرئية)بعد جفاف كدم(بقلعها)أی بزوال عينهاو أثرها الخ (ولا يضربقاء أثر)كلون وريح(لازم)فلا يكلف فی إزالته إلٰی ماء حارأوصابون ونحوه.(تنوير الأبصارمع الدرالمختار علٰی هامش رد المحتار،باب الأنجاس،قبيل مطلب فی حكم الصبغ: ۱/۳۰۳،ظفیر)

سألت عائشةؓ عن المنی يصيب الثوب؟ فقالت:" كنت أغسله من ثوب رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم فيخرج إلی الصلوة وأثرالغسل فيه بقع الماء.(بخاری،باب غسل المنی وفركه،ص۳٦،نمبر۲۳۰/مسلم،باب حكم المنی،ص۱۳۵،نمبر۲۸۹/٦۷۲،انیس)

☆ منی کا داغ بعد دھونے کے پاک ہے:

سوال: اگر منی کپڑے پر گر جاوے اور کپڑے کو دھو کر پاک کر لیا جاوے، مگر داغ نہ جاوے، تو وہ کپڑا پاک ہے یا نہیں؟

الجواب

اگر داغ اور دھبّہ نہ جاوے، تو کچھ حرج نہیں ہے، کپڑا پاک ہے۔

(ولايضربقاء أثر) كلون وريح(لازم)فلا يكلف فی إزالته إلٰی ماء حارأوصابون ونحوه.(الدرالمختارعلٰی هامش رد المحتار،باب الأنجاس،قبيل مطلب فی حكم الصبغ: ۱/۳۰۴،ظفیر) (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۳۲۴)

الجواب

عموم بلویٰ کی وجہ سے اور نیز اس وجہ سے کہ شراب کا ہونا ان رنگوں میں یقینی نہیں ہے، نماز ان کپڑوں سے جو اس رنگ میں رنگے ہوں، درست ہے۔

اسی طرح رنگین کپڑوں چھینٹ وغیرہ سے جو ولایت سے رنگے ہوئے آتے ہیں، نماز درست ہے، نماز میں اور خارج نماز میں پہننا اُن کا، درست ہے۔(۱)

اور مٹی وگیرو سے کپڑا رنگنا بھی جائز اور پاک ہے۔ فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۱/۳۰۴)

ولایتی رنگ سے رنگے ہوئے کپڑے کا حکم:

سوال: فقہانے اشیائے نجس کو بہت جگہ استہلاک کی وجہ سے طاہر سمجھا ہے، جیسے صابون اور کھگل میں اگر بھوسہ سڑ گیا ہو اور گوبری، حتی کہ درمختار میں تو یہاں تک لکھ دیا ہے کہ پانی اور مٹی میں جو جو چیز ظاہر ہوگی، مرکب اسی کے تابع ہوگا۔ اگرچہ صاحب فتح نے اس کے خلاف کو ترجیح دی ہے، لیکن بہر حال مسئلہ قابل گنجائش ہے۔

پس آج کل ولایتی رنگوں میں کہ علی الاغلب اسپرٹ شامل ہوتا ہے، اگر گنجائش نکالی جائے تو کیسا ہے؟ گوبری سے بڑھ کر اس کی حالت نہیں، اور عموم بلویٰ اس کو مقتضی ہے کہ ولایتی کپڑے جس قدر آتے ہیں، سب انہی رنگوں میں رنگے ہوتے ہیں، سب کا دھوکر استعمال کرنا علی الخصوص جاڑے کی کچی چھینٹوں کا استعمال مشکل ہے، خصوصاً امام صاحبؒ کے مذہب پر گنجائش بھی ہے، کیونکہ اسپرٹ خمر عنبی سے نہیں بنائی جاتی ہے اور امام محمدؒ کا مذہب اگرچہ مفتیٰ بہ ہے، لیکن اس وجہ سے اس پر فتویٰ دیا گیا ہے کہ لوگ پرہیز کریں، اس لئے شرعاً تو یہ صحیح ہے اور استعمالاً محل بحث ہے، احادیث سے بھی حرمت ثابت ہے نہ کہ نجاست، باقی عموم بلویٰ کی یہ حالت ہے کہ پرہیز مشکل ہے، حتی کہ چمڑا جو جلدوں میں لگایا جاتا ہے، قرآن مجید تک اس سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔

الجواب

فقہا کی تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ انقلاب حقیقت مطہر ہے، لیکن انقلاب وصف مطہر نہیں۔

(رد المحتار: جلد اول، ص: ۳۲۵)

سو اس کو انقلاب حقیقت کہنا مشکل معلوم ہوتا ہے۔

بل هو كالدبس لأنه عصير جمد بالطبخ. (رد المحتار: ص مذکور)(۲)

(۱) اليقين لا يزول بالشک. (الأشباه والنظائر، القاعدة الثالثة: ص۷۵۔ظفیر)

(۲) باب الأنجاس، تحت قول الدر: ويطهر زيت الخ، انیس

اور اس کے صفحہ ۳۳۵ میں ہے:

ما يستقطر من دردی الخمر وهو المسمى بالعرقی فی ولاية الروم نجس حرام كسائر أصناف الخمر، آه. (۱)

پس اسپرٹ کا حال تو اس سے معلوم ہوا۔

اب رہا مرکب سو در مختار کے اس جزئیہ میں تو بہت کلام ہے، اور صحیح نجاست ہی ہے۔ رہی ضرورت سو جب ہے کہ تحرز نہ ہو سکے اور یہ مفقود ہے۔

ردالمحتار: ج ا ص ۳۳۴ میں ہے:

لو أصابه بلا قصد ،الخ. (۲)

یا کوئی ضروری شئ بدون اس کے نہ بن سکے۔

ردالمحتار: ج ا ص ۳۶۱ میں ہے:

بخلاف السرقين إذا جعل فی الطين للتطيين لاينجس لأن فيه ضرورة إلٰی إسقاط نجاسته لأنه لايتهيأ إلا به. (حلية) (۳)

البتہ یہ بات کہ یہ اشربہ منہیہ سے نہیں بنتی محل گنجائش ہے، اگر ثابت ہو جائے، تو تحقیق کیا جاوے۔

یکم ربیع الثانی ۱۳۲۴ھ (امدادالفتاویٰ: ج ا ص ۱۰۰)

سوال متعلق جواب مذکور بعنوان "ولایتی رنگ سے رنگے ہوئے کپڑے کا حکم":

اسپرٹ کی نسبت ڈاکٹروں اور ڈاکٹری کتابوں سے جہاں تک تحقیق ہوا، یہی ہے کہ گڑ، یا جو کی شراب سے بنائی جاتی ہے، نیز اس میں عموم بلویٰ گوبری سے بدرجہا زائد ہے، ادنیٰ امر یہ ہے کہ ہر تعلیم یافتہ کی جیب میں کچھ نہ کچھ کاغذ و خطوط ہوتے ہیں جو عموماً انگریزی روشنائی سے لکھے ہوتے ہیں، اور ڈاک خانہ شہر کا نام لکھتا ہے، وہ تو عموماً انگریزی روشنائی ہوتی ہے، بلکہ دیسی روشنائی بھی ولایتی کاجل سے تیار کی جاتی ہے، جس کا حال مثل دیگر رنگوں کے ہے، کتابیں جو پریس میں چھپتی ہیں، اب عموماً ولایتی روشنائی سے چھاپی جاتی ہیں، اور اب جہاں تک علم ہے کوئی مطبع والا دیسی روشنائی سے کتاب نہیں چھاپتا۔ ان تمام سے احتیاط نہایت ہی دشوار ہے، یوں تو گوبری سے بھی احتیاط ممکن ہے، مکان

(۱) رد المحتار، باب الأنجاس، مطلب العرقی الذی يستقطر الخ ،انيس

(۲) قبيل مطلب العرقی الذی يستقطر الخ،انيس

(۳) آخر فصل الاستنجاء،قبيل كتاب الصلاة،انيس

میں پختہ پلاسٹر یا کچا کرا کے اس کی طرف برابر توجہ رکھنا ممکن ہے، گوبری کا فائدہ صرف یہ ہے کہ کھگل کے بعد شقاق کو روکتی ہے۔ ممکن ہے کہ اس شقاق میں مٹی بھر دی جاوے، اس کی نسبت درمختار میں ہے: ''لأنــه لایتهیـأ إلا بــه''. اور ظاہر ہے کہ آجکل رنگ بغیر ولایتی پڑیا کے متعسر ہیں، غرض کہ ابتلا گوبری سے بدرجہا زائد ہے، اور ضرورت اس سے کسی طرح کم نہیں۔ نجس بھوسہ کی نسبت فقہانے تصریح کردی ہے کہ جب سڑ کر کھگل میں مل جاوے، تو انقلاب حقیقت سمجھا جاوے گا، اس سے بھی اس کی حالت کم نہیں ہے، اس پر اگر نظر کی جاوے ممکن ہے، غرض کہ ہر صورت میں اس کی نسبت آسانی معلوم ہوتی ہے۔

الجواب

انقلاب حقیقت تو اب تک میرے جی کو نہیں لگا، البتہ ضرورت وعموم بلویٰ واقعی معلوم ہوتا ہے، اور اشربہ منہیہ سے نہ بننے کا محل گنجائش ہونا یہ پہلے بھی عرض کیا گیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

امداد ج: ۱ صفحہ: ۱۱۔ (امداد الفتاویٰ: ۱/۱۰۰، ۱۰۱)

کن رنگوں سے رنگے ہوئے کپڑوں سے، نماز درست ہے:

سوال اول: پڑیا یا کسنبہ کی رنگی ہوئی روئی (اور) کپڑے سے، نماز ہو جاتی ہے، یا نہیں؟

سوال دوم: رضائی رنگ وبچھونے وغیرہ میں روئی (میں) پڑیا، خواہ کسنبہ کی رنگی ہوئی، ڈالنی جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب

پڑیا تو نجس ہے، اس کو نہ ڈالے اور دوسرے رنگ کی خواہ کسنبہ ہو، یا اور کچھ، عورت کو درست (ہے) اور مرد کسنبہ کو نہ استعمال کرے۔(۱) فقط

بدست خاص، سوال: ۵۲۔۵۳۔ (باقیات فتاویٰ رشیدیہ: ۱۳۷)

☆ رنگے ہوئے کپڑے پاک ہیں، نماز میں احتیاط بہتر ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کچے اور پکے رنگ سے عورت کے لئے کپڑا رنگنا جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ اس میں شراب پڑتی ہے۔

الجواب وباللہ التوفیق

کچا پکا رنگ عورت کے لئے جائز ہے، فتویٰ اسی پر ہے، اس میں وہم نہ کرنا چاہئے، لیکن نماز میں احتیاط کی جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسعود احمد عفا اللہ عنہ۔ والجواب صحیح، بندہ محمد شفیع غفرلہ۔ (امداد المفتین: ص ۲۶۴)

(۱) دونوں سوالات کا ایک ہی جواب درج ہے۔ نور الحسن کاندھلوی

پڑیا کے رنگ سے رنگے ہوئے کپڑوں میں، نماز جائز ہے یا نہیں:

سوال: پڑیہ کے رنگے ہوئے کپڑوں سے، نماز پڑھنا درست ہے، یا نہیں؟

الجواب

جب تک کوئی امر یقینی معلوم نہ ہو، شک کی وجہ سے حرمت ونجاست ثابت نہ ہوگی۔(۱) بناءً علیہ نماز پڑھنا پُڑیہ کے رنگے ہوئے کپڑوں سے، درست ہے، اور عموم بلویٰ اس کے علاوہ ہے، بایں ہمہ احتیاط کرنا اچھا ہے۔ فقط

(فتاویٰ دار العلوم: ۳۱۲/۱)

پڑیہ میں رنگے ہوئے کپڑے سے نماز کا حکم:

ملفوظات: بعد سلام آنکہ اعادہ نماز کا اس وجہ سے ضرور نہیں بتایا گیا، کہ بعض شرابیں سوائے چار کے اس قسم کی ہیں کہ امام صاحب رحمہ اللہ کے نزدیک وہ نجس نہیں، مگر فتویٰ امام صاحبؒ کے قول پر نہیں اور رنگ میں متحقق نہیں کہ کونسی شراب پڑتی ہے، پس بسبب مسئلہ مختلف فیہا ہونے کے آسانی کی وجہ سے اعادہ نماز کو نہیں کہا گیا، مگر نجاست میں عمل امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر بتایا گیا تھا اور ولایت سے جو کپڑا آتا ہے، اس میں شراب نجس کا پڑنا ہم نے نہیں سنا۔ فقط والسلام (فتاویٰ رشیدیہ کامل: ص۲۴۴-۲۴۵- تالیفات رشیدیہ: ص۲۵۱)

سرخ یا معصفر رنگ کا کپڑا پہننا کیسا ہے:

سوال: سرخ یا معصفر رنگ کا کپڑا پہننے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب

اس بارے میں قول مختار یہ ہے کہ ہر طرح کا سرخ رنگ کا کپڑا (پہننا) حرام نہیں، بلکہ صرف معصفر حرام ہے، یعنی باعتبار رنگ صرف وہ کپڑا حرام ہے، جو کسم کے پھول سے رنگا ہوا ہو، اور اس کے بھی حرام ہونے کے لیے ضروری ہے کہ اس کا رنگ گلابی رنگ ہوگیا ہو، یا گلابی رنگ سے بھی اس کی سرخی زیادہ ہو، یا نہایت سرخ ہو، تو وہ حرام ہے اور اگر گلابی رنگ سے اس کی سرخی کم ہو مثلاً شنجرفی اور پیازی وغیرہ ہو، تو مباح ہے۔

---

(۱) **اليقين لا يزول بالشک. (الأشباه والنظائر: ص۷۵)**

ولو شک فی نجاسة ماء أوثوب لم يعتبر (درمختار) فی التتارخانية: من شک فی إناء ه أوثوبه أوبدنه أصابته نجاسة أولا ؟ فهو طاهر مالم يستيقن الخ وكذا ما يتخذه أهل الشرک أوالجهلة من المسلمين كالسمن والخبز والأطعمة والثياب. آه ملخصاً. (رد المحتار، قبيل أبحاث الغسل: ۱۴۰/۱، ظفير)

واضح رہے کہ پڑیا کے رنگ کے بارے میں فتاوے مختلف ہیں، اس دونوں فتووں کو دو حالات پر محمول کیا جائے گا، جب تک پڑیا کے رنگ کے بارے میں تحقیق نہیں تھی کہ وہ پاک ہے یا ناپاک، اسے مشتبہ کہا جا رہا تھا، اور جب اس کے ناپاک ہونے کی تحقیق ہوگئی کہ تو فتویٰ اس کے مطابق ہوگیا، البتہ اب پڑیا سے رنگنے کا رواج ختم ہوگیا ہے۔ انیس

اور بانات سرخ کہ عرب اس کو جوخ احمر کہتے ہیں، بالا جماع جائز ہے، اور ایسا ہی کھاروا بھی جائز ہے، اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ معصفر کی حرمت کا دارومدار شوخی رنگ پر ہے، صرف سرخی پر نہیں۔

(فتاویٰ عزیزی اردو، مطبع سعید کمپنی لاہور: ۵۹۱)

چھلپرہ کا رنگا ہوا کپڑا پہننا صحیح ہے:

سوال: چھلپرہ(۱) کا رنگا کپڑا امرد وعورت کو پہننا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

چھلپرہ کا رنگ مرد عورت، دونوں کو درست ہے۔ فقط

بدست خاص، سوال: ۳۰ (باقیات فتاویٰ رشیدیہ: ص ۱۳۷)

سرخ پڑیہ کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین کہ پڑیہ کا سرخ رنگ استر میں لگانا چاہیے یا نہیں؟ بعض کہتے ہیں، پڑیہ میں شراب پڑتی ہے، صحیح کیسے ہے؟

الجواب

پڑیہ کا رنگ مشتبہ ضرور ہے، اگر بالیقین یہ ثابت ہوجاوے کہ اس میں شراب ہے، تو قطعاً حرام ہے، اور اگر یہ معلوم ہوجاوے کہ شراب نہیں پڑتی، تو جائز ہے۔ (۲) درصورت موجودہ مشتبہ ہونے میں تردد نہیں، احتیاط ترک کرنے میں ہے، اور رنگ پختہ کا دھلوالینا مناسب ہے۔ (۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ عزیز الرحمٰن عفی عنہ، دیوبندی مفتی مدرسہ عالیہ عربیہ دیوبند

الجواب صحیح: بندہ محمود عفی عنہ مدرس اول مدرسہ عالیہ (فتاویٰ رشیدیہ کامل: ص ۲۴۵۔۲۴۶)

ناپاک رنگ سے رنگے ہوئے کپڑے کا حکم:

سوال: نیل میں اگر پلید جامہ کو غوطہ دیا جاوے، اس کے بعد پاک جامہ کو غوطہ دیا جاوے، وہ پاک کس طرح ہوسکتا ہے؟ فقط تین بار دھونے سے یا زیادہ؟

---

(۱) چھلپرہ کیا ہے، اس کا رنگ کیسا ہوتا ہے، راقم سطور کو خاصی جستجو کے باوجود اس کا پتہ نہیں ملا۔ نور الحسن کاندھلوی

(۲) اليقين لايزول بالشك. (الأشباه والنظائر، ص: ۵۷، مطبوعہ دیوبند، انیس)

(۳) عن الحسن بن علي قال: حفظت من رسول الله صلى الله عليه وسلم: " دع ما يريبك إلى مالايريبك فإن الصدق طمانية وإن الكذب ريبة ". رواه أحمد والترمذي. (مشكوٰة المصابيح: ص ۲۴۲)

الجواب

اتنا دھوئے کہ پانی غیر رنگین نکلنے لگے۔(۱)

تتمہ خامسہ صفحہ:۴۴۷۔(امداد الفتاویٰ جدید:۱/۱۰۱)

رنگا ہوا کپڑا پاک ہے یا ناپاک:

کپڑا رنگ کر پاک کرنا چاہئے یا نہیں؟ زید کہتا ہے کہ سب رنگ ناپاک ہوتے ہیں، ان میں شراب ملائی جاتی ہے، کیا زید کا کہنا ٹھیک ہے؟

الجواب وباللّٰہ التوفیق

سب رنگ ناپاک نہیں ہوتے ہیں۔(۲) اور جب تک کسی رنگ کے ناپاک ہونے کا یقین نہ ہوئے، اس کا پاک کرنا ضروری نہیں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

کتبہ محمد نظام الدین اعظمی، مفتی دار العلوم دیوبند، سہارنپور، ۱۶/۱۰/۱۳۸۵ھ

الجواب صحیح: سید احمد علی سعید نائب مفتی دار العلوم دیوبند (منتخبات نظام الفتاویٰ:۱/۱۳۴)

پوڑیہ کا رنگا ہوا کپڑا پاک ہے، یا ناپاک:

سوال: پوڑیہ کا رنگ پاک ہے، یا ناپاک، اوراس سے رنگے ہوئے کپڑے سے نماز درست ہے یا نہیں؟

الجواب

پوڑیہ کی پاکی مشتبہ ہے، اور پوڑیہ سے نماز بھی مشتبہ ہو جاتی ہے، لہٰذا احتیاط کے خلاف ہے، اولیٰ وافضل امر یہ ہے کہ پوڑیہ میں رنگے ہوئے کپڑے سے نماز نہ پڑھے، اور جو کپڑا کسم یا زعفران میں رنگا ہوا ہو، اس کا پہننا مردوں کو ناجائز ہے۔ درمختار میں ہے:

(وکرہ لبس المعصفر والمزعفر الأحمر والأصفر للرجال). (۳)(عزیز الفتاویٰ:۱/۱۸۹)☆

---

(۱) چاہے کپڑے سے رنگ چھوٹے یا نہ چھوٹے، مگر تین دفعہ دھونا چاہئے کہ یہ اقرب الی الاحتیاط ہے۔(از بہشتی زیور حصہ دوم ص:۵، مسئلہ:۳۰۔سعید احمد)

(۲) الأصل أن ماثبت بالیقین لایزول بالشک. (قواعد الفقه لسید عمیم الإحسان:ص۱۱، مکتبہ دار الکتاب، دیوبند)

(۳) تنویر الأبصار متن الدر المختار متن ردالمحتار، کتاب الحظر والإباحة، فصل فی اللبس:۶/۳۵۸، بیروت، انیس

☆ پڑیا کا رنگ پاک ہے یا ناپاک:

سوال: گولی اعنی پڑیا کے رنگ کا کیا حکم ہے، طاہر (ہے) یا غیر طاہر، سب کا ایک ہی حکم (ہے) یا جدا جدا؟ ==

کیا سب انگریزی رنگ ناپاک ہیں:

سوال: پڑیا کا رنگ سب قسم کا استعمال کرنا، ناجائز ہے یا علاوہ بادامی رنگ کے، اور جونسی پڑیا بجائے نیل کے دھوبی لوگ کپڑوں میں استعمال کرنے لگے ہیں، وہ بھی جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

پڑیا انگریزی سب نجس ہیں(۱)، مگر سنا ہے کہ بادامی پاک ہے، اور دھوبی نیل بڑی لگاتے ہیں، اگر وہ بھی پڑیا لگا دیں، تو بیجا ہے۔ بدست خاص، سوال:۱۰۴۔ (باقیات فتاویٰ رشیدیہ:ص ۱۳۷)

انگریزی رنگ ناپاک ہیں:

سوال: رنگنا کپڑے کا پڑیہ میں جائز ہے، یا غیر جائز، مفصل ارقام فرمائیں؟

الجواب

پوڑیا میں اکثر اقسام میں شراب کا ملنا محقق ہوا ہے، لہذا نجس ہے، نہ رنگنا چاہئے۔ فقط
مجموعہ کلاں، ص:۱۰۲۔ (باقیات فتاویٰ رشیدیہ:ص ۱۳۷)

جس رنگ کے ناپاک ہونے کی تحقیق نہ ہو، وہ پاک ہے:

سوال: کچے رنگ کی دریس اور ململ سرخ سے بھی نماز ہوجاتی ہے، یا مثل پوڑیہ کے رنگ کے، یہ بھی ناپاک ہے؟

الجواب

اس رنگ کی مجھے تحقیق نہیں، مگر جب تک نجاست ثابت نہ ہو پاک کہنا چاہئے۔
بدست خاص، ص:۴۵۔ (باقیات فتاویٰ رشیدیہ:ص ۱۳۷)

== الجواب

گولی کا جواب تحقیق پر ہے، سنا ہے معتبریوں ہے کہ سوائے بادامی کے سب گولی میں شراب پڑتی ہے، لہذا نجس ہے، مگر پختہ رنگ کی گولی کو، بعد رنگ کے پاک کر کے استعمال کرے، تو درست ہے۔ فقط واللہ اعلم
مجموعہ رامپور، ص:۳۔ (باقیات فتاویٰ رشیدیہ:ص ۱۳۶۔۱۳۷)

(۱) تقریباً چالیس سال پہلے تک کپڑے رنگنے کے لئے کئی قسم کے رنگ آتے تھے، بعض کچے بعض پکے، کچھ گولی (Teblet) کی صورت میں، کچھ کھلے ہوئے گویا پسے ہوئے، پھر ان میں سے کچھ دیسی کہلاتے تھے، یعنی ہندوستانی یا مقامی لوگوں کے بنائے ہوئے، کچھ کو خصوصاً ٹکیہ والے رنگوں کو، ولایتی کہا جاتا تھا۔ نور الحسن کاندھلوی

☆ پڑیہ نجس ہے:

سوال: پڑیہ کچی یا پختہ کا بغیر دھوئے ہوئے مردوں، عورتوں کو استعمال جائز ہے یا نہیں؟ ==

پڑیہ میں شراب پڑتی ہے:

سوال: پڑیہ سرخ رنگ کی رنگی ہوئی روئی رضائی میں ڈالنا کیسا ہے؟

الجواب______________

پڑیہ میں کہتے ہیں کہ شراب پڑتی ہے، اور یہی تحقیق ہے، اور شراب نجس ہے، اس واسطے نہ ڈالنی چاہیے۔ (۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (فتاویٰ رشیدیہ کامل: ص۲۴۴)

کپڑے پر ہولی کا رنگ لگ جائے، تو وہ پاک ہے یا نہیں:

سوال: اہل ہنود جو ہولی میں رنگپاشی کرتے ہیں، اگر کسی مسلمان کے اوپر پڑ جائے، اور وہ کپڑا شرائط کے ساتھ پاک کرلے، لیکن رنگ کا دھبہ نہ جائے، تو کپڑا پاک ہو جائے گا، اور اس سے نماز جائز ہوگی؟ عوام میں مشہور ہے کہ رنگ پڑا کپڑا پاک ہی نہیں ہوتا، تو کیا اس سے نماز ہوسکتی ہے؟

الجواب______________ حامدًا و مصلیاً

جب تک اس رنگ میں کسی نجس چیز کا ہونا معلوم نہ ہو، ناپاک نہیں کہا جائے گا، اگرچہ اس کا دھو لینا بہرحال

==

الجواب______________

پڑیہ کا رنگ ناپاک ہے۔ فقط (فتاویٰ رشیدیہ کامل: ص۲۴۵)

ہندی پڑیہ نجس ہے:

پڑیہ ہندی میں شراب قطعاً پڑتی ہے، اور لندن کی پڑیہ میں بھی اکثر اقوال سے پڑنا ثابت ہے، غایت الامر لندن میں شبہہ ہو، اور شبہات سے بچنا بھی واجب ہے۔

اصل شیٔ کی پاکی ہے، کہ جو اصل سے پاک ہو، اور لحوق نجاست میں شک ہو، وہ پاک رہتی ہے، گاہڑہ دھوتر جوتہ اسی قسم میں ہے، اور جس میں ثبوت نجاست کا بغالب ظن ہو گیا ہو، وہ ناپاک ہو جاتی ہے۔

پڑیہ کا یہی حال ہے، جب تک شراب کا ہونا معلوم نہ تھا، پاک کہتے تھے بوجہ اصل کے، اب بعض اقسام میں اعنی ہندیہ میں وقوع محقق ہو گیا اور بعض میں غلبہ ظن ہے۔ (الیقین لایزول بالشک. (الأشباہ و النظائر ص:۷۵، دیوبند، انیس) فقط والسلام

بندہ رشید احمد عفی عنہ، گنگوہی۔ (فتاویٰ رشیدیہ کامل: ص۲۴۳)

(۱) اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ. (القرآن الكريم)

كل مايخرج من بدن الإنسان مما يوجب خروجه الوضوء أو الغسل فهو مغلظ كالغلظ... وكذلك الخمر والدم المسفوح. (الفتاوىٰ الهندية: ۴۶/۱)

بہتر ہے۔(۱) رنگ کا نشان دھونے کے بعد ختم نہ ہو، تو مضائقہ نہیں، نماز درست ہے۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ (فتاویٰ محمودیہ: ۲۴۹/۵)

کیا ماڑ دینے سے کپڑا ناپاک ہوجاتا ہے:

سوال (۱): نیا کپڑا جس میں ماڑ دیا ہوتا ہے، طہارت کے اعتبار سے کس حد تک پاک ہے؟

(۲) اگر چھالٹین میں کسی درجہ میں ماڑ کی وجہ سے نجاست ہے، تو مردوں کو اس کپڑے کا کفن کیوں دیا جاتا ہے؟

هو المصوب

(۱) ماڑ سے کپڑے کی پاکی پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے، کپڑے پاک رہتے ہیں۔

(۲) ماڑ کی وجہ سے نجاست نہیں ہوتی ہے، مردوں کو کفن دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

تحریر: محمد طارق ندوی، تصویب: ناصر علی ندوی (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۲۸۲/۱)

نورباف کے یہاں کا کپڑا ناپاک پانی میں تر کیا جاتا ہے، وہ پاک ہے یا نہیں:

سوال: نورباف کہتے ہیں کہ ہمارے یہاں جو کپڑا بنا جاتا ہے وہ ناپاک پانی میں تر کیا جاتا ہے، وہ کپڑا بعد خریدنے کے پاک ہے یا ناپاک اور اس سے نماز درست ہے یا نہ؟

الجواب

اگر خاص کسی کپڑے معین میں یہ علم ہوجاوے کہ اس میں نجاست لگی ہے، تو ظاہر ہے کہ وہ ناپاک ہے، اس کو پاک کرنا اور دھونا چاہئے، لیکن عام کپڑے جو ویسے فروخت ہوتے ہیں، ان سب پر حکم نجس ہونے کا نہ کیا جاوے گا، اور یہ بھی ظاہر ہے کہ کسی خاص کپڑے کی تعیین ہونا کہ اس میں ضرور نجاست لگی ہے، دشوار ہے، اور شک سے حکم نجاست کا نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا اِن کپڑوں کو پاک ہی سمجھا جاوے گا:

---

(۱) لف ثوب نجس رطب فی ثوب طاهر یابس فظهرت رطوبته علی ثوب طاهر) كذا النسخ، وعبارة الكنز: علی الثوب الطاهر (لكن لا يسيل لو عصر لا يتنجس)......(كما لو نشر الثوب المبلول علٰى حبل نجس يابس). (الدر المختار)
قال ابن عابدينؒ: (قوله لف ثوب نجس رطب): أی مبتل بماء ولم يظهر فی الثوب الطاهر أثر النجاسة بخلاف المبلول بنحو البول، لأن النداوة حينئذٍ عين النجاسة، وبخلاف ما إذا ظهر فی الثوب الطاهر أثر النجاسة من لون أو طعم أو ريح، فإنه يتنجس، كما حققه شارح المنية وجرى عليه الشارح أول الكتاب. (الدر المختار مع رد المحتار: ۶/۷۳۳، مسائل شتی، سعید)

"لَيْسَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ". (۱)

اور حدیث میں ہے:

"إن الدين يسر". (۲)

اور فقہا نے تصریح فرمائی ہے:

"اليقين لا يزول بالشك". (۳) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۳۴۳، ۳۴۴)

خریدے ہوئے کوٹ یا واسکٹ کا پہننا کیسا ہے:

سوال: جو کوٹ یا واسکٹ مستعمل شدہ نیلام میں خریدے جاتے ہیں، جن کے اصلی استعمال کرنے والے کا کچھ پتہ نہیں، اس کو پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

ان کو دھوکر پہننا بہتر ہے، اگر چہ جب تک نجاست کا یقین نہ ہو جائے، دھونا واجب نہیں۔ (۴)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ (کفایت المفتی: ۲/۲۷۴)

استعمال شدہ نیلامی کپڑوں میں نماز ہوتی ہے یا نہیں:

سوال: انگریزوں کے اونی کپڑے نیلام ہوتے ہیں، ان میں شبہہ ناپاکی کا ہے، آیا اُن سے نماز جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

شبہ سے ناپاکی کا حکم نہیں کیا جاتا ہے۔ (۵) پس ان کپڑوں کا استعمال کرنا اور ان سے نماز پڑھنا درست ہے، مگر

(۱) آخر سورة الحج: ع ۱۰، ظفیر

(۲) بخاری، باب الدين يسر: ۱/۱۰، ظفیر

(۳) الأشباه والنظائر مع شرح الحموی، القاعدة الثالثة: ص ۷۵، ظفیر

(۴) وفي التتارخانية: من شك في إنائه أو ثوبه أو بدنه أصابته النجاسة أو لا، فهو طاهر مالم يستيقن...... وكذا ما يتخذه أهل الشرك أو الجهلة من المسلمين كالسمن والخبز والأطعمة والثياب. (ردالمحتار، قبيل مطلب في أبحاث الغسل: ۱/۱۵۱، سعید کمپنی لاہور، انیس)

(۵) اليقين لا يزول بالشك. (الأشباه والنظائر مع شرح الحموی، القاعدة الثالثة: ص ۷۵، ظفیر)
ولو شك فالأصل الطهارة. (الدر المختار، باب المياه: ۱/۱۷۱، ظفیر)

بہتر ہے کہ دھولئے جائیں، البتہ ایسے کپڑے جیسے پاجامہ جن میں نجاست کا گمان غالب ہے، ان میں بدون دھوئے نماز نہ پڑھے۔(۱)

شامی میں ہے:

" ومن هنا قالوا لابأس بلبس ثياب أهل الذمة والصلاة فيها،إلا الإزار و السراويل فإنه تكره الصلاة فيها لقربها من موضع الحدث الخ ". (۲)(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱/۳۸۲-۳۸۳) ☆

(۱) والصلاة في سراويلهم نجسة لا تجوز الصلوٰة فيها و إن لم يعلم تكره الصلوٰة فيها و لو صلى تجوز. (عالمگیری مصری، كتاب الكراهية، باب الرابع عشر في أهل الذمة: ۵/۳۵۹، ظفیر مفتاحی)

(۲) رد المحتار، باب المياه، أحكام الدباغة، فرع، تحت قول الدر: فغسله أفضل: ۱/۱۹۰۔

اس عبارت کے بعد ہے: وتجوز لأن الأصل الطهارة وللتوارث بين المسلمين في الصلاة بثياب الغنائم قبل الغسل وتمامه في الحلية. (أيضًا) محمد ظفیر الدین مفتاحی غفرلہ)

☆ غیر مسلم فوجیوں کے مستعمل کپڑوں میں نماز ہوگی یا نہیں:

سوال: اکثر انگریزی فوجوں کے غیر مسلم اشخاص کے کپڑے، نیلام میں سے مسلمان خرید لیتے ہیں، ان میں بغیر دھوئے نماز ہوجاتی ہے، یا دھوکر پہننا چاہئے؟

الجواب

بغیر دھوئے پہن کر نماز پڑھ سکتا ہے۔(" ثياب الفسقة و أهل الذمة طاهرة "(درمختار)(قوله ثياب الفسقة الخ): قال في الفتح: وقال بعض المشائخ: تكره الصلاة في ثياب الفسقة لأنهم لايتقون الخمور. قال المصنف: يعني صاحب الهداية: الأصح أنه لايكره لأنه لم يكره من ثياب أهل الذمة إلا السراويل مع استحلالهم الخمر، فهذا أولٰى. رد المحتار، فصل في الاستنجاء، قبيل كتاب الصلوٰة: ۱/۳۲۴، ظفیر مفتاحی) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۱/۳۸۱، ۳۸۲)

غیر ملکی کپڑوں سے (بغیر دھوئے) نماز پڑھنا:

سوال: آج کل بازاروں میں غیر ملکی مستعمل کپڑے مثلاً سویٹر، کوٹ وغیرہ فروخت ہوتے ہیں، بظاہر ان پر کوئی نجاست نظر نہیں آتی، لیکن یہ بھی معلوم نہیں کہ پاک ہونگے یا نہیں؟ کیا ایسے کپڑوں کا بغیر دھوئے نماز کے لئے استعمال جائز ہے؟

الجواب

اگر بظاہر نجاست نہ ہو اور غلبۂ ظن یہ ہو کہ اس میں نجاست نہیں، تو یہ کپڑے پاک ہیں، اور انہیں پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے، البتہ دھونا بہتر ہے۔

قال ابن عابدينؒ: " ومن هنا قالوا: لابأس بلبس ثياب أهل الذمة والصلاة فيها، إلا الإزار والسراويل فإنه تكره الصلاة فيها لقربها من موضع الحدث وتجوز، لأن الأصل الطهارة، و للتوارث بين المسلمين في الصلاة بثياب الغنائم قبل الغسل، وتمامه في الحلية ". (ردالمحتار حاشية الدر المختار، أحكام الدباغة، فرع، تحت قول الدر: فغسله أفضل: ج۱ ص۲۰۵ و ۲۰۶)

(قال الحصكفيؒ: " ثياب الفسقة وأهل الذمة طاهرة ". (الدر المختار على صدر رد المحتار، فصل في الاستنجاء، قبيل كتاب الصلاة: ج۱ ص۳۵۰) (فتاویٰ حقانیہ جلد دوم صفحہ ۵۷۵)

انگریزوں کے پرانے کپڑوں میں نماز پڑھنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس بارے میں کہ انگریزوں کے پرانے کورٹ بازار میں فروخت ہوتے ہیں، جن کو اکثر غریب لوگ خرید لیتے ہیں، ان کو بلا دھوئے پہننا اور نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

جائز ہے۔

لما فی شرح التنویر:" ثیاب الفسقة وأهل الذمة طاهرة ". (۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۵ / ربیع الآخر ۱۳۷۳ھ (احسن الفتاویٰ: ۸۲/۲)

کورے کپڑے کی نجاست وطہارت کی تحقیق:

سوال: کورا کپڑا ابزاز کے یہاں بغیر دھلائے، جائز ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

فی الدر المختار:" ثیاب الفسقة وأهل الذمة طاهرة ". (جلد: ۱ صفحہ: ۳۶۲) (۲)

اس سے معلوم ہوا کہ کورا کپڑا بدرجۂ اولیٰ پاک ہے۔

۱۳۲۵ھ، امداد: ج: ۲ صفحہ: ۱۶۹۔ (امداد الفتاویٰ: ۱۳۲/۱)

ولایتی جدید کپڑے کی پاکی ناپاکی کا حکم:

سوال: زید کہتا ہے کہ ولایتی جدید کپڑے میں بدون غسل نماز جائز نہیں ہے۔ کیونکہ جس وقت ہندوستان میں یہ خبر شہرت پذیر ہوئی تھی کہ اس کی دھلائی میں اور استری میں سور کی چربی ملائی جاتی ہے، اس وقت کارخانوں کے منتظمین اور شریک داروں کی طرف سے اعلان ہوا تھا کہ ہم چربی سور کی نہیں ملاتے، کیونکہ وہ گراں چیز ہے، گائے کی چربی ملاتے ہیں۔ لیکن یہ معلوم ہے کہ وہاں مشین کے ذریعہ سے ذبح ہوتے ہیں اور ذابحین غیر مسلم بھی ہیں، اس لئے مردار کی چربی کا استعمال اس کے اندر ضرور ہوتا ہے، لہذا وہ کپڑے ناپاک ہوئے۔

کما فی بدائع الصنائع: جلد اول صفحہ: ۸۱:

" وقالوا فی الدیباج الذی ینسجه أهل فارس: إنه لایجوز الصلاة فیه لأنهم یستعملون فیه

(۱) الدر المختار علیٰ صدر رد المحتار، فصل فی الاستنجاء: ج ۱ ص ۳۵۰، انیس

(۲) الدر المختار، آخر فصل الاستنجاء، قبیل کتاب الصلوٰۃ، انیس

البول عند النسج يزعمون أنه يزيد في بريقة ثم لا يغسلونه لأن الغسل يفسده فإن صح أنهم يفعلون ذلك فلا شك أنه لا تجوز الصلاة معه"۔

عمرو کہتا ہے:

" اليقين لايزول بالشك "۔

کپڑے جدید اہل الذمہ کا ہمیشہ قرون اولیٰ سے استعمال چلا آرہا ہے، لہذا اس کو طہارت کا حکم دیا جاوے۔

کما في بدائع الصنائع: جلد اول/صفحہ:۸۱:

"ولاباس بلبس ثياب أهل الذمة والصلاة فيها إلا الإزار والسراويل فإنه تكره الصلوة فيهما وتجوز. أما الجواز فلأن الأصل في الثياب هو الطهارة فلا تثبت النجاسة بالشك ولأن التوارث جارٍ فيما بين المسلمين بالصلاة في الثياب المغنومة من الكفرة قبل الغسل"۔

اور طہارت ونجاست دیانات سے ہے اور دیانات میں فاسق اور کافر کی خبر معتبر نہیں ہے، اس لئے جب تک مسلم عادل اس کی خبر نہ دے کپڑوں کو نجس نہیں کہہ سکتے۔

پس سوال یہ ہے کہ ان دونوں میں کس کا قول صحیح قابل عمل ہے؟ زید عمرو دونوں حضور کے فیصلہ کو ماننے کے لئے تیار ہیں، بہ سبب اعتماد کے بے چون وچرا مان لیں گے۔

الجواب

زید کی دلیل میں " فإن صح" خود دلیل کا جواب ہے، باقی عمرو کی دلیل میں ایک شق کی کمی ہے کہ اگر یہ خبر متواتر ہو صورۃً یا معنی تو متواتر میں اسلام اور عدالت شرط نہیں، اب مدار حکم کا اس خبر کی شان پر رہا، سو اس کی تحقیق سائل بھی کر سکتے ہیں۔

۱۹/صفر ۱۳۵۱ھ (النور شوال ۱۳۵۱ھ صفحہ:۷)

تتمہ: اور اگر اس چربی کا استحالہ ہوجاتا ہے، تو فقہا نے ایسے صابون کی طہارت کی تصریح فرمائی ہے۔

(امداد الفتاویٰ: ۱/۱۳۴-۱۳۵)

کیا کپڑا پاک کرتے وقت، کلمہ طیبہ پڑھنا ضروری ہے:

سوال: کپڑوں کی دھلائی کے بعد، اس کو پاک کرنا ضروری ہے یا نہیں۔ اگر ضروری ہے، تو کس صورت میں؟ اور کیا اس وقت کلمہ طیبہ پڑھنا ضروری ہے؟

الجواب ـــــــــــــــــــ

اگر کپڑے دھونے والے نے دھوتے وقت، پاک کرنے کا اہتمام کیا ہے، تب تو دوبارہ پاک کرنے کی ضرورت نہیں، اور اگر یہ معلوم ہو کہ دھوتے وقت، پاکی کا اہتمام نہیں ہوا، تو بعد میں پاک کرلیں۔

اور پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے اتنا دھویا جائے کہ نجاست کا اثر زائل ہو جائے، تین مرتبہ دھولیں تو بہتر ہے، اور اس وقت کلمہ طیبہ پڑھنا ضروری نہیں۔ واللہ سبحانہ اعلم

احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ۔ ۵/۱۰/۷ ۱۳۹ھ (فتویٰ نمبر ۱۰۱۵/۲۸ ج) (فتاویٰ عثمانی: ۱/۳۵۴)

کپڑے پر ناپاکی کی جگہ کا پتہ نہ چلے، تو کیسے پاک کیا جائے:

سوال: اگر سوتے ہوئے روئی کے کپڑے پر داغ ناپاکی کا لگ جائے، اور یہ معلوم نہ ہو کہ کس جگہ لگا ہے، تو اس کے پاک کرنے کی کیا صورت ہے؟ سب کو دھونے سے روئی خراب ہوتی ہے۔

الجواب ـــــــــــــــــــ

ایسے کپڑے کا کوئی سا کونہ دھولیا جائے، سب پاک سمجھا جائے گا۔ (۱) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۳۲۳)

پاک اور ناپاک کپڑے مخلوط کر کے دھونے کا حکم:

سوال: عام طور پر دھوبی ایک ٹب میں پٹرول ڈال کر پاک اور نجس کپڑے ملا دیتے ہیں، پھر اس کو خشک کر کے لاتے ہیں، ایسی صورت میں یہ کپڑے بھی نجس کپڑوں کے حکم میں شامل ہوں گے یا نہ؟

الجواب ـــــــــــــــــــ حامداً و مصلیاً

اگر پاک کپڑوں میں نجاست کا اثر ظاہر ہو جائے، تو وہ بھی نجس کپڑوں کے حکم میں ہوں گے۔ (۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاویٰ محمودیہ: ۵/۲۵۴)

طریقۂ طہارت کپڑا:

سوال: اکثر لوگ کہتے ہیں کہ نجاست کو مل کر اتارے، جب نجاست چھوٹنے کا یقین ہو جاوے، تب تین دفعہ

---

(۱) (وغسل طرف ثوب) أو بدن (أصابت نجاسة محلاً منه ونسي) المحل (مطهر له وإن) وقع الغسل (بغير تحرٍ) وهو المختار. (الدر المختار علٰى هامش رد المحتار، باب الأنجاس، مطلب العرقي الذي يستقطر الخ: ۱/۳۰۱، ۳۰۲، ظفیر)

(۲) إذا لم يظهر في الثوب الطاهر أثر النجاسة من لون أو ريح، حتى لو كان المبلول متلونًا بلون أو متكيفا بريح، فظهر ذلك في الطاهر، يجب أن يكون نجسًا الخ. (الحلبي الكبير، فصل في الآبار: ص۱۷۴، سہیل اکیڈمی لاہور)

پھر پاک کرے، بعض کہتے ہیں کہ ایک دفعہ بعد نجاست چھوٹ جانے کے، نچوڑنا کافی ہے، پاک ہوجاتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ جب نجاست چھوٹ جانے کا یقین ہوا، پاک ہوا، نہ نچوڑنا ہی ضروری ہے، چاہے ملنے سے اتر جاوے، نہ ایک دفعہ اور تین دفعہ کی خصوصیت ہے۔

اب عقل حیران ہے، خیال فرماویں کہ رات دن ہم نے کپڑے دھونے میں گذارا تھا، جب کپڑا پاک ہوجانے کا یقین ہوجایا کرتا تھا، مگر اب تسلی نہیں ہوتی، وجہ اس کی یہ ہے کہ ایک روز حضرت مولانا حافظ پیر وحکیم رہنما شیخ محمد صدیق احمد صاحب کاندھلوی فرمانے لگے خادموں کو کہ بھائی کپڑے دھودو، حسب فرمان ایک شخص نے کپڑے دھوکر لادیئے، آپ نے فرمایا کہ خوب نچوڑو، لہٰذا مناسب طریقہ سے نچوڑ دیئے، اور آپ نے خود دست مبارک سے دوبارہ نچوڑے اور فرمایا کہ جب تک بڑے زور سے نہ نچوڑا جاوے اور کپڑے میں سے پانی کا ایک ایک قطرہ ٹپکنا بند ہونہ ہوجاوے، جب تک کہ کپڑا پاک نہیں، حالانکہ حضور نے انہی کپڑوں سے عشا کی نماز پڑھائی، اب صورت یہ ہے کہ اگر کمزور کپڑا ہوتا ہے، تو بڑے زور سے نچوڑنے میں بالکل پھٹ جاتا ہے، جبکہ نماز کے لئے دھوتے ہیں، اور نماز ہی کے وہ قابل نہیں رہتا، بوجہ پھٹنے کے، دوسرے جو کپڑا موٹا اور مضبوط ہوتا ہے، اس کا کسی حالت میں پانی ٹپکنا بند نہیں ہوتا، کیونکہ اس کا نچوڑنا طاقت سے باہر ہوتا ہے، اور نچوڑتے ہوئے ہاتھ دکھ جاتے ہیں، اور جب ذرا زور لگاتا ہوں، تو پانی ضرور ٹپکتا ہے، تمام کپڑا نچڑتا نہیں، زور کے ساتھ لاچار ہوکر چھوڑ دیتا ہوں، اور بعض چیز زیادہ چھوٹی ہوتی ہے، مثلاً ٹوپی، یا سخت ہوتی ہے، جیسا کہ ڈوری، وہ نہ ہاتھ میں آتی ہے، اور نہ چٹکی سے نچڑتی ہے، ان سب کا طریقہ پاکی کا بیان فرمادیں۔

الجواب

زور سے نچوڑنا فقط تیسری مرتبہ میں ضروری ہے اور جس کپڑے کے نچوڑنے میں زیادہ طاقت کی حاجت ہو، اس کو اپنی طاقت کے مطابق نچوڑ دینا کافی ہے، اگرچہ کسی دوسرے کے نچوڑنے سے پانی ٹپکتا ہے، تب بھی پاک ہوگیا اور اگر کمزور کپڑے کو زیادہ زور سے نہ نچوڑا ہو، تب بھی پاک ہوجائے گا، جیسا کہ طحطاوی علی مراقی الفلاح، ص ۹۲ میں ہے:

(والعصر كل مرة) ويبالغ في المرة الثالثة حتى ينقطع التقاطر والمعتبر قوة كل عاصر دون غيره كما في الفتح، فلو كانت بحيث لو عصر غيره قطر طهر بالنسبة إليه دون ذلك الغير.

(كما في الدر) ولو لم يصرف قوته لرقة الثوب قيل: لايطهر وهو اختيار قاضي خان، وقيل: يطهر للضرورة كما في البحر والنهر، اهـ.

كتبه عبد الكريم عفي عنه، ۲۶/ذی قعدہ ۱۳۴۳ھ

الجواب صحيح. ظفر أحمد عفا الله عنه (امداد الاحکام، جلد اول، ص: ۳۹۶، ۳۹۷)

ناپاک کپڑے کو پاک کرنے کا طریقہ:

سوال: کپڑے میں نجاستِ مرئیہ ہو یا غیر مرئیہ، کپڑے کو ایسی جگہ یا پتھر پر رکھیں کہ پانی نکلتا جائے، داہنے ہاتھ میں لوٹا وغیرہ لے کر کپڑے پر پانی ڈالتے جائیں اور بائیں ہاتھ سے ملتے جائیں، جب نجاست زائل ہونے کا گمانِ غالب یا یقین ہوجائے، کپڑے کو اٹھا کر ایک دفعہ نچوڑ دیں، تین دفعہ نہ نچوڑیں تو کپڑا پاک ہوا یا نہیں؟ دونوں ہاتھ پاک ہوگئے یا نہیں، بلکہ ہاتھ کو پھر الگ سے دھونا پڑے گا؟

الجواب ـــــــــــــــــــ حامداً و مصلیاً

جب پانی برابر ڈالتے اور ایک ہاتھ سے مَلتے رہے، حتی کہ نجاست زائل ہوجانے کا ظنِ غالب ہوگیا، پھر پانی ڈال کر نچوڑ دیا، تب بھی کپڑا پاک ہوگیا۔(۱) ہاتھ بھی پاک ہوگیا۔(۲) فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند (فتاویٰ محمودیہ: ۲۵۳/۵، ۲۵۴)

نجاست غیر مرئیہ دھونے کا طریقہ:

سوال: در غسل جامہ از نجاست غیر مرئی عصر جامہ چہ گونہ باشد، آیا در پنجہ زور کردن باشد، یا بہ پیچیدن در ہر دو دست مثل عرف عام؟(۳)

الجواب ـــــــــــــــــــ

في مراقي الفلاح: ويطهر محل النجاسة من غير المرئية بغسلها ثلاثًا وجوبًا والعصر كل مرة، قال الطحطاوي: ويبالغ في المرة الثالثة حتى ينقطع التقاطر والمعتبر قوة كل عاصر دون غيره كما في الفتح الخ، ولو لم يصرف قوته لرقة الثوب، قيل: لا يطهر وهو اختيار قاضي خان، وقيل: يطهر للضرورة وهو الأظهر، كما في البحر والنهر آه (ص:۹۲)

قلت: فالمعتبر قوة كل عاصر برعاية المعصور.

(۱) "وهذا كله إذا غسل في إجانة، أما لو غسل في غدير أو صب عليه ماء كثير، أو جرى عليه الماء، طهر بلا شرط عصر وتجفيف وتكرار غمس، هو المختار". (الدر المختار، باب الأنجاس: ۳۳۳/۱، سعيد)

(۲) "يطهر الكل تبعاً" "أي من الدلو والرشاء والبكرة ويد المستقي تبعاً؛ لأن نجاسة هذه الأشياء بنجاسة البئر فتطهر بطهارتها للحرج الخ". (رد المحتار، فصل في البئر: ۲۱۲/۱، سعید)

(۳) خلاصۂ سوال: غیر مرئی ناپاکی دھونے میں کپڑے کو نچوڑنے کی کیا کیفیت ہے؟ کیا پنجہ میں لے کر طاقت سے نچوڑنا چاہئے، یا دونوں ہاتھوں میں لے کر اینٹھنا چاہئے؟ جیسا کہ عام طور پر نچوڑا جاتا ہے۔ انیس

بظاہر بہر دو دست پیچیدہ لازم است، وچناں بیفشرد کہ تقاطر بند گردد، درفشردن صرف قوۃ عاصر برعایت حال جامہ ضروراست۔(۱) واللہ اعلم

۵/ جمادی الثانی ۱۳۴۳ھ ۔ (امداد الاحکام، جلد اول، ص ۳۹۵)

جس کپڑے پرخون یا شراب گر جائے، اس کی پاکی کی کیا صورت ہے:

سوال: اگر کسی کپڑے پرخون خنزیر کا، یا شراب گر جائے، تو وہ کس طرح پاک کیا جائے؟

الجواب

تین دفعہ دھونے سے پاک ہوجاوے گا، جیسا کہ پیشاب، پاخانہ کو دھویا جاتا ہے اور پاک کیا جاتا ہے، اسی طرح شراب اور دمِ خنزیر سے دھویا اور پاک کیا جاوے گا۔(۲) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۳۳۶) ☆

---

(۱) خلاصۂ جواب: طحطاوی کے قول فالمعتبر الخ سے بظاہر دونوں ہاتھوں سے نچوڑنا لازم آتا ہے، اور اس طرح نچوڑا جاتا ہے، تو پانی ٹپکنا بند ہوجاتا ہے، اور نچوڑنے میں صرف نچوڑنے والے کی طاقت اور کپڑے کی حالت کی رعایت ضروری ہے۔ انیس

(۲) (وكذا يطهر محل نجاسة)......(مرئية)بعد جفاف كدم(بقلعها)أي بزوال عينها وأثرها ولو بمرة أو بما فوق ثلاث في الأصح ،الخ .(و)يطهر محل(غيرها)أي غير مرئية(بغلبة ظن غاسل)لو مكلفًا و إلا فمستعمل(طهارة محلها)بلا عدد به يفتي.(وقدر)ذلک لموسوس(بغسل وعصر ثلاثًا)أو سبعًا(فيما ينعصر)،الخ.(الدر المختار علىٰ هامش رد المحتار ،باب الأنجاس، قبيل مطلب في حكم الصبغ الخ ومطلب في حكم الوشم: ۱/۳۰۲-۳۰۶، ظفیر)

عن عمار بن ياسر رضي الله عنه قال: أتى عليّ رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال:" يا عمار! إنما يغسل الثوب من خمس من الغائط والبول والقيء والدم والمني. (الدارقطني، باب نجاسة البول والأمر بالتنزه منه والحكم في بول مايؤ كل لحمه، ج اول، ص ۱۳۴، نمبر ۴۵۲، انیس)

☆ نجس کپڑے کی پاکی کا کیا طریقہ ہے:

سوال: اگر کپڑے پرنجاست لگی ہو، تو کتاب ''رکن دین'' میں لکھا ہے کہ ایک بار دھونے سے پاک ہوجاوے گا، اور شکی آدمی کیلئے پانچ یا سات بار دھونے سے پاک ہوگا۔ کیا ایسا ہی صحیح ہے؟

الجواب

جب کوئی نجاست بظاہر کسی کپڑے پرلگی ہوئی نہ ہو، تو اس کو پاک سمجھنا چاہئے، ایک دفعہ دھونے کی بھی ضرورت نہیں ہے، اور تین دفعہ دھونے سے ہر ایک ناپاک کپڑا ہر ایک کے حق میں پاک ہوجاتا ہے، مسوس ہو یا غیر مسوس۔ (الدر المختار على هامش رد المحتار ،باب الأنجاس: ۱/۳۰۴، ظفیر) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۳۶۶)

کپڑے کو شراب لگ جائے، تو پاک ہوسکتا ہے یا نہیں:

سوال: کپڑے پرشراب لگ جائے، تو وہ پاک ہوسکتا ہے یا نہیں؟

==

کپڑے یا بدن کے جس حصہ پر ناپاکی لگی ہو، اس کو دھولینا کافی ہے:

سوال(۱): اگر پیشاب پاخانہ یا بواسیر کے خون کے دھبے کپڑے پر آجائیں، تو کیا ایسی صورت میں ان دھبوں پر پانی چھڑک کر نماز پڑھ سکتے ہیں، یا دھونا ضروری ہے، یا نہانا ضروری ہے؟

(۲): نماز کی حالت میں بعض اوقات ذراسی ہَوا خارج ہوجاتی ہے......تو اس کیلئے تیمّم کس وقت کرنا چاہئے، کیونکہ وضو بار بار نہیں کرسکتی، میں ستر برس کی ضعیفہ ہوں، علاوہ ازیں اگر نماز میں وضو یا تیمّم ٹوٹ جائے، تو کیا پوری نماز ادا کرنی چاہئے، یا جہاں سے ٹوٹی ہو، وہاں سے اس کو پورا کرلینا چاہئے؟

الجواب ــــــــــــــــــ حامدًا و مصلياً

(۱) جتنے حصے پر ناپاکی لگی ہو، اس کو دھولینا چاہیے، نہانا ضروری نہیں۔(۱)

(۲) جب ہوا خارج ہو، فورًا نماز ختم کرکے طہارت حاصل کرے (وضو یا تیمّم) پھر از سرِ نو نماز پڑھنا بہتر ہے۔(۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ محمودیہ:۲۷/۵)

اگر بدن کا نصف حصہ نجاست سے آلودہ ہو، تو پورے جسم کا دھونا ضروری ہے یا نہیں:

سوال: اگر کسی کا بدن زائد از نصف، نجاست سے بھرا (ہوا ہو، یعنی خراب ہو) تو تمام بدن کا غسل فرض ہے، یا بدن نجاست آلودہ کا؟

الجواب ــــــــــــــــــ

نجاست جہاں لگی ہو، اس کا دھونا فرض ہے سارے بدن کا دھونا فرض نہیں۔ فقط

بدست خاص، سوال:۱۱۲۔ (باقیات فتاویٰ رشیدیہ:۱۳۱)

== الجواب ــــــــــــــــــ

شراب اگر کپڑے کو لگ جاوے، مانند دوسری نجاسات کے، دھونے سے پاک ہوسکتا ہے:" **يجوز رفع نجاسة حقيقية عن محلها بماء ولو مستعملاً وبكل مائع طاهر قالع الخ**". (التنوير على الشامي:۳۱۷/۱)(تنوير الأبصار متن الدر المختار متن رد المحتار، باب الأنجاس، انيس) فقط (فتاویٰ دار العلوم:۳۰۰/۱)

(۱) " يجب تطهير ما أصابته النجاسة من بدن أو ثوب أو مكان لقوله تعالىٰ: ﴿ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ﴾ الخ ". (الفقه الإسلامي و أدلته:۲۴۰/۱، المبحث الثاني: شروط وجوب الطهارة، رشيديه، و كذا في المحيط البرهاني :۲۲۰/۱، في تطهير النجاسات، غفارية)

(۲) "(قوله واستئنافه أفضل): أى بأن يعمل عملاً يقطع الصلاة، ثم يشرع بعد الوضوء " شرنبلالية عن الكافي، آه. (ردالمحتار، باب الاستخلاف:۶۰۳/۱، سعيد)

بدن کے کسی حصہ پر گانجہ یا بھنگ پڑ جائے، تو کیسے پاک ہوگا:

سوال: اگر کسی شخص کے بدن کے کسی حصہ پر بھنگ یا گانجہ پڑ جائے یا لگ جائے، تو اس کے بدن کا اس قدر حصہ کاٹ ڈالنے کے قابل ہے، یہ صحیح ہے یا غلط؟

الجواب ـــــــــــــــــــــــــــــــــــ

یہ بیان غلط ہے کہ بدن کے اس حصہ کو کاٹ ڈالنا چاہئے، بلکہ اس کو دھو دینا کافی ہے۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۳۲۶/۱)

طہارت بدن میں انقطاع تقاطر شرط نہیں:

سوال: خاکسار کو اس مسئلہ میں شبہ ہے جو کہ بہشتی زیور میں پاکی ناپاکی کے مسائل میں ہے کہ کپڑے کے علاوہ جو چیز نچوڑنے سے نہ نچڑے مثل جوتے یا لوٹے کے، تو تین دفعہ دھونے سے اس طرح کہ ہر مرتبہ میں تقاطر بند ہو جائے، پاک ہوتی ہے، ظاہراً بدن بھی اس میں داخل ہے، کیونکہ وہ نچوڑنے سے نہیں نچڑتا۔

اس بنا پر یہ شبہ ہے کہ مثلاً کسی کے ہاتھ ناپاک ہوئے، اس نے حمام کی ٹونٹی کھول کر تین دفعہ دھوئے، پے در پے، اسی طرح اور کوئی حصہ بدن کا جہاں نجاست غیر مرئی لگ گئی ہو، مثلاً چھوٹا استنجا کے وقت پے در پے پانی ڈالتا رہا، اور تین مرتبہ پیشاب گاہ کو مل کر کھڑا ہو گیا، تو ان صورتوں میں تقاطر بند نہ ہونے کے سبب ناپاک سمجھا جائے یا پاک، ہم تو سب ہی لوگ اس میں مبتلا ہیں، خصوصاً جب آدمی زیادہ ہوں، غسل خانہ ایک ہی ہو، تو ایسے وقت میں بوقت استنجا اگر تقاطر کا ہر دفعہ میں لحاظ رکھا جائے جیسا کہ ہم سمجھتے ہیں، یعنی بالکل ایک ایک قطرہ بند ہو جائے، تو بہت دیر لگنے کی وجہ سے حرج لازم آئے، اسی طرح اگر ٹونٹی کو تقاطر بند کرنے کے لئے بند کریں، تو ناپاک ہو جائے، کیونکہ ابھی تین مرتبہ ہاتھ اس طرح سے نہیں دھوئے گئے کہ ہر دفعہ تقاطر بند ہوا ہو۔

لہذا، آنحضور جامع شریعت وطریقت مشفق امت سے گذارش ہے کہ اس مسئلہ کو ہم پر واضح کر دیں، ہم نے اسی طرح آج تک یعنی بلا تقاطر بند ہونے کے، نمازیں پڑھی ہیں، ہمارے لئے کیا حکم ہے؟

جو حضور کا جواب آوے گا، اگر کوئی بے وقوف باوجود بتا دینے کے پھر نہ مانے، اسی طرح بلا تقاطر کام کرے، تو جن لوٹوں کو اس کا ہاتھ لگے وہ نجس ہوں گے یا نہ؟

الجواب ـــــــــــــــــــــــــــــــــــ

قال في مراقي الفلاح: " والفخار الجديد يغسل ثلاثًا بانقطاع تقاطره في كل منهما ويغسل القديم" آه.

---

(۱) وكذا يطهر محل ... الخ. (الدر المختار علىٰ هامش رد المحتار، باب الأنجاس: ۳۰۴/۱، ظفير)

قال الطحطاوی تحت قوله ویغسل القدیم: أی یطهر بالغسل ثلاثاً جفف أولا، لأن النجاسة علیٰ ظاهره فقط فصار کالبدن، آه. (ص۹۲)

اس سے معلوم ہوا کہ بدن کی طہارت کے لئے نجاست غیر مرئیہ میں بھی انقطاع تقاطر شرط نہیں، بلکہ تین بار دھونے کے بعد پاک ہوجائے گا، خواہ تقاطر بند نہ ہو۔ واللہ اعلم

۸/رجب ۱۳۴۳ھ۔ (امداد الاحکام جلد اول ص ۳۹۵، ۳۹۶)

پانی بہنے سے ازالہ نجاست ہوجائے، تو پاک ہے:

سوال: فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ جس چیز پر تین بار پانی بہہ جائے، وہ تین دفعہ دھونے یا رگڑنے اور نچوڑنے کے قائم مقام ہوجاتا ہے۔ کیا یہ کلیہ بدن کو بھی شامل ہے کہ نجاست جس جگہ بدن پر لگی ہو، تین بار پانی بہایا جاوے اور ہاتھ سے ملنا شرط نہ ہو؟

الجواب

اگر پانی بہانے سے ازالہ نجاست ہوجائے، تو بدن بھی پاک ہوجاتا ہے۔ (۱) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۳۲۱/۱)

اعضائے انسانی اشیاء غیر منعصرہ میں داخل نہیں:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ قاعدہ شرعی یہ ہے کہ جو ناپاک چیز نچڑ نہیں سکتی ہے، تو وہ جب پاک ہوتی ہے کہ اس کا قطرہ قطرہ ٹپک جاوے، تو اب سوال یہ ہے کہ آیا ہاتھ پیر انسان کے اسی قاعدۂ ماسبق میں داخل ہیں یا نہیں، اگر داخل ہیں، تو کوئی شخص بھی ایسا نہیں کرتا ہے، یعنی قطرہ قطرہ نہیں ٹپکنے دیتا ہے، اور ویسے ہی پے در پے تین دفعہ دھوکر لوٹے وغیر کو ہاتھ لگا دیتا ہے، تو آیا لوٹے وغیرہ ناپاک ہوجاتے ہیں یا نہیں، اور اگر داخل نہیں، تو کیا قاعدہ ہے، اگر نچوڑنے کا قاعدہ ہے، تو کوئی شخص بھی نہیں نچوڑتا، تو کسی کی بھی نماز وغیرہ نہ ہونا چاہئے۔ جناب تحریر فرمادیں کہ اعضاء انسان میں پاک کرنے کا کیا قاعدہ ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب

فی الدر المختار:

”(وقدر بتثلیث جفاف) أی انقطاع تقاطر (فی غیره) أی غیر منعصر مما یتشرب النجاسة (وإلا فبقلعها).

---

(۱) الدر المختار علیٰ هامش رد المحتار، باب الأنجاس: ۳۰۲/۱۔ ظفیر

فی رد المحتار: (قوله وإلا فبقلعها) إلٰی قوله ومثله مایتشرب فیه شیء قلیل کالبدن والنعل. (ج:۱ص:۳۴۳)(۱)

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ بدن میں قاعدہ یہ نہیں۔(۲)

۲۴ررمضان ۱۳۳۱ھ، تتمہ ثانیہ ص ۷۷۔(امداد الفتاوی:۱۲۳/۱)

پڑیہ میں رنگا ہوا کپڑا کیسے پاک ہوگا:

سوال: پڑیہ میں کپڑا رنگا ہو، اور اس کو ایک مرتبہ پانی میں (ڈال کر) نکال دے، نہ نچوڑے اور نہ ملے ویسے ہی پھیلا دے، تاکہ خود خشک ہو جاوے، تو بعد خشک ہو جانے کے وہ پاک ہو جاوے گا یا نہیں، یا ایک مرتبہ مل کر دھونا ضروری ہے۔

الجواب

کپڑا پڑیہ کا جو ناپاک ہو، اس کا رنگا ہوا اس وقت تک پاک نہ ہوگا جب تک رنگ نکلتا رہے گا، جب رنگ نکلنا بند ہو جائے گا، تب پاک ہوگا۔ فقط

بندہ رشید احمد عفی عنہ۔(فتاویٰ رشیدیہ کامل:ص۲۴۴)

پڑیہ میں رنگے ہوئے کپڑے کو پاک کرنے کا طریقہ:

سوال: گولی سرخ رنگ پختہ کہ دم مسفوح سے بنائی جائے، اور گولی خام یا شراب کی آمیزش اس میں ہو، جیسا کہ آج کل بہت گولیاں بکتی ہیں۔ ان میں کپڑا رنگنا اور اس سے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

جو رنگ پختہ کہ جس میں شراب یا دم مسفوح ہے، اس کو اگر تین دفعہ دھولیا جائے، تو وہ پاک ہو جاتا ہے، اور اس سے نماز پڑھنی درست ہے۔ علیٰ ہذا کچے رنگ کی گولیاں تین دفعہ دھلنے کے بعد پاک ہو جاتی ہیں۔ فقط(تالیفات رشیدیہ:ص۲۵۰)

نوٹ: بندہ نے پختہ رنگ کو پاک نہیں کہا، بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ اس پڑیہ میں رنگ کر پھر دھولیا جائے، تو پاک کرنے کے بعد اس کا استعمال جائز ہے، اور مدار رنگ کے پاک ہونے کا تحقیق پر ہے۔

مولوی ارشاد حسین صاحب کو تحقیق ہو گیا ہوگا، بندہ کو تحقیق نہ ہوا۔ والسلام

رشید احمد گنگوہی۔(فتاویٰ رشیدیہ کامل:ص۲۴۴)

---

(۱) ردالمحتار باب الأنجاس، انیس

(۲) بدن تین بار مسلسل دھونے سے بھی پاک ہو جاویگا، ہر بار خشک کرنا ضروری نہیں ہے:
یطهر بالغسل ثلاثًا ولو بدفعة بلا تجفیف، آه. (رد المحتار:۵۴۲/۱۔سعید احمد)

موٹے کپڑے کو پاک کرنے کا طریقہ:

سوال: موٹے کپڑے کو پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ خاص کر جب نچوڑ ناممکن نہ ہو۔

الجواب

ایسے کپڑے پر اگر نجاست دکھائی دے، تو نجاست کے ازالہ سے کپڑا پاک ہوگا، اور اگر نجاست غیر مرئی ہو، تو کپڑے کی طہارت دھونے والے کے غلبۂ ظن پر مبنی ہے، اور اگر کوئی شخص غلبۂ ظن کا ادراک نہیں کرسکتا، تو تین بار دھوئے، اور ہر دفعہ دھونے میں اتنی تاخیر کرے کہ پانی کے قطرات بند ہوجائیں، تب کپڑا پاک ہوگا، علاوہ ازیں کسی بڑے حوض یا جاری پانی میں ڈبوکر کچھ وقت گذرنے کے بعد پانی سے نکالنے پر بھی پاک متصوّر رہوگا۔

قال الحصکفیؒ: "(و) یطهر محل (غیرها) أی غیر مرئیة (بغلبة ظن غاسل) لو مکلفاً و إلا مستعمل (طهارة محلها) بلاعدد، به یفتیٰ. (وقدر) ذلک لموسوس (بغسل وعصر ثلاثاً) أو سبعاً (فیما ینعصر) مبالغاً بحیث لایقطر، ولو کان لو عصره غیره قطر طهر بالنسبة إلیه دون ذلک الغیر، ولو لم یبالغ لرقته هل یطهر؟ الأظهر نعم للضرورة. (و) قدر (بتثلیث جفاف) أی انقطاع تقاطر (فی غیره) أی غیر منعصر مما یتشرّب النجاسة و إلا فبقلعها کمامر، وهذا کله إذا غسل فی إجانة، أما لو غسل فی غدیر أو صب علیه ماء کثیر أو جری علیه الماء طهر مطلقاً بلاشرط عصر وتجفیف وتکرار غمس هو المختار". (الدر المختار علیٰ صدر رد المحتار، باب الأنجاس: ج۱ص۳۳۱ تا ۳۳۳) (۱) (فتاویٰ حقانیہ جلد دوم صفحہ ۵۷۶)

ناپاک موٹے کپڑے کی پاکی کا کیا طریقہ ہے:

سوال: موٹا کپڑا اگر تھوڑا ناپاک ہو اور نچوڑنے میں تکلیف نہ ہو، تو اس کے نچوڑنے سے کپڑا پاک ہوگا یا نہیں؟

الجواب

اس صورت میں تین دفعہ دھونے اور نچوڑنے سے وہ کپڑا پاک ہوجائے گا۔ (۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۳۴۹/۱)

---

(۱) **قال إبراهیم الحلبیؒ: وفی فتاویٰ أبی اللیث: خفّ بطانة ساقه من الکرباس فدخل فی جوفه ماء نجس فغسل الخف دلکه بالید ثم ملأ الماء الخف ثلاثاً و أهرقه إلا أنه لم یتهیأ له عصر الکرباس فقد طهر الخف أی بمجرد جریان الماء ظاهراً وباطناً، ولم یشترط فیه عصر الخف ولا الکرباس لتعسره قیاساً علیٰ مسئلة البساط". (کبیری، فصل فی الآسار: ص۱۸۴)**

(۲) **وإن کانت غیر مرئیة یغسلها ثلاث مرات (کذا فی المحیط) ویشترط العصر فی کل مرة فیما ینعصر ویبالغ فی المرة الثالثة الخ. (عالمگیری کشوری، الباب السابع فی النجاسات: ۴۰/۱، ظفیر)**

سوتی ناپاک کپڑا کیسے پاک کیا جائے گا:

سوال: روئی کا کپڑا دھونے سے پاک ہوجاتا ہے یانہیں، جبکہ وہ ناپاک ہوجائے، اور اس کے دھونے کا کیا طریقہ ہے؟

الجواب

دھونے سے پاک ہوجاتا ہے، اور کوئی نیا طریقہ اس کے دھونے کا نہیں ہے، لیکن اگر نجاست صرف اوپر کے استر پر ہے اور روئی تک نہیں پہنچی، تو صرف اوپر کا استر دھولینا کافی ہے، اور اگر روئی تک پہنچی ہے، تو روئی وغیرہ کا دھونا بھی ضروری ہے۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم: ۳۲۶/۱)

روئی دار کپڑے کو پاک کرنے کا طریقہ:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ گدے ورضائی میں نجاست غلیظہ پڑجاوے، تو روئی نکال کر پاک کرنا شرط ہے، یا کیا؟

الجواب

روئی نکالنا شرط نہیں، بلکہ مع روئی تین بار دھوڈالنا کافی ہے اور نچوڑنا کچھ ضرور نہیں اگر دشوار ہو، بلکہ تین بار پانی بہادینا اور ہر بار تقاطر موقوف ہوجانا کافی ہے، اور اگر نچوڑنا دشوار نہ ہو، تو تینوں بار نچوڑنا چاہئے۔

"(وقدر)... (بغسل وعصر ثلاثًا)... (فيما ينعصر)... (و)... (بتثليث جفاف) أى انقطاع تقاطر (فى غيره) أى غير منعصر. (درمختار)

(قوله أى غير منعصر): أى بأن تعذر عصره كالخزف أو تعسر كالبساط، أفاده فى شرح المنية، رد المحتار. (۲) واللہ اعلم

امداد ج اصفحہ: ۱۶۔ (امداد الفتاویٰ جدید: ۱۰۴/۱)

روئی کو پاک کرنے کا طریقہ:

سوال: شامی جلد اول ص ۲۲۱ میں متنجس کی کئی قسمیں کی ہیں: (۱) جس میں نجاست جذب نہیں ہوتی (۲) کم

(۱) تطهير النجاسة واجب عن بدن المصلى وثوبه الخ ويجوز تطهيرها بالماء الخ. (الهداية، باب الأنجاس: ۶۹/۱، ظفير)

(۲) باب الأنجاس، قبل فصل فى الاستنجاء: ۳۳۱/۱، ۳۳۲، بيروت۔ انیس

جذب ہوتی ہے (۳) بہت جذب ہوتی ہے۔ قسم ثالث کی دو قسمیں ہیں (نمبر ۱) نچوڑ ناممکن ہے (۲) نچوڑ ناممکن نہیں، اگر بہت جذب ہوتی ہو اور نچوڑ ناممکن نہ ہو، تو امام محمدؒ کے نزدیک طہارت کا کوئی طریق نہیں، اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک طاہر ہو جاتی ہے کہ تین بار دھو کر خشک کرے، جیسے نئے گھڑے وغیرہ۔

سوال یہ ہے کہ روئی کس میں داخل ہے، اور اس کی طہارت کا کیا طریقہ ہے اور یہ کہنا ممکن ہے کہ یہ نچوڑی نہیں جاسکتی، اور جذب کثیر کرتی ہے؟

الجواب

روئی ظاہراً قسم ثالث سے معلوم ہوتی ہے بمنزلۂ ثوب وغیرہ کے، اور نچوڑ ناممکن بھی ہے، جیسا کہ ظاہر ہے۔

۱۲/ذی الحجہ/۱۳۲۳ھ، امداد: ج ۱ صفحہ ۸۔ (امداد الفتاویٰ جدید: ۱/۹۷)

ناپاک روئی کو پاک کرنے کا طریقہ:

سوال: روئی اگر ناپاک ہو جائے، تو اس کے پاک کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

الجواب

علامہ شامیؒ نے تطہیر کے جو طریقے ابن وہبانؒ سے نقل کئے ہیں، ان میں سے ایک ندف بھی ہے، جس کے معنی ہیں ''دھنا''۔ (ملاحظہ ہو شامی: ۱/۲۹۰)(۱) اور یہ طریقہ روئی ہی پر چسپاں ہو سکتا ہے۔ واللہ اعلم

احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ، ۲۶/۱۱/۱۳۷۹ھ (۲)

الجواب صحیح بندہ محمد شفیع عفا اللہ عنہ۔ (فتاویٰ عثمانی ج ۱ ص ۳۴۸)

ریشمی کپڑا دھونے کی کیا صورت ہے:

سوال: ریشمی کپڑا اگر دھونے سے خراب ہو، تو کس طرح پاک کیا جائے؟

الجواب

اس کپڑے کا دھونا بھی ضروری ہے، بدونِ دھونے کے پاک نہ ہوگا۔ البتہ اگر بوجہ زیادہ باریک ہونے کے مبالغہ سے نہ نچوڑے، تو گنجائش جواز کی ہے۔ (۳) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۳۶۲-۳۶۳)

(۱) وآخرون الفرک والندف والجفاف الخ، فتاویٰ شامیة: ج ۱ ص ۳۱۵ طبع ایچ ایم، سعید

(۲) یہ فتویٰ حضرت والا دامت برکاتہم کی تمرین افتا (درجۂ تخصص) کی کاپی سے لیا گیا ہے۔ محمد زبیر

(۳) کما فی الدر المختار: ولو لم یبالغ لرقته هل یطهر؟ الأظهر نعم الخ للضرورة (نهر). (الدر المختار علیٰ هامش رد المحتار، باب الأنجاس، مطلب فی حکم الوشم: ۱/۳۰۶، ظفیر)

ابتلاء عام کے وقت کپڑوں کی طہارت میں توسیع وگنجائش کے احکام:

سوال: یہاں سرکار کی طرف سے دھوبیوں کو کپڑے دھونے کے واسطے، سرکاری حوض چھوٹے چھوٹے بنوا دیئے گئے ہیں، ان میں وہ لوگ کپڑے دھوتے ہیں، پانی ان حوضوں میں کنویں سے بھرا جاتا ہے، بہت سے کپڑے یکبارگی ان حوضوں میں دھونے کو ڈالے جاتے ہیں، اس میں پاک اور ناپاک سب ہوتے ہیں۔ ایسے حوض کے دھوئے ہوئے کپڑے پاک ہوں گے یا ناپاک، اور ان پر نماز ہو جاوے گی یا نہیں؟

دھوبی کا بیان ہے کہ وہ تین مرتبہ پانی بدل کر دھوتا ہے، مگر اس سے اطمینان نہیں ہوتا، اس کے علاوہ ہندو دھوبی بھی دھوتے ہیں، جن کو پاک کرنے کا طریقہ بھی معلوم نہیں۔ ندی یہاں سے تین کوس پر ہے، سواس وجہ سے بہت کم دھوبی وہاں کپڑے دھونے جاتے ہیں، حوض کی پیمائش اتنی ہوتی ہے کہ ان کا شمار قلتین میں ہوسکتا ہے، جو کہ شاید امام اعظمؒ کے نزدیک جائز نہیں ہے۔

الجواب ــــــــــــــــــــــ

یہ مسئلہ ائمہ کے درمیان مختلف فیہ ہے، سخت ضرورت میں جیسا کہ صورت مسئولہ میں ہے، دوسرے امام کے قول کو لے لینا جائز ہے، اس لئے جو شخص دوسرے طریقہ سے نہ دھلوا سکے، اس کے لئے پاکی کا حکم کیا جاوے گا۔

۲۲ر جمادی الاخریٰ ۱۳۳۴ھ، تتمہ رابعہ صفحہ: ۴۵۔ (امداد الفتاویٰ: ۱/۱۲۷)

ناپاک کپڑا تین دفعہ دھونے سے پاک ہوگا یا نہیں:

سوال: ناپاک کپڑا دھو کر بغیر نچوڑے دھوپ میں ڈال دیا پھر وہ سوکھ گیا، اس طرح تین مرتبہ کیا، تو کپڑا پاک ہو جائے گا یا نہیں؟ نیز کپڑا کتنا نچوڑا جائے؟

الجواب ــــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

اسی طرح تین مرتبہ کرنے سے بھی کپڑا پاک ہو جائے گا اور نچوڑنے میں اپنی طاقت کا اعتبار ہے، اس سے زیادہ کا آدمی مکلّف نہیں۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیوبند، ۲۵/۶/۱۳۸۹ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۵/۲۵۷)

---

(۱) ویطهر محل النجاسة غير المرئية بغسلها ثلاثًا وجوبًا، والعصر كل مرة تقديرًا لغلبة الظن في استخراجها في ظاهر الرواية. (مراقی الفلاح)

ناپاک پانی میں دھوکرایک مرتبہ پاک پانی سے دھوئے، تو پاک ہوگا یانہیں:

سوال(۱): ناپاک پانی سے کپڑا دھوکر ایک مرتبہ تالاب میں ڈبوکر نچوڑنے سے پاک ہوتا ہے یانہیں؟

پہلے ناپاک پانی سے دھویا، پھر تالاب میں ڈبویا، تو کیا حکم ہے:

(۲): نجس بدن ناپاک پانی سے مل کر دریا یا تالاب میں غوطہ لگانے سے پاک ہوتا ہے یانہیں؟

جس کپڑے میں پیشاب لگا ہو، اسے تالاب میں رکھ کر ہلا دیا، تو پاک ہوا یانہیں:

(۳): پیشاب وغیرہ سے تر رہتے وقت، تالاب میں ہلانے سے کپڑا یا بدن پاک ہوتا ہے یانہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــ

(۱) اگر دریا کا پانی اس پر خوب بہہ جاوے اور پھر نچوڑا جاوے، تو پاک ہوجاتا ہے۔(۱) فقط

(۲) ایک بار دریا میں غوطہ لگانے سے بدن پاک ہوجاتا ہے۔(۲) فقط

(۳) نچوڑنے سے پاک ہوجاوے گا۔(۳) فقط (فتاویٰ دارالعلوم:۱/۳۴۵)

ناپاک کپڑا نل کے نیچے ڈالنے سے، پاک ہوجائے گا یانہیں:

سوال: کسی شخص کا کوئی کپڑا انجاستِ غیر مرئیہ کی وجہ سے نجس ہے، اس نے اس پر چار پانچ لوٹے پانی ڈالا، یا نل کے نیچے کچھ منٹ چھوڑ دیا، یہاں تک کہ زوالِ نجاست کا یقین ہوگیا، پھر معمولی طریقہ سے نچوڑ لیا، تو پاک ہوا یانہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

ہوگیا۔(۴) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔ (فتاویٰ محمودیہ:۵/۲۵۷، ۲۵۸)

(۱۔۲) (و) یطهر (محل غيرها) أى غير مرئية (بغلبة ظن غاسل) لو مكلفًا و إلا فمستعمل (طهارة محلها) بلا عدد، به يفتٰى الخ. أما لو غسل فى غدير أو صب عليه ماء كثير أو جرى عليه الماء طهر مطلقًا بلا شرط عصر و تجفيف و تكرار غمس هو المختار (درمختار) ولو غمس الثوب فى نهر جارٍ مرة وعصر يطهر. (رد المحتار، باب الأنجاس، مطلب فى حكم الوشم:۱/۳۰۵ و ۳۰۸، ظفیر)

(۳) أصاب البول ثوبه فغمسه مرة واحدة فى نهر جار وعصره يطهر وهذا قول أبى يوسفؒ أيضًا فى غير ظاهر الرواية. (غنية المستملى: ص ۱۸۲)

(۴) ”وأما حكم الصب، فإنه إذا صب الماء على الثوب النجس، إن أكثر الصب بحيث يخرج ما أصاب الثوب من الماء وخلفه غيره ثلاثاً، فقد طهر؛ لأن الجريان بمنزلة التكرار والعصر، والمعتبر غلبة الظن، هو الصحيح. (البحر الرائق، باب الأنجاس:۱/۴۱۲، رشیدیہ)

جس کپڑے پر نجاست غیر مرئیہ لگی ہو، اسے کتنی دیر جاری پانی میں چھوڑ دینگے، تو وہ پاک ہو جائے گا:

سوال: جس کپڑے پر نجاست غیر مرئیہ ہو، وہ کتنی دیر جاری پانی میں چھوڑنے سے پاک ہوگا؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــــ

درمختار میں ہے:

" أما لو غسل في غدير أو صب عليه ماء كثير أو جرىٰ عليه الماء طهر مطلقاً ". (۱)

اور کبیری شرح منیہ میں ہے:

" و الذى فى فتاوىٰ قاضى خان و الخلاصة و عامة الكتب: ترك فيه يوماً و ليلة و هو الصحيح و لعل الألف سقطت فى تلك العبارة و الأصل يوماً أو ليلة لا بالواو ، فإذا ترك يوماً أو ليلة فى النهر حتى جرىٰ الماء عليه يطهر الخ". (۲)

اس سے معلوم ہوا کہ جو چیز جاری پانی میں ایک دن یا ایک رات چھوڑ دی جاوے، وہ پاک ہو جاتی ہے۔ فقط

(فتاویٰ دار العلوم: ۳۴۸/۱)

ٹونٹی سے پانی ڈالا جائے، تو طہارت کے لیے عصر و تثلیث شرط نہیں:

سوال: آپ نے فرمایا تھا کہ جب ٹونٹی سے پانی ڈالا جائے، تو تطہیر کے لیے عصر اور تثلیث کی شرط نہیں، ایک مولوی صاحب کو اس میں اشکال ہے۔ لہٰذا تفصیل سے تحریر فرمائیں؟ بینوا تو جروا۔

الجواب ــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

اس صورت میں عصر اور تثلیث کی شرط نہیں، بلکہ اس پر اتنا پانی بہا دینا کافی ہے، جتنا تین دفعہ برتن دھونے پر خرچ ہوتا۔

قال فى شرح التنوير: أما لو غسل فى غدير أو صب عليه ماء كثير، أو جرى عليه الماء طهر مطلقًا بلا شرط عصر و تجفيف و تكرار غمس هو المختار. (الدر المختار)

وفى رد المحتار: (قوله أما لو غسل الخ)...... أقول لكن قد علمت أن المعتبر فى تطهير النجاسة المرئية زوال عينها و لو بغسلة واحدة و لو فى إجانة كما مر، فلا يشترط فيها تثليث غسل و لا عصر، و أن المعتبر غلبة الظن فى تطهير غير المرئية بلا عدد على المفتى به أو مع شرط التثليث علىٰ ما مر، و لا شك أن الغسل بالماء الجارى و ما فى حكمه من الغدير أو الصب الكثير

(۱) الدر المختار علىٰ هامش رد المحتار، باب الأنجاس، قبيل فصل الاستنجاء: ۳۰۸/۱، ظفیر

(۲) غنية المستملى، فصل فى الآسار: ص ۱۸۳، ظفیر

الذی یذھب بالنجاسة أصلاً ویخلفه غیره مرارًا بالجریات أقوی من الغسل فی الإجانة التی علٰی خلاف القیاس، لأن النجاسة فیها تلاقی الماء وتسری معه فی جمیع أجزاء الثوب فیبعد کل البعد التسویة بینهما فی اشتراط التثلیث، ولیس اشتراطه حکمًا تعبدیًا حتی یلتزم وإن لم یعقل معناه، ولهذا قال الإمام الحلوانی علٰی قیاس قول أبی یوسف فی إزار الحمام: إنه لو کانت النجاسة دمًا أو بولاً وصب علیه الماء کفاه الخ(قوله أوصب علیه ماء کثیر): أی بحیث یخرج الماء ویخلفه غیره ثلاثاً، لأن الجریان بمنزلة التکرار والعصر هو الصحیح، سراج .(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۴؍ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ (احسن الفتاویٰ: ۲؍۹۷۔۹۸)

بغیر نچوڑے کپڑا پاک ہونے کی صورت:

سوال: کپڑے کو تین مرتبہ نچوڑا نہیں بلکہ سکھا دیا، یا اخیر میں سکھا دیا، یا طاقت کے موافق نہیں نچوڑا، تو پاک ہوجائے گا یا نہیں؟

الجواب ______________ حامدًا و مصلیاً

ہوجائے گا، اگر صرف اخیر میں نچوڑا اور ہر دفعہ دھونے میں اتنا توقف کیا کہ تقاطر بند ہوگیا، اور نجاست غیر مرئیہ تھی یا مرئیہ تھی اور وہ زائل ہوگئی، تب بھی کپڑا پاک ہوجائے گا۔(۲) فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۲؍۹؍۱۳۶۴ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ، مفتی مدرسہ ہذا، صحیح: عبد اللطیف، مدرسہ مظاہر علوم (فتاویٰ محمودیہ: ۵؍۲۶۱، ۲۶۲)

پٹرول سے دوبار کپڑا بغیر نچوڑے پاک کرنے سے پاک ہوگا یا نہیں:

سوال: اگر پٹرول سے کپڑا پاک ہوسکتا ہے، تو پہلے ایک مرتبہ کپڑا پٹرول سے دھویا اور خشک کرلیا، اسی طرح دو مرتبہ عمل کیا، تو کپڑا پاک ہوجائے گا یا نہ؟

الجواب ______________ حامدًا و مصلیاً

اگر نچوڑنے سے پھٹ جانے کا اندیشہ ہو، تو اس طرح تین مرتبہ عمل کرنے سے پاک ہوجائے گا۔(۳) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ محمودیہ: ۵؍۲۴۶، ۲۴۷)

---

(۱) رد المحتار، باب الأنجاس، قبیل فصل الاستنجاء: ۱؍۳۰۸۔ انیس

(۲) ”ویطهر متنجس بنجاسة مرئیة بزوال عینها ولو بمرة علی الصحیح، ولا یشترط التکرار، لأن النجاسة فیه باعتبار عینها، فتزول بزوالها“. (مراقی الفلاح، باب الأنجاس: ص: ۱۵۹، قدیمی)

(۳) ”فکل نجاسة تصیب النفس أو الثوب، فإزالتها تجوز بثلاثة أشیاء: ==

جو کپڑا پٹرول سے دھویا گیا اس کا حکم کیا ہے:

سوال: ٹیری لین، ٹیری کوٹن، ٹیری ویل، گرم اونی کپڑوں کی شیروانی (جن میں روئی کی گدی رکھی جاتی ہے) کو پانی سے دھونے کی بنا پر خراب ہوجانے کی وجہ سے پٹرول میں دھویا جاتا ہے، بڑے بڑے شہروں میں کپڑے دھونے کی لانڈریوں(۱) میں کونڈیاں ہوتی ہیں، جن میں ایک مرتبہ پٹرول بھر کر پچیس پچاس کپڑے جتنے بھی اس میں سما سکتے ہیں، بیک وقت ان کو ڈال کر انہیں مشین کے ذریعہ صاف کیا جاتا ہے، دوتین مرتبہ کے بعد جب وہ پٹرول بالکل خراب اور گدلا ہوجاتا ہے، تب اسے پھینک کر دوسرا پٹرول لیا جاتا ہے۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ:

(۱) پاک، ناپاک ہر قسم کے کپڑے کو لانڈری میں ڈالے جانے کا امکان ہے، اس بناء پر کوئی پاک کپڑا اس طرح دھلایا گیا، تو کیا وہ ناپاک قرار دیا جائے گا؟

(۲) جو کپڑا یقیناً ناپاک تھا، اس کو اس طرح دھلانے سے وہ پاک ہوجائے گا، یا اسے پاک کرنے کے لئے پانی کا استعمال ضروری ہوگا؟

الجواب ـــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

(۱) وہ ناپاک قرار نہیں دیا جائے گا، الّا یہ کہ اس میں ناپاکی کا اثر ظاہر ہوجائے۔(۲)

(۲) ناپاکی کا اثر اس میں باقی نہیں رہا، تو اس کو پاک کہا جائے گا، کیونکہ پٹرول زیادہ قاطع (نجاست) ہے پانی سے۔(۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۲۴۷/۵، ۲۴۸) ☆

== بالماء المطلق وبالماء المقيد وبالمائعات من الطعام والشراب مثل اللبن و الخل والدب والدهن وأشباهها، إلا أنها مكروهة لما فيها من الإسراف، وهوقول أبي حنيفة ومحمد وأبي عبد اللّٰه ". (النتف في الفتاوىٰ: ۲۵، أنواع من الطهارات، سعيد)

(۱) ''لانڈری: کپڑے دھونے کا کارخانہ، دھوبی کی دکان''۔ (فیروز اللغات، ص: ۱۱۴۵، فیروز سنز، لاہور)

(۲) " لف طاهر في نجس مبتل بماء، إن بحيث لو عُصر قطَر تنجّس وإلا لا، ولو لف في مبتل بنحو بول، إن ظهر نداوته أو أثره تنجس وإلا لا". (الدر المختار متن رد المحتار: ۳۴۷/۱، فصل في الاستنجاء، سعيد، وكذا في فتح القدير: ۱۹۳/۱، باب الأنجاس وتطهيرها، مصطفى البابي الحلبي، مصر)

(۳) " فكل نجاسة تصيب النفس أو الثوب، فإزالتها تجوز بثلاثة أشياء: بالماء المطلق وبالماء المقيد وبالمائعات من الطعام والشراب مثل اللبن و الخل والدب والدهن وأشباهها، إلا أنها مكروهة لما فيها من الإسراف، وهوقول أبي حنيفة و محمد وأبي عبد اللّٰه ". (النتف في الفتاوىٰ: ۲۵، أنواع من الطهارات، سعيد)

☆ کپڑا پٹرول سے دھلوانا:

سوال: ایک شخص نے پانچ سو روپے کا سوٹ بنوایا، روزہ نماز کا پابند ہے، آفس سے واپس ہوتے وقت راستہ میں ==

ڈرائی کلین کا حکم کیا ہے:

سوال: کپڑوں کی خشک دھلائی (**Dry Cleaning**) کے بارے میں آپ کیا حکم فرماتے ہیں، اس کے طریق کار سے مجھے واقفیت نہیں، عموماً یہ خیال کیا جاتا ہے کہ پٹرول میں دھوتے ہیں، مگر پاک وناپاک کپڑے ایک ساتھ دھوئے جاتے ہیں، چنانچہ ایسی ترکیب بتلائیں کہ کپڑے دھل بھی سکیں اور پاک بھی رہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

اس کا حکم بعینہٖ وہی ہے جو کہ دھوبی سے دھلانے کا ہے، یعنی اگر پاک کپڑا دھوبی کو دیا، تو وہ دھلنے کے بعد بھی پاک رہے گا اور جو کپڑا ناپاک دیا گیا ہے، وہ ناپاک رہے گا، اس لئے کہ شریعت کا اصول ہے:

''اليقين لا يزول إلا باليقين''.(۱)

لہذا جب تک پاک کپڑے کی ناپاکی کا اور ناپاک کپڑے کی پاکی کا یقین نہ ہوگا، وہ اپنی اصلی حالت پر برقرار رہیں گے، البتہ اگر دھوبی جاری پانی میں یا اتنے بڑے حوض میں دھوئے کہ اس کا رقبہ سو ہاتھ یا اس سے زیادہ ہو، تو ناپاک کپڑا بھی پاک ہوجائے گا۔ بضرورت قلتین (۲۸ے۔۲۱۷ کلو) پر عمل کی گنجائش ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۰ / ربیع الاول ۱۳۹۵ھ (احسن الفتاویٰ: ۲/ ۸۳۔۸۴)

ڈرائی کلینر سے کپڑے پاک ہونے کا حکم:

سوال: ڈرائی کلینر کے ذریعے کپڑے پٹرول سے پاک کئے جاتے ہیں، لیکن اس میں کپڑا نچوڑنا نہیں ہوتا، بلکہ حرارت سے کپڑا سوکھ جاتا ہے، کیا اس طریقہ سے دھوئے ہوئے کپڑے سے نماز جائز ہے؟

== ایک گائے نے اپنی دم سے پیشاب کی چھینٹ ماردی، یا کسی بچے نے اس پر پیشاب کردیا۔ اب اس سوٹ کی کس طرح پر تطہیر ہوگی؟ اگر پانی سے دھلواتا ہے، تو پانچ سو روپیہ کا سوٹ بیکار ہوجاتا ہے، کیونکہ اونی کپڑا ہے اور اگر ڈرائی کلین (Dry Clean) کرالیا ہے، تو ازالۂ نجاست نہیں ہوتا، کیونکہ ڈرائی کلین میں استعمال ہونے والی اشیا سے ازالۂ نجاست نہیں ہوتا، مثلاً پٹرول وغیرہ۔

براہِ کرم کوئی ترکیب بتائیں جس میں شرعاً کوئی قباحت نہ ہو، تاکہ بندہ اس تنگی سے نکل سکے۔ نیز ڈرائی کلین کے سلسلہ میں اپنی رائے اور شرعی مسئلہ سے مطلع فرمائیں، تاکہ وقتِ ضرورت کام آئے؟

الجواب ــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلياً

جونجس چھینٹیں اس پر گرگئی ہیں، وہ پٹرول سے بھی زائل ہوسکتی ہیں، پٹرول سے دھلوالیں، پاک ہوجائے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفا اللہ عنہ، دار العلوم دیوبند، ۲۳/ ۲/ ۱۳۹۲ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۵/ ۲۴۸)

(۱) المبسوط لشمس الدين السرخسي: ۱/ ۱۵۵۔ انیس

الجواب______________________

اگر کپڑا پاک ہو، صرف میل کچیل ڈرائی کلینر کے ذریعہ دور کی گئی ہو، تو اس سے کپڑے کی طہارت متاثر نہیں ہوتی، تاہم یہ ضروری ہے کہ مائع چیز میں اس کے ساتھ ناپاک کپڑا نہ ملایا گیا ہو، اور اگر کپڑا ناپاک ہو، تو پھر اگر اس پر اتنا پٹرول ڈالا جائے کہ اس سے کپڑے کو نچوڑا جا سکے، تو ایسی صورت میں بھی کپڑا پاک ہوگا، کیونکہ کپڑے کی نجاست ہر مائع مزیل سے پاک ہو جاتی ہے، البتہ اگر میل کچیل حرارت کے ذریعہ سوکھ جاتا ہو اور کپڑا ناپاک ہو، تو پھر میل کے چلے جانے کے بعد بھی کپڑا ناپاک ہی رہے گا، دوبارہ پانی سے دھونا ضروری ہے۔

قال الحصكفيؒ:"(يجوز رفع نجاسة حقيقية عن محلها) ولو إناء أو مأكولا علم محلها أو لا (بماء ولو مستعملاً) به يفتىٰ (وبكل مائع طاهر قالع) للنجاسة الخ"(الدر المختار علىٰ صدر رد المحتار، باب الأنجاس: ج۱ص۳۰۹)(۱)(فتاویٰ حقانیہ جلد دوم صفحہ ۵۷۶ و ۵۷۷)

ڈرائی کلین میں دھلے ہوئے کپڑوں کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ڈرائی کلین میں دھلے ہوئے کوٹ، پتلون یا شیروانی وغیرہ کی تطہیر کے بغیر نماز پڑھنی یا پڑھانی درست ہے یا نہیں؟ ڈرائی کلین ایک فلٹر میں چند گیلن پٹرول ڈال کر گرم کپڑے چار، پانچ عدد ڈال دیئے جاتے ہیں اور مشین چالو کر دی جاتی ہے، جس سے کپڑے پٹرول میں زوروں سے گردش کرنے لگتے ہیں اور میل کچیل پٹرول میں آجاتا ہے، پھر پٹرول کو نتھار کر کپڑے خشک کر کے پریس کر دیئے جاتے ہیں۔ فلٹر میں جو کپڑے پڑتے ہیں ان میں نوے فیصد یقینی طور پر نجس ہوتے ہیں، لہٰذا ان کی وجہ سے ٹنکی یا پٹرول اور اس کے سارے کپڑے یقیناً نجس ہو جاتے ہیں، جو محض خشک کرنے سے پاک نہیں ہوتے۔ اس لیے ان کی تطہیر کے بغیر ان کپڑوں میں نماز کس طرح درست ہو سکتی ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب______________ وباللّٰه التوفيق

یہ تو ظاہر ہے کہ کوئی بھی کپڑا (سوتی ہو یا اونی یا ریشمی) ابتداءً جب بنا جاتا ہے اور تیار کیا جاتا ہے، اس وقت بھی اس کے دھاگے (تانے بانے وغیرہ) میں مسالہ (ماڑی وغیرہ) لگایا جاتا ہے، اور وہ بھی اکثر غیر مسلم لگاتے ہیں اور نہایت گندے پیروں سے اور گندی جگہوں میں خوب مسلتے ہیں، جس میں ناپاکیوں کی آمیزش کبھی دیکھی بھی جاتی ہے اور کبھی مظنون ہوتی ہے اور تطہیر شرعی کے اصول تو قطعاً ملحوظ نہیں ہوتے، جیسا کہ ان کے کارخانوں اور فکٹریوں کا مشاہدہ

---

(۱) لما قال العلامة أبو البركات النسفيؒ:" يطهر البدن والثوب بالماء وبمائع مزيل كالخل وماء الورد".(كنز الدقائق، باب الأنجاس: ج۱ص۱۵) ومثله في الاختيار: ج۱ص۳۵، باب الأنجاس)

کرنے والوں پر ظاہر ہے، اور اس کا تقاضا یہ ہے کہ نئے کپڑے بھی خواہ سوتی یا اونی یا ریشمی، بغیر شرعی ضابطہ سے پاک کیے ہوئے استعمال کرنا درست نہ ہو، لیکن فتویٰ یہ نہیں ہے، کیوں کہ اصل اشیا میں طہارت ہے۔ **کما فی الأشباہ** (۱) جب تک ناپاکی لگی ہوئی یا لگتے ہوئے نہ دیکھ لیا جائے یا شرعی ثبوت یا شہادت سے ناپاک ہونا متیقن نہ ہوجائے، ناپاکی کا حکم نہیں لگا سکتے۔

اسی طرح دیہاتوں میں عام طور پر سوتی کپڑے جو دھوئے جاتے ہیں، وہ گدھوں کی لیدوں میں ملوث کرنے اور خوب ملنے کے بعد دھوئے جاتے ہیں اور بسا اوقات پانی کی کمیابی کی وجہ سے وہ ایک چھوٹے سے گڑھے میں اور کبھی محض ٹبوں میں دھوئے اور صاف کئے جاتے ہیں، اور خشک بھی بسا اوقات ناپاک زمینوں پر (جیسے تالاب وغیرہ کے گندے حواشی یا گندی جھاڑیوں میں) پھیلا کر کئے جاتے ہیں، جس کا مشاہدہ بھی عام ہے، اور جہاں کہیں دھوبی غیر مسلم ہوں اور آبادی بھی عموماً غیر مسلموں کی ہو، وہاں تو اس کا مشاہدہ اور بھی عام ہے، مگر اس کے باوجود ان دھلے ہوئے کپڑوں پر ناپاک ہونے کا حکم نہیں لگایا جاتا، اور نہ بغیر شرعی ضابطہ کے پاک کئے ہوئے ان کپڑوں میں نماز پڑھنے سے نماز جائز نہ ہونے ہی کا حکم دیا جاتا ہے۔ (۲)

یہ صرف اسی قاعدہ مسلمہ کی بنا پر ہے کہ اصل اشیا میں طہارت ہے۔ پس جب تک اس کے خلاف دلیل شرعی سے نجاست کے ملوث و بقا کا یقین نہ ہوجائے، حکم بنجاست حکم شرعی نہ ہوگا۔ بالخصوص جب ابتلاء عام بھی اس میں شریک ہوجائے۔

بالکل اسی طرح یہاں پٹرول سے دھلے ہوئے کپڑوں کا بھی حکم ہوگا۔ بلکہ پٹرول کے اندر جذب نہ ہونے اور اڑ جانے کی قوت پانی سے کہیں زیادہ اور قوی ہوتی ہے، اور پھر اونی کپڑوں میں سوتی کپڑوں کے مقابلہ میں جذب کرنے کی صلاحیت بھی تقریباً نفی کے برابر ہوتی ہے۔ اسی بنا پر اونی کپڑوں کو بھگو کر ٹانگ دو تو محض تھڑنے کے ساتھ بالکل خشک ہوجاتے ہیں، بخلاف سوتی کپڑوں کے کہ تھڑنے کے بعد بھی کافی تر رہتے ہیں۔

اس کا تقاضا بھی یہ ہونا چاہیے کہ اونی کپڑوں میں نجاست کی سرایت بھی بہت کمزور و ناپائیدار ہو، اور ان کی تطہیر کا طریقہ بھی سہل و آسان ہو، انہیں وجوہ کی بنا پر پٹرول سے دھلے ہوئے ان کپڑوں پر ناپاک ہونے کا حکم نہیں ہوتا ہے، اور نہ ان کے دوبارہ دھونے کا حکم ہوتا ہے، اور نہ پاک کرنے کا حکم ہوتا ہے۔

یہیں سے یہ بات بھی نکل آئی کہ جب پٹرول میں کپڑوں کی گردش کرانے اور جھنجھوڑنے سے کپڑوں کے داغ

---

(۱) الأصل في الأشياء الإباحة: ص۸۷، باب اليقين لايزول بالشک، الفن الأول. (الأشباه والنظائر مع شرح الحموي، القاعدة الثالثة، ص: ۵۷، انيس)

(۲) واختلف في أنه هل يطهر بالغسل في الأواني بأن غسل الثوب النجس أو البدن النجس في ثلاث إجانات، قال أبو حنيفة ومحمد: يطهر حتى يخرج من الإجانة الثالثة طاهرًا. (بدائع الصنائع: ۱/۲۷۳، كتاب الطهارة، فصل أما طريق التطهير بالغسل)

ود ھبے (خواہ وہ ناپاکی ہی کے داغ ودھبے ہوں) زائل ہوجاتے ہیں اور کپڑا صاف ستھرا ہوجاتا ہے، تو جب کپڑے میں پٹرول جذب نہ ہوکر اڑ جاتا ہے اور اس کے اڑ جانے کے بعد بھی اثر نجاست (رنگ وبو، مزہ وغیرہ) باقی نہیں رہتا بلکہ زائل ہوجاتا ہے، تو کہنا پڑے گا کہ پٹرول ہی سے ازالہ ہوا ہے اور تطہیر نام ہے اسی ازالۂ نجاست کا، خواہ قلب ماہیت کی وجہ سے ہو، جیسے شراب کا سرکہ بن جانا اور سرکہ کا پاک شمار کیا جانا، یا محض اڑ جانے کی وجہ سے ہو، جیسے ناپاک روئی کے دھننے سے روئی کا پاک ہوجانا، یا غسل بالماء کے ذریعہ یا کسی بھی سیال طاہر شئ کے ذریعہ سے، اور یہ صورت یہاں بھی حاصل ہے۔ لہٰذا اس بنا پر بھی دوبارہ تطہیر کا حکم دینے کی ضرورت نہ ہوگی۔(۱)

البتہ جن لوگوں کو اپنے کپڑے کی ناپاکی کا یقین ہو، مثلاً نجاست لگتے ہوئے یا لگی ہوئی خود دیکھی ہے، تو ان کو پٹرول میں دھونے کے لیے دینے سے قبل خود پاک کرلینا چاہیے، یا دھل کر آنے کے بعد احتیاطاً خود پاک کرلینا افضل ہوگا۔(۲) اسی طرح مشین سے نکلنے کے بعد ذی جرم نجاست کا جرم باقی رہے، تو اس کا دھونا ضروری رہے گا، اس کے بغیر پاک نہیں کہا جائے گا، اسی طرح یہ بات بھی الگ ہوگی کہ از روئے تقویٰ ایسے دھلے ہوئے کپڑوں کی تطہیر بقاعدہ شرع خود کرلی جائے، مگر اس کو فتویٰ قرار نہیں دیا جاسکتا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الاحقر نظام الدین غفرلہ، دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: محمود غفرلہ، حررہ حبیب اللہ قاسمی۔ (منتخبات نظام الفتاویٰ: ۱/۳۰-۳۲)

بارش میں پھیلا ہوا ناپاک کپڑا بغیر نچوڑے پاک ہوگا یا نہیں:

سوال: جو کپڑا انجس ہے، اگر وہ تمام برسات صحن میں دیوار پر پڑا رہا، اور کبھی نچوڑا نہیں گیا، یا ناپاک کپڑے پر اس قدر پانی ڈالا گیا کہ ازالۂ نجاست ہوگیا، مگر کپڑا نچوڑا نہیں گیا، تو ان صورتوں میں کپڑا پاک ہوا یا نہیں؟

الجواب

وہ کپڑا پاک ہوگیا۔

كما في الدر المختار: " أما لو غسل في غدير أو صب عليه ماء كثير، أو جرى عليه الماء طهر مطلقاً بلا شرط عصر وتجفيف وتكرار غمس هو المختار ". (۳) والله تعالىٰ أعلم

(عزیز الفتاویٰ: ۱/۱۹۱)

---

(۱) وإن كان لها جرم كثيف فإن كان منيًا فإنه يطهر بالحث بالإجماع وإن كان غيره كالعذرة والدم الغليظ والروث يطهر بالحث عند أبي حنيفة وأبي يوسف وعند محمد لا يطهر إلا بالغسل. (بدائع الصنائع: ۱/۲۶۷-۲۶۸، كتاب الطهارة، بيان مايقع به التطهير)

(۲) اليقين لا يزول بالشك. (الأشباه والنظائر مع شرح الحموي: ص ۷۵، الفن الأول)

(۳) الدر المختار. باب الأنجاس، قبيل فصل الاستنجاء: ۱/۳۳۳، بيروت، انيس

جس کپڑے میں نجاست سرایت کر چکی، اس کو ایک دفعہ دھو کر نچوڑنا کافی نہیں:

سوال: کپڑے کی عینِ نجاستِ مرئیہ یا غیر مرئیہ مستعمل پانی (ایسا ناپاک پانی جس میں نجاست کا اثر بظاہر نہ ہو) سے عین نجاست زائل کر دیں، اس کے بعد کسی برتن میں پاک پانی لیکر کپڑا ڈال کر ایک دفعہ اٹھا کر نچوڑ ڈالیں، تو پاک ہوا یا نہیں؟ زوالِ نجاست کا غلبۂ ظن بھی حاصل ہو جائے۔

الجواب ـــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

اس کپڑے میں ناپاک پانی پوری طرح داخل ہو چکا ہے، اب ایک دفعہ اس کو نچوڑ دینا کافی نہیں، تین دفعہ دھو کر نچوڑیں تب پاک ہوگا۔(۱) فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ (فتاویٰ محمودیہ:۵/۲۶۲)

لنگی اور بدن کو پاک کرنے کا طریقہ:

سوال: ایسی ناپاک لنگی یا کپڑا یا تہبند پہن کر غسل کرے، جس میں متفرق طور پر نجاست لگی ہو، کچھ منی، کچھ پیشاب کے قطرے وغیرہ، اور اس پہنے ہوئے ناپاک کپڑے پر پاک پانی ڈالتا جائے اور مَلتا جائے، جب زوالِ نجاست کا یقین ہو جائے، تو لنگی کو اس طرح ایک دفعہ نچوڑ ڈالا جائے کہ پہلے آگے کے حصہ کو، بعد اس کے پیچھے کے حصہ کو آگے کر کے ساتھ نچوڑ دیا جائے، تو غسل اور پہنا ہوا کپڑا پاک ہوا یا نہیں، یا تین دفعہ نچوڑنے کا عمل کرنا ہوگا یا نہیں؟

الجواب ـــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

اس طرح غسل کرنے سے سارا بدن بھی نجس ہو گیا، پھر اگر نجاست کی جگہ کو مَل مَل کر نجاست دور کر دی اور پانی بہا دیا گیا، حتی کہ ظنِ غالب حاصل ہو گیا کہ اب نجاست باقی نہیں رہی، پھر ایک دم تمام بدن اور لنگی پر پانی ڈال کر بہا دیا اور نچوڑ دیا، تو بدن بھی پاک ہو گیا اور لنگی بھی۔(۲) فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ۔ (فتاویٰ محمودیہ:۵/۲۶۵، ۲۶۶)

ناپاک تہبند باندھ کر غسل کرنے سے تہبند اور بدن پاک ہو جائے گا یا نہیں:

سوال: اگر کوئی شخص تہبند باندھ کر (جس کا تہبند پلید ہو یا بدن بھی کسی جگہ سے نجس ہو یا دونوں ناپاک ہوں) نل

---

(۱) ”وفی حال ورود النجس علی الماء خلاف.........إذا غسل الثوب النجس فی إجانة ماء وعصر، ثم غسل فی إجانة أخریٰ وعصر، ثم غسل فی إجانة أخریٰ وعصر، فقط طهر الثوب، والمیاه کلها نجسة“. (المحیط البرهانی، الفصل السابع فی النجاسات:۱/۲۲۳، غفاریه)

(۲) (وکذا یطهر محل نجاسة)....به یفتیٰ. (الدر المختار، باب الأنجاس:۱/۳۳۱، سعید)

کے نیچے بیٹھ کر اچھی طرح نہالیوے، تو وہ اور تہبند پاک ہو جائے گا یا نہیں؟ مجھ کو دو اشکال ہیں۔

پہلا اشکال جائز کا کہ جنگ بدر میں جو لوگ رات کو ناپاک ہو گئے تھے، وہ صرف مینھ کے ہی پانی سے پاک ہو گئے، اور نل کی دھار تو اس سے کہیں زائد ہے۔

دوسرے ناپاکی کا بہشتی زیور میں دیکھ کر کہ کپڑا جو پلید ہو، تیسری مرتبہ زور سے نچوڑا جاوے، ورنہ پاک نہ ہوگا اور پہنے پہنے نچوڑنا کافی ہو نہیں سکے گا۔

الجواب

اگر بدن اور تہبند پر بہت سا پانی بہا دیا جاوے اور پہنے پہنے اس کو نچوڑ دیا جاوے، تو وہ پاک ہو جائے گا، بشرطیکہ ظاہراً نجاست کا جرم محسوس نہ ہو۔

قال في الدر:" أما لو غسل في غدير أو صب عليه ماء كثير أو جرى عليه الماء طهر مطلقًا بلاشرط عصر وتجفيف وتكرار غمس هو المختار"آه.

قال الشامیؒ:" وقد صرح في شرح المنية عند قوله روى عن أبي يوسفؒ أن الجنب إذا اتزر في الحمام وصب الماء علىٰ جسده ثم على الإزار،يحكم بطهارة الإزار وإن لم يعصر.

وفي المنتقىٰ شرط العصر علىٰ قول أبي يوسف بمانصه: تقدم أن هذا ظاهرا لرواية علىٰ قول الكل آه، وماقال في الفتح: إن المروى عن أبي يوسفؒ في الإزار لضرورة ستر العورة فلايلحق به غيره ولاتترك الروايات الظاهرة فيه آه،فقد ردّه الشامي بأحسن ردّ، و قال ردّه في البحر أيضًا بما في السراج وأقره في النهر وغيره"(باب الأنجاس:ج١ص٣٢٤) والله أعلم

۱۸ر محرم ۱۳۴۵ھ (امداد الاحکام جلد اول،ص ۳۹۴)

ناپاک کپڑا صابن سے دھونے سے پاک ہو جائے گا:

سوال: ناپاک کپڑے کو تین مرتبہ نچوڑنے کے بعد اس میں صابن کا پانی نکلتا رہے، تو وہ کپڑا پاک ہے یا نہیں؟

الجواب حامدًا و مصلياً

ناپاک کپڑے کو تین دفعہ دھو کر خوب نچوڑ دیا اور نجاست کا اثر ختم ہو گیا، تو کپڑا پاک ہو گیا۔(۱) اگرچہ صابن کا پانی اس میں سے نکلتا ہو، یعنی پھر پانی ڈالنے سے جب نچوڑا جائے، تو صابن کا اثر محسوس ہوتا ہو۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ (فتاویٰ محمودیہ:۲۵۸/۵، ۲۵۹)

(۱) (ولايضر بقاء أثر) كلون وريح (لازم)فلا يكلف في إزالته إلىٰ ماء حار أو صابون ونحوه، بل يطهر ما صبغ أو خضب بنجس بغسله ثلاثًا، والأولىٰ غسله إلىٰ أن يصفو الماء الخ. (الدر المختار متن ردالمحتار ،باب الأنجاس،مطلب في حكم الصبغ الخ:۳۲۹/۱،سعید)

کپڑا دھونے کے بعد بھی اگر رنگ نکلے، تو کیا کیا جائے:

سوال: ایسا کچا ناپاک رنگ کا کپڑا ہو کہ کئی مرتبہ دھونے کے بعد بھی، رنگ نکلتا ہی رہتا ہے۔

الجواب ــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

جب رنگ کچا ہے، تو خوب پیٹ کر تین دفعہ دھویا جائے، پھر بھی اس کا کچھ اثر باقی رہے، تو مضائقہ نہیں۔ (۱) فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ (فتاویٰ محمودیہ: ۲۵۰/۵)

کپڑے کو منی سے پاک کرنے کا طریقہ:

سوال: اگر منی کپڑے کے ساتھ لگ جائے، تو کیا صرف رگڑنے سے پاک ہوگا، یا دھونا بھی ضروری ہے، نیز رقیق اور سخت قسم کی منی کے حکم میں کچھ فرق ہے، یا دونوں کا حکم یکساں ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

منی سے طہارت کے دو طریقے ہیں، اگر نرم ہو تو دھونے کے بغیر اور کوئی چارہ نہیں، البتہ اگر سخت اور خشک ہو تو پھر سوکھ جانے کے بعد رگڑ کر اثرات زائل ہونے سے کپڑا پاک ہو جائے گا، علاوہ ازیں علامہ ابن عابدینؒ کی تحقیق کے مطابق یہ حکم غلیظ منی سے خاص ہے اور اگر منی کسی بیماری کی وجہ سے رقیق (پتلی) ہوگئی ہو، تو دھونا ضروری ہے۔

قال الحصكفيؒ: ”(ويطهر منى) أى محله (يابس بفرك) ولايضر بقاء أثره (إن طهر رأس حشفة) كأن كان مستنجياً بماء.

وفى المجتبىٰ: أولج فنزع فأنزل لم يطهر إلا بغسله لتلوّثه بالنجس، انتهىٰ، أى برطوبة الفرج فيكون مفرعاً علىٰ قولهما بنجاستها، أما عنده فهى طاهرة كسائر رطوبات البدن (جوهرة). (وإلا) يكن يابساً أولا رأسها طاهرًا (فيغسل) كسائر النجاسات ولو دماً غليظاً على المشهور (بلافرق بين منيّه) ولو رقيقاً لمرض به (ومنيها).

قال ابن عابدينؒ: (قوله: ومنيها) أى المرأة كماصححه فى الخانية، وهو ظاهر الرواية عندنا كما فى مختارات النوازل، وجزم فى السراج وغيره بخلافه، ورجّحه فى الحلية بماحاصله أن كلامهم متظافر علىٰ أن الاكتفاء بالفرك فى المنى استحسان بالأثر علىٰ خلاف القياس، فلا

---

(۱) **”(ولا يضر بقاء أثر) كلون وريح (لازم)، فلا يكلف فى إزالته إلىٰ ماءٍ حارٍ أوصابون ونحوه، بل يطهر ما صبغ أوخضب بنجس بغسله ثلاثاً، والأولىٰ غسله إلىٰ أن يصفو الماء“. (الدر المختار متن رد المحتار، باب الأنجاس، قبيل مطلب فى حكم الصبغ الخ: ۳۲۹/۱، سعید)**

یلحق به إلاما فی معناه من کل وجه، والنص ورد فی منی الرجل ومنی المرأة لیس مثله لرقته و غلظ منی الرجل،والفرک إنما یؤثرزوال المفروک أوتقلیله وذلک فیما له جرم، والرقیق المائع لایحصل من فرکه هذا الغرض فیدخل منی المرأة إذاکان غلیظاً ویخرج منی الرجل إذا کان رقیقاً لعارض"اه.(الدر المختارمع رد المحتار،باب الأنجاس:ج۱ص۳۱۲و۳۱۳)(۱)

(فتاویٰ حقانیہ جلد دوم صفحہ ۵۷۱و۵۷۲)

خشک منی کو بدن سے پاک کرنے کا طریقہ:

سوال: ایک شخص کے بدن میں منی لگ گئی اور وہ خشک ہوگئی،اس نے کھرچ دیا،اس کا جسم پاک ہوا یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــ حامداًو مصلیاً

جسم پاک ہوگیا،لیکن اس زمانہ میں منی سیّال ہوتی ہے،اس لئے بہرحال دھونا ضروری ہے۔

"(ویطهر منی)....(یابس بفرک)".(کما فی الدرالمختارمتن ردالمحتار،باب الأنجاس:۱/۲۰۷) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد حبیب اللہ القاسمی (حبیب الفتاویٰ:۴/۴۱)

ناپاک کپڑا خشک ہونے سے پاک ہوسکتا ہے یا نہیں:

سوال: جس بستر پر یا جس لباس میں احتلام ہوجائے،اسے دھوئے بغیر،خشک کر کے نماز وغیرہ کیلئے استعمال کیا جاسکتا ہے؟

هو المصوب ــــــــــــــــــ

محل نجاست کو دھو کر کپڑا اور بستر پاک ہوجائے گا،ورنہ نجاست کی جگہ ناپاک ہے۔اس کپڑے کو پہن کر نماز پڑھنا جائز نہیں،اور نہ بستر کے اس محل نجاست پر نماز پڑھنا جائز ہوگا۔(۲)

تحریر: محمد ظفر عالم ندوی،تصویب: ناصر علی ندوی (فتاویٰ ندوۃ العلماء:۱/۲۸۵)

---

(۱) **وفی الهندیة:"(ومنها)الفرک فی المنی إذا أصاب الثوب فإن کان رطباً یجب غسله وإن جف علی الثوب أجزأ فیه الفرک استحساناً".(الفتاویٰ الهندیة،الباب السابع فی النجاسة:ج۱ص۴۴)**

(۲) **قوله "وبمنی یابس بالفرک وإلایغسل" یعنی یطهر البدن والثوب والخف إذا أصابه منی بفرکه إن کان یابسًا وبغسله إن کان رطباً. (البحر الرائق:۱/۳۸۹)**

واشنگ مشین میں کپڑا دھلنے سے پاکی حاصل ہوتی ہے یا نہیں:

سوال: واشنگ مشین میں ناپاک کپڑے اکٹھا کر کے ایک دفعہ دھولیں اور تین بار دھونے کا پانی بدل دیں، تو آیا کپڑے پاک ہوجاتے ہیں؟

هو المصوب

دریافت کردہ صورت میں جو ناپاک کپڑے مشین میں ڈالے جاتے ہیں، اگر ہر مرتبہ پانی اس طرح نچوڑ لیا جاتا ہے کہ کوئی قطرہ نہ ٹپکتا ہو، تو اس طرح تین بار دھونے سے کپڑے پاک ہوجائیں گے، لیکن اگر گیلا پن اس طرح ہو کہ اس سے قطرہ ٹپکتا ہو اور پانی رہ جاتا ہو، تو کپڑے پاک نہ ہوں گے۔(۱)

تحریر: محمد ظفر عالم ندوی، تصویب: ناصر علی ندوی (فتاویٰ ندوۃ العلماء:۱/۲۸۶)

واشنگ مشین سے دھلے ہوئے کپڑوں کا حکم:

سوال: واشنگ مشین میں کپڑے کچھ اس انداز سے دھوئے جاتے ہیں کہ ایک ہی بار صابن یا سرف ڈال کر اس میں نجس اور پاک کپڑے ایک ساتھ یکے بعد دیگرے دھوئے جاتے ہیں، ان کپڑوں کی پاکیزگی کا کیا حکم ہے؟

الجواب

اگرچہ پہلے نجس پانی سے جملہ کپڑے نجس ہوجاتے ہیں، مگر اس دھلائی کے بعد اس نجس صابن کو نکالنے کے لئے مشین میں ہی یا باہر پانی میں کئی بار دھو کر ان سے یہ نجس صابن نکال دیا جاتا ہے، جس کے بعد کپڑوں میں نجس پانی باقی نہیں رہتا، اس لئے ازالۂ نجس کے بعد کپڑے پاک ہوجاتے ہیں، لہٰذا واشنگ مشین سے دھلے ہوئے کپڑے پاک ہیں۔

قال العلامة فخر الدين الزيلعيؒ:"والنجس المرئی يطهر بزوال عينه لأنه كنجس المحل باعتبار العين فيزول بزوالها ولو بمرة......وغيره بالغسل ثلاثاً والعصر كل مرة أی غير المرئی من النجاسة يطهر بثلاث غسلات وبالعصر فی كل مرة والمعتبر فيه غلبة الظن". (تبيين الحقائق: ج۱ص۵۷، فصل فی الأنجاس)(۲)(فتاویٰ حقانیہ جلد دوم صفحہ ۵۸۲)

(۱) (قوله" وغيره بالغسل ثلاثاً وبالعصر فی كل مرة): أی غير المرئی من النجاسة يطهر بثلاث غسلات وبالعصر فی كل مرة لأن التكرار لابد منه للاستخراج ولا يقطع بزواله فاعتبر غالب الظن كما فی القبلة وإنما قدروا بالثلاث لأن غالب الظن يحصل عنده فأقيم السبب الظاهر مقامه تيسيرًا.(البحر الرائق:۱/۴۱۱)

(۲) قال العلامة عالم بن العلاء الأنصاریؒ:" ويجب أن يعلم أن إزالة النجاسة واجبة وإزالتها إن كانت مرئية بإزالة عينها وأثرها إن كانت شيئاً يزول أثرها ولا يعتبر فيه العذر وإن كان شيئاً لا يزول أثرها فإزالتها بإزالة عينها ويكون مابقی من الأثر عفوًا وإن كان كثيرًا...هذا إذا كانت النجاسة مرئية، ==

ایک شخص کا پاک کیا ہوا کپڑا، دوسرے کے لئے پاک ہوسکتا یا نہیں:

سوال: نجس کپڑے کی طہارت کیلئے فقہا نے نچوڑنا اس قدر شرط لکھا ہے کہ طاقت اس سے زائد کی نہ ہو، حتی کہ اس سے زائد طاقت والے کے لئے طاہر نہ ہوگا۔ یہ مسئلہ بہت ہی مشکل ہے، لازم آتا ہے کہ ایک کے دھوئے ہوئے کپڑے سے دوسرا نماز نہ پڑھ سکے؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــ

فی الدر المختار: "(و) یطھر محل (غیرھا) أی غیر مرئیة (بغلبة ظن غاسل) لو مکلفًا و إلا فمستعمل (طھارة محلّھا) (إلٰی قوله) طھر بالنسبة إلیه دون ذٰلک الغیر.

فی رد المحتار (قوله طھر بالنسبة إلیه): لأن کل أحد مکلف بقدرته و وسعه و لا یکلف أن یطلب من ھو أقوی لیعصر ثوبه". (الدر علی الرد: ۵۴۱/۱)(۱)

مجموعہ عبارتوں سے معلوم ہوا کہ اگر مستعمل کو غلبۂ ظن زوالِ نجاست کا ہو، تو اس کے حق میں بھی پاک ہے، اور اگر نہ ہو، مگر غاسل نے اپنی پوری قوت خرچ کی تھی، تو غاسل کے حق میں کپڑا پاک ہے مستعمل کے حق میں پاک نہیں ہے۔ (۲)

اور چونکہ یہ صورت قلیل ہے، لہٰذا کوئی مشکل لازم نہیں آتی۔ واللہ اعلم

۱۶/ رجب ۱۳۲۵ھ، امداد ج: ۱/ صفحہ: ۱۴۔ (امداد الفتاویٰ جدید: ۱۰۲/۱۔۱۰۳)

دھوبی کے گھر کا کلف کیا ہوا کپڑا پاک ہے، یا نہیں:

سوال: مولوی عبد الحئی صاحبؒ نے لکھا ہے کہ ہندو دھوبی کے یہاں کا دھلا ہوا کپڑا پاک ہے۔ اگر ہندو دھوبی اپنے گھر کا کلف یعنی ماویٰ پکا کر کپڑوں کو لگادے، تو اس صورت میں کپڑا پاک ہوگا یا نہیں؟

== وإن کانت غیر مرئیة کالبول والخمر ذکر فی الأصل وقال: یغسلھا ثلاث مرات و یعصر فی کل مرة فقد شرط الغسل ثلاث مرات وشرط العصر فی کل مرة ". (الفتاویٰ التاتارخانیة: ج ۱/ص ۳۰۶، کتاب الطھارة، الفصل الثامن فی تطھیر النجاسات / ومثله فی الفقه الإسلامی و أدلته: ج ۱/ص ۱۶۷، التقسیم الثالث، تقسیم النجاسة إلیٰ مرئیة الخ.)

(۱) رد المحتار، باب الأنجاس، مطلب فی حکم الوشم، انیس

(۲) ردالمحتار کی پوری عبارت یہ ہے:

لأن کل أحد مکلف بقدرته ووسعه ولا یکلف أن یطلب من ھو أقوی لیعصر ثوبه، شرح المنیة.

قال فی البحر: خصوصًا علیٰ قول أبی حنیفة أن قدرة الغیر غیر معتبرة وعلیه الفتویٰ اھ.

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ امام صاحب کا مذہب یہ ہے کہ قدرت غیر کا اصلاً اعتبار نہیں، نہ غاسل کے حق میں اور نہ مستعمل کے حق میں، کما یدل علیه قوله، خصوصاً اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مفتیٰ بہ قول امام ہے، تو نتیجہ یہ نکلا کہ جب کوئی غاسل مکلّف اپنی پوری قوت سے نچوڑ دے گا، تو وہ علی الاطلاق پاک ہوجائے گا۔ واللہ اعلم۔ (تصحیح الاغلاط: ص ۵)

الجواب

اس صورت میں بھی کپڑا پاک ہے۔(۱) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۳۱۲/۱)

ناپاک کپڑا دھوبی کے یہاں جانے سے پاک ہوجائے گا یا نہیں:

سوال: اگر ناپاک کپڑا دھوبی کے یہاں دیدیا جائے، تو پاک ہوجائے گا یا نہ؟

الجواب

پاک ہوجائے گا۔(۱) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۳۰۳/۱)

دھوبی کے دھلے ہوئے کپڑے میں نماز کا حکم:

سوال: کیا دھوبی کے دھوئے ہوئے کپڑے سے نماز جائز ہے؟

الجواب

دھوبی کے دھوئے ہوئے کپڑوں سے نماز جائز ہے۔
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ (کفایت المفتی: ۲۷۶/۲) ☆

بے علم دھوبی کا دھویا ہوا کپڑا پاک ہے یا نہیں:

سوال: دھوبی جو کپڑے دھوتے ہیں، عموماً طہارت و نجاست سے واقف نہیں ہوتے ہیں، نیز بعض شہر کے اندر نالیوں کے پانی سے یا ماء راکد متعفن سے دھوتے ہیں۔اس کا کیا حکم ہے؟

---

(۱) اليقين لا يزول بالشک. (الأشباه والنظائر، القاعدة الثالثة، ص: ۷۵)

جب تک ناپاکی کا یقین نہ ہو، پاک ہے۔ولو شک فی نجاسة ماء أو ثوب أو طلاق أو عتق لم يعتبر، وتمامه فی الأشباه (درمختار) (قوله ولو شک الخ) فی التاتر خانية: من شک فی إنائه أو ثوبه أو بدنه أصابته نجاسة أو لا؟ فهو طاهر مالم يستيقن، وكذا الآبار والحياض والجباب الموضوعة فی الطرقات ويستقی منها الصغار والكبار والمسلمون والكفار. (الدر المختار مع رد المحتار، قبيل أبحاث الغسل: ۱۴۰/۱، ظفير)

(۲) وإزالتها إن كانت مرئية بإزالة عينها وأثرها إن كانت شيئًا يزول أثره (إلٰى قوله) وإن كانت غير مرئية يغسلها ثلٰث مرات الخ. (الفتاویٰ الهندية: ۴۰/۱، ظفير)

☆ دھوبی سے کپڑا دھلوایا، پاک ہوا یا نہیں:

سوال: جو دھوبی طہارت نہیں جانتے، اُن سے کپڑا دھلوانے سے پاک ہوتا ہے یا نہیں؟

الجواب

پاک ہوجاتا ہے۔فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۳۴۱/۱)

الجواب ــــــــــــــــــــــــ حامداًو مصلیاً

اگر وہ پانی کثیر ہے، اور محض مکث کی وجہ سے متعفن ہوگیا، یا وہ پانی جاری ہے، اور اس میں نجاست کا اثر ظاہر نہیں ہوا، تو اس میں کپڑوں کا دھونا درست ہے۔(۱)

کپڑوں پر اگر پہلے سے نجاست نہیں تھی، تب تو ان کی پاکی میں کوئی اشکال نہیں، اگر نجاست تھی اور وہ مرئیہ تھی، تو اس کے زوال اور بقا کو خود دیکھ لیا جائے، اگر غیر مرئیہ تھی، تب بھی چونکہ ہر دھوبی کم از کم تین مرتبہ تو ضرور ہی ہر کپڑے کو دھوتا ہے اور نچوڑتا ہے، جیسا کہ مشاہدہ ہے، اس لئے وہ کپڑا پاک ہوجاتا ہے، اگر چہ وہ باقاعدہ مسائلِ شرعیہ سے واقف نہیں۔ اگر وہ دھوبی قلیل پانی میں جو کہ نجس ہے، کپڑے دھوتے ہیں، یا نالیوں کے گندے پانی میں جس پر نجاست کا اثر ظاہر ہو، کپڑے دھوتے ہیں، تو وہ پاک نہیں ہوتے۔(۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ، ۱۷/۱۱/۱۳۶۰ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ، صحیح: عبد اللطیف (فتاویٰ محمودیہ: ۲۷۲/۵، ۲۷۳)

غیر مسلم سے کپڑے دھلوانے سے پاکی ناپاکی کا حکم:

سوال: ہندو دھوبی کے یہاں کے دھلے ہوئے کپڑوں سے نماز ہوجاتی ہے یا نہیں، اور ہندو کے یہاں کی مٹھائی وغیرہ کھانا چاہئے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

اگر کسی جگہ نجاست کا یقین یا ظنِ غالب نہ ہو، تو مٹھائی اور کپڑا پاک ہے۔(۳) اور نماز درست ہوجائے گی، تاہم

---

(۱) ”إذا تغير لون الماء أو طعمه أو ريحه بل لو تغيرت الأوصاف الثلثة بطول المكث أو بوقوع الأوراق فيه، يجوز الوضوء به ...... وكذا إذا ألقى في الماء الجاري شيء نجس كالجيفة والخمر لا يتنجس الماء مالم يتغير لونه أو ريحه أو طعمه“. (الحلبي الكبير، باب المياه: ص۹۱، سهيل اكيڈمى، لاهور، وكذا في الدر المختار، باب المياه: ۱۸۶/۱، سعيد)

(۲) ”وإزالتها إن كانت مرئيةً بإزالة عينها وأثرها إن كانت شيئاً يزول أثره .... وإن كانت غير مرئية يغسلها ثلاث مرات“. (الفتاوىٰ العالمكيرية: ۴۱/۱، الفصل الأول في تطهير الأنجاس، رشيدية)

(۳) ”من شك في إنائه أو ثوبه أو بدنه أصابته نجاسة أم لا، فهو طاهر مالم يستيقن، وكذا الآبار والحياض التي يستقي منها الصغار والكبار والمسلمون والكفار، وكذلك السمن والجبن والأطعمة التي يتخذها أهل الشرك والبطالة، وكذلك الثياب التي ينسجها أهل الشرك والجهلة من أهل الإسلام الخ“. (التاتارخانية: ۱۴۶/۱، نوع في مسائل الشك، إدارة القرآن، كراچى)

مسلمان سے کپڑے دھلانا اور مٹھائی لینا بہتر ہے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور۔الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ

صحیح: عبد اللطیف، مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۳/۴/۱۳۵۵ھ۔(فتاویٰ محمودیہ: ۲۷۳/۵)☆

بدن اور کپڑوں کی پاکی وناپاکی سے متعلق چند سوالات:

سوال(۱): گوریا، چمگاڈر، چھپکلی یا چوہیا بستر یا جانماز یا کتاب وغیرہ پر پیشاب کردے، یا غلاظت کردے، تو کیا یہ چیزیں ایسی حالت میں ناپاک ہوجائیں گی؟ اگر پیشاب سوکھ گیا ہو اور غلاظت بھی سوکھ گئی ہو، تو صرف غلاظت کو جھاڑ دینے سے بستر وغیرہ پاک رہے گا یا نہیں؟

(۲): کیا مکھی مچھر کا خون ناپاک ہے؟

(۳): بستر پر جو چادر بچھی ہے، وہ پیشاب یا منی گرنے سے ناپاک ہے، تو کیا اس پر پاک بدن میں پاک کپڑے پہنے ہوئے سونے یا لیٹنے سے، بدن یا کپڑے ناپاک ہوجائیں گے، اور اگر پسینہ نکلے، تو کیا بدن اور کپڑے ناپاک ہوجائیں گے۔

(۴): سارا جسم پاک ہے، کپڑا بدلتے وقت یا کسی وجہ سے اعضائے تناسل میں ہاتھ لگ جائے، تو کیا اس کے بعد ہاتھ دھونا ضروری ہے؟

۵): میں ناپاکی کی حالت میں، ناپاک کپڑے پہنے ہوئے، دوسرے ناپاک چیز اور کپڑوں وغیرہ کو دھوکر، پاک کرسکتا ہوں یا نہیں؟

☆ غیر مسلم دھوبی کے دھلے ہوئے کپڑے کا حکم:

سوال: غیر مسلم دھوبی کے دھوئے ہوئے کپڑے، پاک ہوں گے یا نہیں؟

الجواب

پاک ہیں۔پس ان کپڑوں کو پاک سمجھنا چاہئے اور نماز پڑھنا ان سے درست ہے۔(**الیقین لایزول بالشک. (الأشباہ والنظائر ،القاعدۃ الثالثۃ**: ص ۷۵، ظفیر) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۳۵۵/۱۔۳۵۶)

کفار کے دھوئے ہوئے کپڑوں پر نماز پڑھنا:

سوال: کمبل پر اور کفار کے ہاتھ کے دھلے ہوئے کپڑے پہن کر، نماز پڑھنی جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

کفار کے دھوئے ہوئے کپڑے جب تک کہ ان کے ناپاک ہونے کا ظن غالب نہ ہو، پاک قرار دیئے جائیں گے، اور ان میں نماز جائز ہوگی۔(**الیقین لایزول بالشک. (الأشباہ والنظائر**: ص ۱۰۰) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی (کفایت المفتی: ۲۷۵/۲۔۲۷۶)

(۶): مجھے ہمیشہ اپنی چیزوں یا اپنے کپڑوں وغیرہ کو دھونے کے درمیان یا دھونے کے بعد، شک ہوا کرتا ہے کہ شاید تین بار نہیں دھویا، یا اچھی طرح کپڑوں کو نہیں نچوڑا، یا اس طرح کا کچھ اور شک ہوتا ہے، یا پھر شک ہوجاتا ہے کہ دھونا شروع کرنے سے پہلے، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور دھونے کے بعد، شکر اللہ نہیں کہا، میں ان حالات میں کیا کروں؟

(۷): میں پاک ہوں، لیکن ناپاک لنگی، یا ناپاک پتلون، یا ناپاک پائجامہ پہن لیتا ہوں، تو کیا ناپاک ہوجاؤں گا؟

(۸): میں ناپاک ہوں، لیکن میں نے پاک کپڑے پہن لئے، تو کیا وہ کپڑے اب ناپاک ہوجائیں گے؟

(۹): میں پاک ہوں، لیکن میں نے ناپاک کپڑے پہن لئے، اور پھر پانی سے استنجا کیا، تو کیا اب ناپاک ہوجاؤں گا؟

(۱۰): میں ناپاک ہوں، لیکن پاک کپڑے پہن کر پھر پانی سے استنجا بھی کرلیا، تو کیا اب وہ پاک کپڑے ناپاک ہوجائیں گے؟

(۱۱): میں پاک ہوں، لیکن ناپاک چادر یا لحاف یا ناپاک کمبل وغیرہ اوڑھتا ہوں، تو کیا ناپاک ہوجاؤں گا؟

(۱۲): میں ناپاک ہوں، لیکن پاک چادر یا لحاف یا کمبل وغیرہ اوڑھتا ہوں، تو کیا یہ چیزیں ناپاک ہوجائیں گی؟

(۱۳): میں نے جو چاروں قسمیں کھائیں، یہ شریعت کی رو سے جائز ہیں، یا ناجائز؟

(۱۴)(الف): میں ہر دم اپنی چاروں قسموں کی خلاف ورزی کرکے اپنے گناہوں میں برابر اضافہ کرتا جارہا ہوں، میری سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ میں کونسا راستہ اختیار کروں؟

(۱۴)(ب): اگر قسموں پر قائم رہنے کا حکم ہو، تو اس کا طریقہ بتائیں کہ میں کس طرح اپنی قسموں پر آخری سانس تک قائم رہوں، آیا چاروں قسموں کو توڑ ڈالنے کا حکم ہو، تو یہ بتائیں کہ ان کا کفارہ ادا کرنا ہوگا، اور کس طرح ادا کرنا ہوگا؟

الجواب ــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

(۱) گوریا کی بیٹ اور پیشاب سے کپڑا وغیرہ دھونا ضروری نہیں، یہی حال چمگادڑ کا ہے۔(۱)

چوہیا نے اگر پیشاب کردیا، تو اس کو پاک کرلیا جائے، مینگنی اس کی خشک ہوتی ہے، اس سے کپڑا دھونے کی ضرورت نہیں۔(۲)

---

(۱) ”(وخرء) كل طير لا يذرق.......أما ما يذرق فيه، فإن مأكولاً كحمام وعصفور فطاهر، وإلا فمخفف“. (الدر المختار متن رد المحتار، باب الأنجاس، مبحث فی بول الفأرة الخ: ۱/۳۲۰)

(۲) ”اعلم أنه ذكر في الخانية أن بول الهرة والفأرة وخرأهما نجس في أظهر الروايات يفسد الماء والثوب، ولو طحن بعر الفأرة مع الحنطة ولم يظهر أثره يعفى عنه للضرورة........قال الفقيه أبوجعفر: ينجس الإناء دون الثوب......و المشائخ علٰى أنه نجس لخفةٍ للضرورة، بخلاف خرئها فإن فيه ضرورة في الحنطة آه“. رد المحتار، باب الأنجاس، مبحث فی بول الفأرة الخ: ۱/۳۱۹، سعید)

==

چھپکلی کی غلاظت اگر تر ہو، تو اس سے بھی کپڑا دھولیا جائے۔

(۲) ان کا خون بدن یا کپڑے پر گر جائے، تو اس سے نماز میں خلل نہیں آئے گا۔(۱)

(۳) نہ بدن ناپاک ہوگا، نہ کپڑے ناپاک ہوں گے، اگر پسینہ نکل کر چادر پر گرا اور اس سے منی کا اثر بدن یا کپڑے پر پہنچ گیا، تو جتنے بدن یا کپڑے پر وہ اثر ظاہر ہوا ہے، اتنا ناپاک ہوگا۔(۲) اتنا حصہ پاک کرلیا جائے، نہ پورا بدن ناپاک ہوگا، نہ پورا کپڑا، اور نہ اس سے تمام کو دھونے کی ضرورت ہے۔

(۴) بالکل ضروری نہیں، آخر وہ حصہ بھی تو پاک ہی ہے، اگر ناپاک ہوتا، تو اس کے ساتھ نماز کیسے درست ہوتی، اور کپڑے کیسے پاک رہتے۔(۳)

(۵) پاک کرسکتے ہیں، اور طریقۂ شرعیہ پر پاک کرنے سے وہ چیزیں پاک ہوجائیں گی، یہ بات نہیں کہ آپ کے ناپاک ہونے سے، وہ چیزیں دھونے اور پاک کرنے سے بھی پاک نہ ہوں۔(۴)

(۶) جس چیز کو پاک کرنے کیلئے تین مرتبہ نچوڑنا ضروری ہے، اس کو دھونے کے درمیان اگرچہ شک ہوجائے کہ شاید دو ہی دفعہ نچوڑا ہے، تیسری دفعہ نہیں نچوڑا، تو ایک دفعہ اور نچوڑیں اور دھونے کے بعد شک ہو، تو اس کا اعتبار نہیں۔(۵) اس پر کوئی توجہ نہ کریں۔

==عن حمادؒ: أنه كره ذرق الدجاج۔(مصنف ابن أبی شیبة،۱۴۶،فی خرء الدجاج،ج اول،ص ۱۱۱،نمبر ۱۲۶۰)

اس اثر سے معلوم ہوا کہ مرغی کی بیٹ ناپاک ہے۔

عن الحسنؒ قال: سقطت هائمة علی الحسن فذرقت علیه، فقال له بعض القوم: نأتیک بماء تغسله، فقال: لا، وجعل یمسحه عنه۔(مصنف ابن أبی شیبة،۱۴۵، الذی یصلی وفی ثوبه خرء الطیر،ج اول،ص ۱۱۰،نمبر ۱۲۵۶)

اس اثر میں ہے کہ پرندے کی بیٹ پاک ہے، یا نجاست خفیفہ ہے۔انیس

(۱) "ولاینجس البئر بموت حیوان لادم له سائل كذُباب وصرصور وخنفساء وزنبور وبق وعقرب،أوبموت حیوان الخ". (الفقه الإسلامی وأدلته :۲۸۹/۱،حالة موت الإنسان أوحیوان فی البئر، رشیدیه، وكذا فی الدرالمختارمع ردالمحتار،باب المیاه،مطلب فی مسئلة الوضوء من الفساقی:۱۸۳/۱،سعید)

(۲) "إذا نام الرجل علی فراش، فأصابه منی ویبس، فعرق الرجل وابتل الفراش من عرقه، إن لم یظهر أثر البلل فی بدنه لایتنجس، وإن كان العرق كثیرًا حتی ابتل الفراش ثم أصاب بلل الفراش جسده، فظهر أثره فی جسده یتنجس بدنه". (الفتاویٰ العالمكیریة،الفصل الثانی فی الأعیان النجسة:۴۷/۱،رشیدیہ)

(۳) "لاینقضه مس ذكرلكن یغسل یده ندبًا". (الدرالمختارمتن ردالمحتار،نواقض الوضوء،مطلب فی ندب مراعاة الخلاف:۱۴۷/۱، سعید،وكذا فی الفتاویٰ العالمكیریة،الفصل الخامس فی نواقض الوضوء:۱۳/۱،رشیدیہ)

(۴) "(یجوزرفع نجاسة حقیقیة عن محلها)ولوإناء أومأكولاً علم محلها أولا(بماء ولومستعملاً)به یفتیٰ(وبكل مائع طاهرقالع)للنجاسة ینعصربالعصر". (الدر المختارمتن ردالمحتار ،باب الأنجاس :۳۰۹/۱،سعید،وكذا فی مجمع الأنهر،باب الأنجاس:۸۶/۱)

(۵) "ولوأیقن بالطهارة وشک بالحدث أوبالعكس أخذ بالیقین،ولوتیقنهما وشک فی السابق،فهو متطهر". (الدرالمختارمتن ردالمحتار،نواقض الوضوء،قبیل مطلب فی أبحاث الغسل:۱۵۰/۱، سعید)

شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور بعد میں شکر اللہ اگر نہ کہا جائے، تب بھی کپڑا وغیرہ پاک ہوجاتا ہے، اس میں ذرہ برابر تردد نہ کریں۔

(۷) اس سے آپ ناپاک نہیں ہوں گے، الّا یہ کہ ناپاک کپڑوں کی ناپاکی تر ہو، اور وہ جسم کو لگ جائے، تو وہ حصۂ جسم ناپاک ہوگا۔(۱) تمام جسم پھر بھی ناپاک نہیں ہوگا۔

(۸) وہ کپڑے ناپاک نہیں ہوں گے، اور یہ کہ آپ کے بدن پر ناپاکی تر ہو، اور کپڑوں پر لگ جائے، تو وہ حصہ ناپاک ہوجائے گا، تمام کپڑا پھر بھی ناپاک نہیں ہوگا۔(۲)

(۹) مثل نمبر ۷/ اگر پانی سے استنجا کرنے سے کپڑے یا بدن پر نجاست لگ جائے، تو اتنا حصہ ناپاک ہوجائے گا، اس سے آپ ناپاک نہیں ہوں گے۔

(۱۰) مثل نمبر ۸۔

(۱۱) مثل نمبر ۳۔

(۱۲) مثل نمبر ۸۔

(۱۳) یہ قسمیں شرعاً منعقد ہوگئیں، ان کی پابندی لازم ہے۔(۳)

(۱۴)(الف) انہیں قسموں کے مطابق عمل کیا جائے۔(۴)

(۱۴)(ب) اگر پوری نہ کرسکیں اور قسم ٹوٹ جائے، تو کفارہ لازم ہے، کفارہ یہ ہے کہ دس غریبوں کو شکم سیر دو وقت کھانا کھلائیں یا کپڑا دیا جائے ایک ایک جوڑا، اگر اتنی وسعت نہ ہو، تو تین روزے مسلسل رکھے جائیں، ایک مرتبہ ایسا کرنے سے اس قسم کی ذمہ داری عمر بھر کے لئے ختم ہوجائے گی۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ (فتاویٰ محمودیہ: ۲۶۶/۵ تا ۲۷۰)

(۱۔۲) "ولو لف في مبتل بنحو بول، إن ظهر نداوته أو أثره تنجس، وإلا لا ". (الدر المختار متن رد المحتار، فصل في الاستنجاء، قبل كتاب الصلاة: ۳۴۷/۱، سعيد)

(۳) قال اللّٰه تعالىٰ: ﴿ لاَ يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْ أَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْأَيْمَانَ ... وَاحْفَظُوْا أَيْمَانَكُمْ ﴾. (سورة المائدة: ۸۹)

(۴) سوال میں چار قسموں کا تذکرہ ہے اور حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کا جواب دیا ہے، لیکن سوال میں اصل نسخہ کے مطابق ان قسموں کی کوئی وضاحت نہیں، ہوسکتا ہے کہ مستفتی نے زبانی پوچھی ہوں، یا کسی اور باب میں ذکر کی گئی ہوں۔

قال اللّٰه تبارک وتعالىٰ:

﴿ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ أَهْلِيْكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ، فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ، ذٰلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ ﴾. (سورة المائده: ۸۹)

استرہ کے ذریعہ داڑھی بنوانے سے، کیا چہرہ ناپاک ہوجاتا ہے:

سوال: استرے سے داڑھی منڈوانے کے بعد کیا چہرہ ناپاک ہوجاتا ہے، کیا اس چہرہ کو دو مرتبہ دھونا ضروری ہوتا ہے، یا صرف چہرہ پر لگایا ہوا صابن چھڑانا ضروری ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

اگر ناپاک پانی یا ناپاک کوئی چیز چہرہ پر لگائی ہے، تو ناپاک ہوگا اور دھونا بھی ضروری ہوگا، ورنہ نہیں۔ لیکن داڑھی منڈانا حرام ہے۔(۱)

(قوله وأما الأخذ منها الخ) بهذا وفق في الفتح بين ما مروبين ما في الصحيحين عن ابن عمرؓ عنه صلى الله عليه وسلم:" أحفوا الشوارب وأعفوا اللحى". قال لأنه صح عن ابن عمرؓ راوى هذا الحديث ......وعن النبي صلى الله عليه وسلم يحمل الإعفاء على إعفاء ها عن أن يأخذ غالبها أو كلها كما هو فعل مجوس الأعاجم من حلق لحاهم.(۲)

والأخذ من اللحية وهو دون ذلک كما يفعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال لم يبحه أحد و أخذ كلها فعل يهود الهند ومجوس الأعاجم.(۳) فقط واللہ اعلم بالصواب

کتبہ محمد نظام الدین اعظمی، مفتی دارالعلوم دیوبند، سہارنپور ۱۳۸۵/۱۰/۲۹ھ
الجواب صحیح: محمود عفی عنہ (منتخبات نظام الفتاویٰ: ۱/۱۳۵)

ہاتھ پاؤں کے بال کاٹنا کیسا ہے:

سوال: محترم جناب مفتی صاحب! ہاتھ پاؤں کے بال اتارنا جائز ہے یا کہ نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ حامداً و مصلیاً

ہاتھ پاؤں کے بال کاٹنے کی اگر چہ شرعاً گنجائش ہے، مگر ایسا کرنا خلاف ادب ہے۔

في أحكام تجميل النساء:" قد وردت الإشارة إلى حكم هذه المسئلة لإزالة الشعر من باقي أجزاء البدن في بعض كتب الفقهاء، حيث قالوا: لابأس بإزالة الشعر من غير العانة أي شعر بقية الجسد كاليدين والرجلين وغيرهما والأمر فيه مباح".(ص:۲۱۴)

(۱) عن ابن عمرؓ عن النبي صلى الله عليه وسلم:" احفوا الشوارب واعفوا اللحى". (مسلم: ۱/۱۲۹، کتب خانہ رحیمیہ، دیوبند)
(۲) رد المحتار على الدر المختار: ۳/۳۹۸، مکتبہ زکریا دیوبند، انیس
(۳) الطحطاوي على المراقي: ص۳۷۲، مطبعه سليمان مصطفى مامون، دمشق

وفی الشامیة:" فی حلق شعر الصدر و الظهر ترک الأدب"، کذا فی القنیة.(۱/۴۰۷)
و کذا فی العالمگیریة:۵/۳۵۷۔ واللہ اعلم بالصواب (فتاویٰ دارالافتاء والقضاء، جامعہ بنوریہ، پاکستان، سیریل نمبر:۲۷۸۹)

زیرناف بال کی صفائی کا مسئلہ:

سوال(۱): زیرناف بال کہاں تک صاف کرنا چاہئے؟
(۲): والد صاحب ضعیف و بیمار ہیں، ان کے زیرناف کے بال کس کو کاٹنا چاہئے؟

هو المصوب

(۱) زیرناف مرد کی شرمگاہ کا پورا حصہ صاف کرنا چاہئے۔(۱)
(۲) آپ کی والدہ ہوں تو وہ صاف کریں گی، والدہ نہ ہوں تو پھر صاف کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔
تحریر: محمد ظہور ندوی عفا اللہ عنہ، تصویب: ناصر علی ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء:۱/۲۴۱و۲۴۲)

عورتوں کے زیرناف استعمال کئے جانے والے صابن کا مردوں کو استعمال کرنا:

سوال: کیا جو صابن عورتیں زیرناف استعمال کرتی ہیں اس کا استعمال مردوں کیلئے جائز ہے؟

هو المصوب

مردوں کے لئے مذکورہ صابن درست ہے، اسی طرح مونڈنا بھی درست ہے۔(۲)
تحریر: محمد مستقیم ندوی، تصویب: ناصر علی ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء:۱/۲۴۲)

عورت کو استرے یا بلیڈ سے زیرناف مونڈنا:

سوال: بعض کا کہنا ہے کہ عورت کی شرمگاہ کے بال کسی استرے یا بلیڈ سے مونڈنا حرام ہے، کیا یہ صحیح ہے؟

هو المصوب

حرام نہیں ہے، شرعاً جائز ہے۔(ردالمحتار:۹/۵۸۳)
تحریر: محمد مستقیم ندوی، تصویب: ناصر علی ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء:۱/۲۴۲)

---

(۱) یبتدی فی حلق العانة من تحت السرة و لوعالج بالنورة یجوز، کذا فی الغرائب ، وفی جامع الجوامع: حلق عانته بیده، وحلق الحجام جائز إن غض بصره، کذا فی التاتارخانیة. (الفتاویٰ الهندیة:۵/۳۵۸)
(۲) قوله "ویستحب حلق عانته" قال فی الهندیة :ویبتدی من تحت السرة ولوعالج بالنورة یجوز، کذا فی الغرائب، وفی الأشباه : والسنة فی عانة المرأة النتف.(ردالمحتار:۹/۵۸۳)

زیرناف بال کاٹنے کی مدت:

سوال: السلام علیکم! جناب معلوم یہ کرنا ہے کہ مرد کتنے دن بعد زیرناف بال صاف کرسکتا ہے، اور جسم کے کن حصوں کے بال کاٹ سکتا ہے، پورے بدن کے یعنی سینہ یا پیٹ اور دونوں رانوں کے بال بھی کاٹ سکتا ہے؟

الجواب ـــــــــــــــــــ حامداًو مصلیاً

واضح ہو کہ بدن کے وہ زائد بال جن کو ہر جمعہ کے دن صاف کرنا چاہیے، اگر موقع نہ ملے، تو پھر پندرہ دن ورنہ چالیس دن کے بعد تک ان کو چھوڑے رکھنے سے آدمی گناہ گار ہوتا ہے، وہ زیرناف اور بغل کے بال ہیں، جبکہ سینے، پیٹ اور کمر کے بال صاف کرنا خلاف ادب ہے، البتہ رانوں کے وہ بال جن کے گندہ ہونے کا احتمال ہو، انہیں بھی صاف کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

فی حاشیة الطحطاوی: ویحلق عانته وینظف بدنه فی کل أسبوع مرة ویوم الجمعة أفضل ثم فی خمسة عشر یومًا والزائد علی الأربعین إثم، آہ، (ص: ۲۸٦)

وفی رد المحتار: وفی حلق شعر الصدر والظهر ترک الأدب، کذا فی القنیة، آہ. (۶/۴۰۷)

واللہ اعلم (فتاویٰ دارالافتاء والقضاء، جامعہ بنوریہ، پاکستان، سیریل نمبر: ۸۰۵۰)

×××